لسان الفقراء خزینة الله تعالیٰ

بر فضل حافظ حقیقی دیوان مبارک رضا بحر معانی لاہوت بحر ماجا امالی شاہ جہانی
عارف باللہ مستغرق الشہود الواصل الہادی حضرت صاحب قبلہ خواجہ
محمد حبیب اللہ چشتی رسولی نعمانی الجنیدی دام اللہ تعالیٰ برکاتہم

دیوان مبارک اوّل

از حسن سعی غلام علیشاہ صاحب قاضی سید شاہ عبدالوہاب صاحب سلمہما اللہ تعالیٰ
کہ خلفای پیر دستگیر دام برکاتہ اند در سنہ ۱۳۰ ہجری المقدسہ حیدرآباد

بمطبع سلطانی بزیور طبع مزین شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام
علی رسولہ سید الکونین رسول الثقلین محمد مصطفی
صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم

حافظ ہی خداوند جہان دیر و حرم کا
ہی دونو جگہہ جلوہ عیاں ایک صنم کا

ہوتی نہ جلالی و جمالی جو تری شان
کھلتا نہ کبھی حال غضب کا نہ کرم کا

مومن جو عذابات جہنم سے ہے ایمن
صدقہ ہے دلا سرور دین شاہ امم کا

لکھدے میری تقدیر میں جو چاہے مٹا دے
مالک تجھے خالق نے کیا لوح و قلم کا

یکتائے دو عالم نے کیا ہے تجھے یکتا
مدحت لکھے تیری نہیں مقدور قلم کا

کیا خوف قیامت کے یہاں سایہ فگن ہے
حمال جو ہے احمد مرسل کے علم کا

امت پہ نبی کی وہ عنایت ہے خدا کی
ہوتا نہیں در بند کبھی فضل و کرم کا

ہے خانۂ دل آج دلا غیرت گلزار
گل طرفہ کھلا شاہ نجف تیرے قدم کا

میں قطرۂ ناچیز ہوں تو بحر لطافت
ہے ظل ہما سایہ تیرے پاک قدم کا

کس طرح ادا شکر کرامت ہو گدا سے
پایان نہیں اے شاہ تیرے لطف و کرم کا

ہوں گرد در یار کہ اکسیر ہوں پامال
مشتاق نہیں دل میرا گلزار ارم کا

مجھکو تیرے ابرو کا تصور ہے شب و روز
نقشہ میری آنکھوں میں ہے محراب حرم کا

بتخانہ میں کیا کعبہ میں کیا دل میں جگہ دیں
مسکن مجھے آتا ہے نظر اپنے صنم کا

دل صورت بلبل ہو گلشن میں پریشان | عالم نظر آیا جو تیری زلف کی خم کا

ہاتھ آئی ہی ایا نگی ہر اک شخص کو دولت | ممنون زمانہ ہی تیرے فیض اتم کا

حاصل جو ہوا خواب میں نظارہ حافظ | تارہ میری تقدیر کا مہتاب سا چمکا

آنکھوں میں لگاتا ہی حبیب جگر افگار

مشتاق نکیونکر ہو تیری خاک قدم کا

اما بعد فہذہ سلسلتی من مشائخی فی الطریقۃ الچشتیۃ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین

جب سی عاشق ہو گیا ہوں خواجگان چشت کا | دوستو دل سی فدا ہوں خواجگان چشت کا

کسطرح چھپر ظلم مجھپر ظالم و ظلم کا ہو | کیونکہ میں بھی بندہ ہوں خواجگان چشت کا

دلمیں اب بس ہو گئی سوز و گداز عشق کی | نام جب سے میں سنا ہوں خواجگان چشت کا

ظاہر ہی نام نامی ہر نفس ورد زبان | پر میں باطن میں فدا ہوں خواجگان چشت کا

سایۂ ظلِ ہما کا نقشِ دل سے مٹ گیا
نقشِ پا میں سگ کیا ہوں خواجگانِ چشت کا

اولیا غوث و قطب پاتے ہیں اونکے در سے بھیک
میں بھی یک ادنیٰ گدا ہوں خواجگانِ چشت کا

ہی وہ دو حشمت پائے اور قاسم در کو جو جاہی دو
میں تو یک بیں ملا ہوں خواجگانِ چشت کا

مرتے مرتے بھی نہ چھوٹوں دامنِ دولت سے ہاتھ
وہ غلامِ باوفا ہوں خواجگانِ چشت کا

دل کا آئینہ مجلّٰی کیوں نہو بیعت کے ساتھ
ناظرِ منظور سا ہوں خواجگانِ چشت کا

مشکلِ عقدۂ غم ہو اے بلبلِ عشرت کا شور
نام شیریں پڑھ رہا ہوں خواجگانِ چشت کا

ای محبو کہیں سب مجھکو حبیب ذلہ خوار
میں سگِ درِ سنگیاں ہوں خواجگانِ چشت کا

الٰہی بحرمتِ سید الکونین رسول الثقلین
محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وعلیٰ آلہٖ وسلم

آئینۂ خدا نما صلّ علیٰ نبیّنا — جلوۂ حق ہو برملا صلّ علیٰ نبیّنا

جای سجودِ عاشقاں گنجِ رموزِ عارفاں — مظہرِ خاصِ کبریا صلّ علیٰ نبیّنا

متّصف الصّفات ہی پرتوِ اسمِ ذات ہی — عینِ تجلّیٔ خدا صلّ علیٰ نبیّنا

عرش سی لیکی تابفرش فرش سی لیکی تا بعرش — کرتی ہیں سب تیری ثنا صلّ علیٰ نبیّنا

سرورِ جملہ انبیا پشت پناہِ اولیا — خستہ دلونکی ہی دوا صلّ علیٰ نبیّنا

کوئی نہیں ہی دادرس کوئی نہیں شفیع بس — عاصیونکا تیری سوا صلّ علیٰ نبیّنا

گھر ہی تیرا خدا کا گھر در ہی تیرا خدا کا در — دستِ تو دستِ کبریا صلّ علیٰ نبیّنا

شافعِ مذنبین ہی رحمتِ عالمین ہی — ذاتِ رسولِ کبریا صلّ علیٰ نبیّنا

ہو وے بحقِ مصطفےٰ حشر کو روز یا خدا

وردِ ہی حبیب کا صلّ علیٰ نبیّنا

چشمِ ترحّم سی یا فاطمہ خیر النّسا — دیکھیے مجھکو ذرا فاطمہ خیر النّسا

آپکے در کا گدا فاطمہ خیر النسا
مانگے وہ کس در پہ جا فاطمہ خیر النسا

بنت رسول خدا زوجۂ مشکل کشا
دافع رنج و بلا فاطمہ خیر النسا

صاحبۂ ثقلین کی والدۂ حسنین کی
مالکۂ دوسرا فاطمہ خیر النسا

آسیہ ہاجرہ مریم و بلقیس سے
رتبہ تمھارا سوا فاطمہ خیر النسا

آپکے روضہ مین جاکے مجاور رہون
ہے یہ مرا مدعا فاطمہ خیر النسا

از پے شیر خدا و از پے حسنین مین
جاؤن نجف کربلا فاطمہ خیر النسا

مخزن جود و سخا معدن علم و حیا
خسرو شاہ و گدا فاطمہ خیر النسا

اندنون بیمار رہون ضعف سی ناچار ہون
کیجیے میری دوا فاطمہ خیر النسا

بخشدی امت کو اب کون خدا سی کہے
حشر مین تیرے سوا فاطمہ خیر النسا

گرچہ بہت ہون گدا پر نہین تیرے سوا
کوئی یہان نہیں میرا فاطمہ خیر النسا

عارفہ و عابدہ فاضلہ کاملہ
تجھسا نہ پیدا ہوا فاطمہ خیر النسا

اہل عراق و حجاز کو تیرا عشاق ہو
ورد ہو صبح و مسا فاطمہ خیر النسا

پنجتن پاک کا صاحب لولاک کا
دیجیے تصدق ذرا فاطمہ خیر النسا

صدق خدیجہ کا ہو مجھکو تصدق عطا
تاکہ ہو صدق و صفا فاطمہ خیر النسا

بی بی رقیہ کی اور زینب و کلثوم کی
واسطے مجھکو بچا فاطمہ خیر النسا

دور ہوں رنج و محن بہر حسین و حسن
صدقے زین العبا فاطمہ خیر النسا

از پے باقر عیاں ہووے نکات نہاں
مظہر راز خفا فاطمہ خیر النسا

حرمت تصدیق سے جعفر صادق کے اب
درد و الم سے بچا فاطمہ خیر النسا

موسےٰ کاظم امام واسطے انکے مدام
منظر دل ہو صفا فاطمہ خیر النسا

عفو ہو میری خطا جام رضا ہو عطا
بہر امام رضا فاطمہ خیر النسا

زود تقی کے لئے جلد نقی کے لئے
ہو میری حاجت روا فاطمہ خیر النسا

اور حسن عسکری مہدی ہادی کا بھی
مجھپہ کرم ہو سدا فاطمہ خیر النسا

خیر سے ہو خاتمہ بہر بنی فاطمہ | مجھکو ہو عشق خدا فاطمہ خیر النسا

عاجز و مسکین حبیب بیکسے درکا غریب
جائے کہاں سیدا فاطمہ خیر النسا

الٰہی بحرمتِ مدینۃ العلوم والمطالب
امام المشارق والمغارب امیر المومنین علی ابن ابی طالب
کرم اللہ تعالیٰ وجہہ

بادشاہ انس و جاں ہو یا علی یا ایلیا | مالک کون و مکاں ہو یا علی یا ایلیا

شاہ مردان مرتضیٰ مشکلکشا شیر خدا | حامی درماندگاں ہو یا علی یا ایلیا

لا فتیٰ الا علی لا سیف الا ذوالفقار | مصطفےٰ کے رازداں ہو یا علی یا ایلیا

شمع ایوان ہدایت آفتاب انّما | رہنمائے گمرہاں ہو یا علی یا ایلیا

ذات اقدس کا نہیں انسان و جن میں لطف جسم | فیضبخش قدسیاں ہو یا علی یا ایلیا

معدنِ لطائفِ مطلق مطلعِ انوارِ حق
مخزنِ دارالاماں ہو یا علی یا ایلیا

پائی ہے خرقہ کوئی کوئی کلاہِ خسروی
تاج بخشِ صوفیاں ہو یا علی یا ایلیا

حاملِ بارِ امامت والیِ ملکِ ولا
چارۂ بیچارگاں ہو یا علی یا ایلیا

جسمک جسمی تمھارے حق میں حضرت نے کہا
احمدِ مرسل کی جاں ہو یا علی یا ایلیا

آپکے در سے ہی فخری نظامی حافظے
مرشدِ کلِ چشتیاں ہو یا علی یا ایلیا

اولیا غوث و قطب سبھی ہیں اس در کے
رہنمای سالکاں ہو یا علی یا ایلیا

کچھ زباں سے عرض کرنیکی مجھے حاجت نہیں
واقفِ دردِ نہاں ہو یا علی یا ایلیا

ہر جگہ میری حفاظت کو رہا کرتے ہو ساتھ
آپ میرے حرزِ جاں ہو یا علی یا ایلیا

اس حبیبِ خستہ کی لیوینگے محشر میں خبر
شافعِ کلِ عاصیاں ہو یا علی یا ایلیا

الٰهی بحرمت سیّد شباب اهل الجنة عزیق

بحر عشق و بلا مولانا امام ابی عبد اللہ الحسین شہید کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

٢٦ ٦

غمِ سرور ہی آج واویلا
روزِ محشر ہی آج واویلا

قتلِ اکبر ہی آج واویلا
شاہ مضطر ہی آج واویلا

دل نبی و علی و زہرا کا
سخت مضطر ہے آج واویلا

غمِ اصغر نہین ہی اصغر کا
غمِ اکبر ہی آج واویلا

دیکھکر لاشۂ علی اصغر
روتی مادر ہے آج واویلا

درد مین مبتلا پریشان حال
آلِ اطہر ہی آج واویلا

بیبیان کسطرح مدینہ جائین
کون رہبر ہی آج واویلا

خاص عمامۂ رسول خدا
خون مین تر ہی آج واویلا

کیا کہون حالِ حضرتِ زینب
بے برادر ہی آج واویلا

دشتِ غربت مین دیکھو بی بی چادر — بنتِ حیدر رسے ہے آج واویلا

ظالمونکا طرف ہی حضرت کے — سینہ تجھ پر ہے آج واویلا

خاک و خون مین شہید بیسر پا — علی اکبر سے ہے آج واویلا

تشنہ جان داده دشتِ کربل مین — ابنِ حیدر رہی آج واویلا

جو کہ رہتا تھا دوشِ احمد پر — تہِ خنجر ہی آج واویلا

جائے حیرت کہ بوسہ گاہ نبی — خون سے تر ہی آج واویلا

سرورِ اولیا کا نیزے پر — سرِ اطہر ہے آج واویلا

خشک لب تشنہ تر دہن بکسیر — شاہِ کوثر ہے آج واویلا

خونکی بارش زمین پر بارہا ہے — آسمان پر ہے آج واویلا

ماتمِ شہ مین شہر بانو ہائے — زار و مضطر ہی آج واویلا

ساتھ لے اپنے لشکرِ جنات — آیا زعفر ہی آج واویلا

جسکے حق مین ہے آیت تطہیر — خاک بستر ہے آج وادیلا

گرد آلودہ و برہنہ سر — خود پیمبر ہی آج وادیلا

فاطمہ پاس ہے نہ نانا جان — نہین حیدر ہی آج وادیلا

خاتمہ پنجتن کا ختم ہوا — کہتی مادر ہے آج وادیلا

آج بے گور و بی کفن ہی حسین — کیا یہ محشر ہے آج وادیلا

۷ — تن سے حضرت کے ای حبیب جدا — سر انور ہے آج وادیلا — ۲۲

آٹھی محرمت بہترین اھل مین واقف

اسرار قدر و قضا امام ضامن حضرت ابی الحسن

علی الرضا رضی اللہ تعالی عنہ

تمھاری در کا گدا یا علی امام رضا — کہاں وہ جای بھلا یا علی امام رضا

جہاں نہیں آپ سوا یا علی امام رضا | نہیں ہے کوئی میرا یا علی امام رضا

بچالو پنجتن پاک کے تصدق سے | ہے مجھپہ سخت بلا یا علی امام رضا

تمہارے نام سے گرتا ہوا سنبھلتا ہے | ضعیف کے ہو عصا یا علی امام رضا

جہان میں میرا مددگار ہے نہ حامی ہے | درِ جناب سوا یا علی امام رضا

ملاکروں تپ دوری میں جانب مشہد کی | ہے دردِ دل کی دوا یا علی امام رضا

مجھے تو درد و الم رنج و غم نے گھیرا ہے | کرم کرو بخدا یا علی امام رضا

خبر لو جلد میری مجھپہ سخت مشکل ہے | ہو سب کے عقدہ کشا یا علی امام رضا

ہماری دل کی مرادیں تمام حاصل ہوں | طفیل آلِ عبا یا علی امام رضا

گنہگاروں کو بھر خدا بچا لیجے | خدا سے ملکے ذرا یا علی امام رضا

کھلینگے ناخنِ امید سے گرہ دلکے | ادھر بھی چشم ہو وا یا علی امام رضا

ہمارے ہاتھ پہ جن عاصیوں نے توبہ کیا | وہ سب کو لیجیے بچا یا علی امام رضا

ہمارا سلسلہ جاری ہے تا قیامت تک — بحق شیر خدا یا علی امام رضا

کبھی تو خواب میں تشریف لا کے بندے کی — جمال پاک دکھا یا علی امام رضا

نجات پائی سفینہ اوسیکا طوفاں سے — ادب سے جسنے کہا یا علی امام رضا

ق

گناہگار یہ سب آکے تمکو گھیرینگے — برای عفو خطا یا علی امام رضا

کرینگے عرض کہ امت نبی کی حاضر ہے — خدا کے سامنے جا یا علی امام رضا

غریب و عاجز و مسکین و خوار و زار و حقیر — برا ہوں یا ہوں بھلا یا علی امام رضا

حساب ملت اولاد سے نواسا ہوں — اب اور در نہ پھرا یا علی امام رضا

ابھی نزع میں اور گور میں قیامت تک — کہوں زبان سے سدا یا علی امام رضا

خود آپ آتے ہیں اوسکی مدد کو مشہد سے — کہ جسنے دلسے پڑھا یا علی امام رضا

۸

حبیب خستہ کو تم اپنے بخشوا دینگے
خدا سے روز جزا یا علی امام رضا
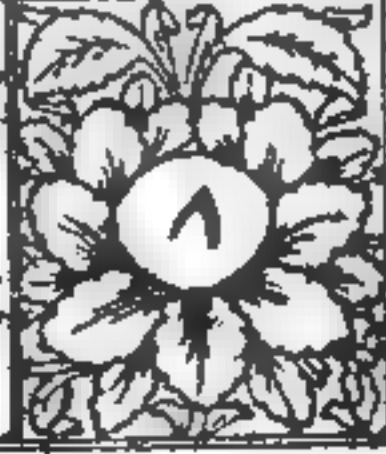
۱۴

مین تیری درگہ کا گدا ہون یا علی موسیٰ رضا نام پر تیری فدا ہون یا علی موسی رضا

طالب راہ خدا ہون یا علی موسی رضا نام لیوا آپکا ہون یا علی موسی رضا

اب تجھین لازم ہی کرنا حال پر میری کرم سخت مشکل مین پھنسا ہون یا علی موسی رضا

دستگیری کیجیی جلدی خدا کیواسطے سر بسر بیدست و پا ہون یا علی موسی رضا

گھر ہی بیت الامن دروازہ تیرا دار الشفا خاک کہتی ہی دوا ہون یا علی موسی رضا

خاک مالامال ہی اشک تہیدست سی تیری مین سحاب کیمیا ہون یا علی موسی رضا

خیر کچھ ملجای تیری در سی یا ابن علی مین بھکاری مانگتا ہون یا علی موسی رضا

عاجزی غربت غریبی بیکسی کی حال مین نام تیرا لی رہا ہون یا علی موسی رضا

اندنون اسکو کچھ سوجھتا مجکو نہین دمبدم مین کھو رہا ہون یا علی موسی رضا

دوست سب دشمن بنی ہو ہین پرائی ہوگئی اسیکو دیکھتا ہون یا علی موسی رضا

بی سنبھالی آپکی مین اب سنبھلسکتا نہین اندنون بیدست و پا ہون یا علی موسی رضا

المدد یا مظہر فیاض عالم المدد
تھام لو مجھکو حسین ابن علی کے واسطے

رنج و غم میں مبتلا ہوں یا علی موسیٰ رضا
ضعف سے ہی گر رہا ہوں یا علی موسیٰ رضا

۹

میں تو ہوں عاجز حبیب اور آپ ہیں میرے طبیب
تندرستی چاہتا ہوں یا علی موسیٰ رضا

۵

ہر طرف خاص نور ہے میرا
دمبدم ہوتی ہے تجلیِ حق
وہ ہی الآن ہے کما کان
بیخودی خودی عینِ دانش ہے

نورِ عینِ ظہور ہے میرا
قصرِ دل کوہ طور ہے میرا
یہ ہی عینِ شعور ہے میرا
خوابِ غفلت حضور ہے میرا

۱۰

دمبدم پاس ہے وہ اپنی حبیب
کب صنم مجھ سے دور ہے میرا

۵

لے چلے توشہ ہم اپنی راہ کا
نزع میں ہے دھیان درگاہ کا

جانکنی مین قبر مین یا در حشر مین
ہو خدا سایہ رسول اللہ کا

رحم بر من یا شفیع المذنبین
مدعا پورا ہو حاجت خواہ کا

حافظ ہر دو جہان سالار دین
ہے بھروسا آپکی درگاہ کا

آرزوے وصل ہے از بس حبیب
یا الٰہی ہو وصال اوس ماہ کا

آیا ہے خیال اوسکے در کا
رستہ لے خرد تو اپنے گھر کا

جسکو کہ دکھائین تمنے زلفین
آشفتہ پھرا کدہر کدہر کا

آیا جو وہ مہر شب لب بام
سب کو دہوکا ہوا قمر کا

ق

اودہر مہر لقا سے کہیو قاصد
لایا ہون یہ خط اوسی بشر کا

جسنے کہ وصال کی ہوس مین
رکھا نہ خیال اپنے سر کا

جو نوش کرے شراب وحدت
کب خوف کرے وہ شور و شر کا

کیا فائدہ تجھ سے ای شب وصل
دل مین تو خیال ہے سحر کا

شب مرغ سحر نے سر کی آواز
یہان آنکھ کھلی وہان وہ سر کا

۱۲

عالم ہے فدائے حافظ دین
بیچارہ حبیب ہے کدھر کا

۹

الٰہی بحرمت شیخ المشایخ خواجہ امین الدین
ابی ہبیرۃ البصری رضی اللہ تعالی عنہ

دلا عاشق ہوا ہون مین امین الدین بصری کا
سگ در بن گیا ہون مین امین الدین بصری کا

ہماری جان قربان ہے محبت اونکی ایمان ہے
کہ سو جان سے فدا ہون مین امین الدین بصری کا

مین عاشق نامبر اونکی مین قربان کا مراد ہے
کہ دلسی مبتلا ہون مین امین الدین بصری کا

نہ مطلب سلطنت سے ہے نہ خواہش بادشاہی کی
کہ ادنی ایک گدا ہون مین امین الدین بصری کا

میرے کشکول مین ہے نعمت الوان بھری ابدال
فقیر بانوا ہون مین امین الدین بصری کا

کسیکو میری کیا پروا کسی کی مجھکو کیا پروا
برا ہون یا بھلا ہون مین امین الدین بصری کا

ہم اوسکی شمع کو ایک عالم دل سے پروانہ
کہ پروانہ ہوا ہون مین امین الدین بصری کا

فدا ہون نام پر خواجہ سدید الدین حذیفہ کے
تو دیوانہ بنا ہون مین امین الدین بصری کا

حبیبا خوف محشر خلوت دل مین نہین مطلق
نہ بان عاشق ہوا ہون مین امین الدین بصری کا

دل مبتلا ہی طرہ پیچان یار کا
سنبل ہو سایبان میری لوح مزار کا

کیا ہم بیان کرین غم ہجران یار کا
تا گفتنی ہی حال دل بیقرار کا

ہم ہین وہ بادہ نوش کہ یکجرعہ جو پیے
لیوے نہ نام صبر و سکینت قرار کا

رکھتے ہین آرزو چمنستان دہر مین
یاردگر نصیب ہو موسم بہار کا

یارب نہ بھول جائین کبھی اوسکی رسم ہم
کھٹکا ہی اوسے بھی کسی بیقرار کا

پاتے ہین فیض سب در دولت سے یار کے
عالم ہی سایہ دار تیرے پردہ دار کا
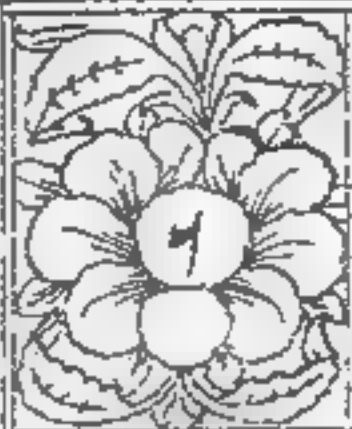
١٤ — ٦

حامی ہیں جسکے حافظ دارین ای حبیب
کیا اوسکو خوف گردش لیل و نہار کا

شب جو وہ ماہ لقا بر سر ایوان نکلا
سب نے دھوکے سے کہا مہر درخشان نکلا

روتے روتے جو لگی آنکھ سو وہ آن ملا
کاوش ہجر صنم میں میرا ارمان نکلا

دل ہے بیتاب ابھی تک شب غم کی تب سے
دم جب ایک کا جو نکلا تو پریشان نکلا

جن و انسان و ملک سبکو مسخر پایا
جس گھڑی منھ سے میرے نام سلیمان نکلا

ہو سکے انجان جنازے پہ کہا جانان نے
کفن اس کشتہ کا شاید میرا دامان نکلا

قبر سے تا بقیامت ہے کفایت ہی حبیب
مرتے دم منھ سے جو یا حافظ دوران نکلا

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ رحمۃ للعالمین
محبوب الٰہی سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الحق والدین

محمد ابن سید احمد بدایونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۹)
یا حضرتِ خواجہ نظام الدین محبوبِ الٰہی شاہنشا
(۱۵)
ہون بحرِ خودی کے طوفان مین کشتی کو میری اب پار لگا
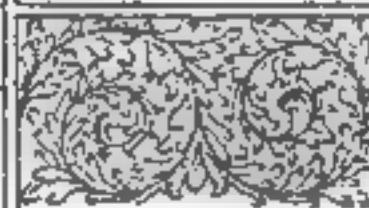
ہمدم ہی نہین غمخوار نہین اسوقت مین کوئی یار نہین
اب تیرے سوا اب تیرے سوا محبوبِ خدا محبوبِ خدا

گو ہون مین بُرا گو ہون مین بُرا کب ہون مین بھلا کب ہو مین بھلا
پر ہون مین تیرا پر ہون مین تیرا اسدر سے مین جاؤن کونسی جا

انعام بھی ہو اکرام بھی ہو ملنے کا کبھی پیغام بھی ہو
ساقی ہو سبو ہو جام بھی ہو تا دل کو ملے آرام ذرا

ہان در پہ تیرے مین آیا ہون ای بدرِ شرافت مہرِ شرف
اب جاے کہان اب جاے کہان اس در کے سوا اس در کے سوا

ہی نقل حضرت سے یہہ پیدا جب سے کہ ہوا پیدا یہ فلک
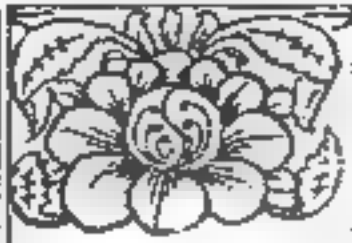
تمسا نہ کوئی پیدا ہی ہوا تمسا نہ کوئی ہوگا پیدا

روضہ پہ تیرے جو آتا ہے وہ دلکی مرادیں پاتا ہی

محبوب الہ محبوب الہ دیدار تو اپنا مجکو دکھا

صدقہ سے فرید الحق دین کے حاصل ہو مقاصد سب دلکے

۱۶ ۹ بیچارہ حبیب غمگین کے از بہر خدا

جو تجھے منظور ہو جا کر اسکی راہ کا
کر سفر اپنے وطن میں حج ہی بیت اللہ کا

سیر وحدت کر رہیں کثرت موہوم میں
عاشقان تجھکو کیسا عشق ہی اللہ کا

پہر نامنظور ہو دریای وحدت میں اگر
ہاتھ سے مت چھوڑ دامن مرشد آگاہ کا

محو کر دی تو خودی اپنی خدا کی ذات مین
تا کہ حاصل ہو تجھے رتبہ فنا فی اللہ کا

ذات وہ ہرگز نہین اسکی مغایر بھی نہین
یہہ صفات اللہ دیکھو عکس ہی اوس ماہ کا

شش جہت مین جلوہ گر ہی کوئی خالی نہین
دیکھہ تو ہر ہر قدم پر نقش ہی اللہ کا

سب عنایات خدا و مرشد آن ہی سراسر
ہی بہت مشکل نکلنا دل سے حب جاہ کا

اوس جود خاص سی ظاہر ہو سارے وجود
نام لے ہر گز نہ تو اب راہ او گمراہ کا

۱۷ ۶

پہلے سب کی نفی کر پھر بھول اپنے کو حبیب
فائدہ اوس دم کریگا مشق الا اللہ کا

پیر بن مدعا نہین ملتا
خضر بن راستا نہین ملتا

جب تلک سیلے نہ سر پہ نامی
عاشقی کا مزا نہین ملتا

یہہ میرے رہنما کا ہی ارشاد
بے مرے کیے خدا نہین ملتا

وہ ہے موصوف ہر صفت مین مدام
ولے غفلت دلا نہین ملتا

بسکہ دوسرا مین وسکے سوا
اب کوئی دوسرا نہین ملتا

مین خود اپنے کو ڈھونڈتا ہون حبیب

مجھکو میرا پتا نہیں ملتا

ہزار شکر کہ مین ہون غلام توسہ کا
مجھے دے پیر مغان بھر کے جام توسہ کا

خدا کیواسطے اے قاصد صبا رفتا
ذرا خوشی سے سُنا دے پیام توسہ کا

ہزاروں طایر دل کیون نہ اسمین آن پھنسین
بچھا دیا ہے وہ صیاد دام توسہ کا

زبان پہ نام سلیمان ہو آنکھ مین تصویر
وظیفہ دلسے ہے صبح و شام توسہ کا

خدا نصیب کرے اقتدا ہمین اوسکی
جہان ہے خواجہ سلیمان امام توسہ کا

کروڑ زاہد خلوت نشین سے افضل ہے
ہزار پختہ سے بہتر ہے خام توسہ کا

ابھی تلک میرے سر مین خمار باقی ہے
پیا جو ساقی کے ہاتھوں سے جام توسہ کا

پتا ہمارا انہو چھو یہ سب پہ ظاہر ہے
حبیب بندۂ حافظ غلام توسہ کا

کون مجھے آج جگا کر گیا
حسن خداداد دکھا کر گیا

نقش قدم ہو گئے وہان سیکڑون
چلتے ہی چلتے جو ادا کر گیا

دیکھو تو عالم کو بتِ نازنین
ایک کرشمے مین فدا کر گیا

کسکی تھی یہہ باڑ کہ قاتل نے آج
بیٹھے ہوئے آنکھہ لڑا کر گیا

چونکٹ مین بیدار ہوا خواب سے
سینے سے اوسنے جو لگا کر گیا

دور مین سر دلمین ہی اتبک سرور
جب سے مجھی حسن پلا کر گیا

طائرِ دل کو میری صیاد نے
دام مین الفت کے پھنسا کر گیا

ظلم و ستم ایسا نہ دیکھا کہین
آپ ہنسا ہمکو رلا کر گیا

کیون نہون فرہاد وہ شیرین ادا
شربتِ دیدار پلا کر گیا

۲۰ ذوق سے اب مست ہوا ہون حبیب
جام محبت جو پلا کر گیا ۱۰

عشق مین تیرے جو دیوانہ بنا
ہوا برباد نہ فرزانہ بنا

شمع رو آنکے محفل مین ذرا
اپنے اوپر مجھے پروانہ بنا

ہو سکے انجمن کہا جانا نہ پئے
کون بیٹھا ہے یہ مستانہ بنا

شورِ شیرین ہے یہ کس مست کا آج
دلِ زاہد مین کہی ہین نہ بنا

عشق مین اوس دُر دندان کے جو اشک
آنکھہ سے نکلا تو دُردانہ بنا

دیکھہ حالت میری کہتی ہے جہان
حالتِ عشق مین دیوانہ بنا

تب مسلمان کہونگا تجھکو
کعبۂ دل کو تو بتخانہ بنا

الفتِ بت مین جو جانباز ہوا
راہ مین عشق کے مردانہ بنا

خانمان خویش و برادر سب چھوڑ
کوچۂ یار مین آخانہ بنا

اپنے حافظ پہ حبیب نالان
واہ کیا خوب تو دیوانہ بنا

جلوۂ یار مین کیا کیا دیکھا
کہین وامق کہین عذرا دیکھا

پهن آیا تها جو مجنون کا لباس
اوسکو هم کسوت لیلی دیکها

هر تعین مین نیا اوسکا لباس
اوسکو هر رشته مین یکتا دیکها

سبهنے هر ذره مین دیکها خورشید
طرفه هر قطره مین دریا دیکها

۲۲

گنج مخفی مین نهان تها جو حبیب
دام ناسوت مین آگیا دیکها

۵

ای پری جلد بنا مجهکو دیوانه اپنا
تا که کوچه مین تیری هووے ٹهکانا اپنا

خانه آباد رہے ایکا ای حضرت عشق
کوے دلدار مین سبنے کیا خانه اپنا

شست باندهی هین ادهر سارے رقیبان جهان
کر دیا تیر ملامت کا نشانه اپنا

رزق رزاق نے هر دا کو ملا جنت مین
کونسی جاے نهین آب و دانه اپنا

۲۳

یار کے سمت کهڑی هو کر پڑهی هےنے نماز
ای حبیب آج هی مقبول دوگانه اپنا

۸
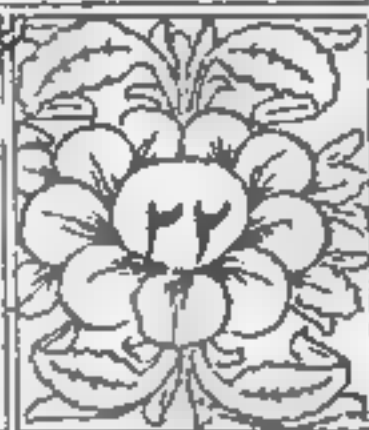
ہی ہر جا ے جلوہ محمد علی کا
نہین کوئی ہمتا محمد علی کا

گنہگار ہون کیا مجھے ڈر ہی پروا
ہی دلکو بھروسا محمد علی کا

میری لاش کو خیر آباد مین
ملے کچھہ تو سایا محمد علی کا

نکیون نفسا ہون پریشان مین یکسر
ہوا سر مین سودا محمد علی کا

تو دیدو ہو نمود وہ ہو جلوہ فرما
ہون عاشق خدایا محمد علی کا

جو ہی ہر نظر چشم مین نور مطلق
ہی فیضان سارا محمد علی کا

دیے نانا دادا نے خود نام اپنا
ہی عالم مین چرچا محمد علی کا

۲۴ — ۵

حبیب نوا ساز در پردہ ہردم
ہی شیدا و رسوا محمد علی کا
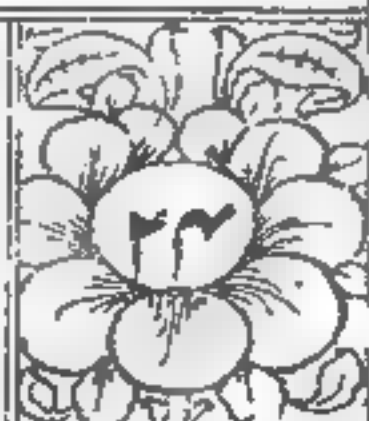
یار نی جب دکھایا ہمین خانہ اپنا
نملا کوئی جگھہ اور ٹھکانہ اپنا

جب کھلی اپنی تئین شان الہی کی
پھر تو آیا نہ نظر کوئی بیگانہ اپنا

شیخ منصور انا الحق کی صدا کرنے لگا
آپ خود ہو گیا کسدرجہ دیوانہ اپنا

جب کھلی قلب حقیقی کی حقیقت ہمکو
خود بخود ہمکو ملا صاحب خانہ اپنا

۲۵
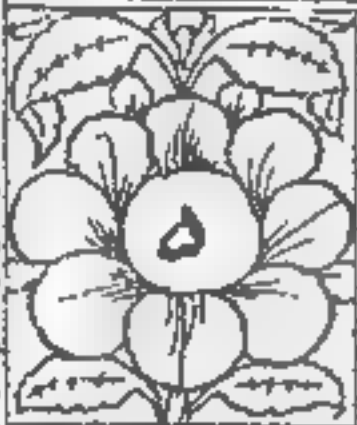
اپنے حافظ کی تصدق سے جلیب نادان
مل گیا گوہر مقصود کا دانہ اپنا

۵

عشق لیلےٰ رواج ہے اپنا
مثل مجنون مزاج ہے اپنا

کیا کرین تخت و تاج شاہی کو
رمز الفقر تاج ہے اپنا

ہر طرف جسکو ڈھونڈتے تھے کل
یار پہلو مین آج ہے اپنا

شاہ اجمیر کے تصدق سے
ہند مین اب تو راج ہے اپنا

۲۶
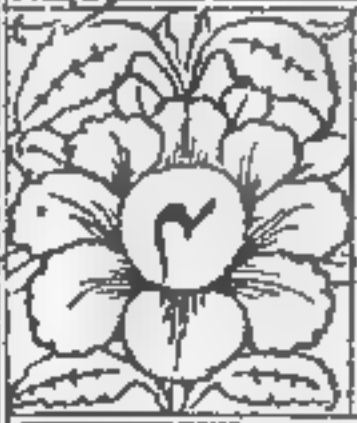
حسن مین ہے جلیب لاثانی
درد بھی لا علاج ہے اپنا

۴

عشقبازی غرور ہے میرا
جان گدازی سرور ہے میرا

میرا پیغام کون پہنچائی — نامہ بر مجھ سے دور ہی میرا

ہر گدا حافظ دو عالم کا — بادشاہی حضور ہی میرا
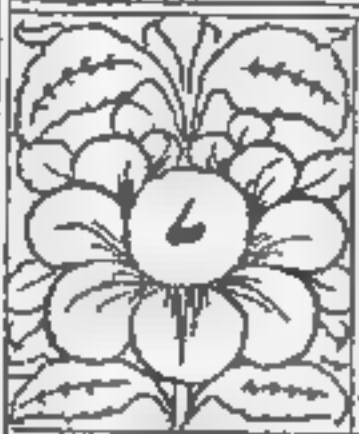
ہی یہ اپنے حبیب کا جلوہ
یہ جو آنکھون مین نور ہی میرا

۲۷ — ۷

کیا کرون کس سی کہون حال دل زار اپنا — نہ ملا کوئی زمانہ مین خریدار اپنا

شکر کی جا ہے کہ ہون مورد الطاف خدا — دل ہوا دام محمد مین گرفتار اپنا

انبیا اور اولو العزم یہ کہتا ہی شرف — مرحبا صل علی احمد مختار اپنا

اپنی ہستی کی سوا کوئی نہین ہی حائل — ورنہ شہ رگ سی بھی نزدیک ہی دلدار اپنا

ہو گئے انجان تجھیو نسی یہ کہتا ہی وہ شوخ — دیکھیو کون کھڑا ہی پس دیوار اپنا

چشم بد دور وہ چتون ہی عجب ناز بھری — دل وحشی کو کیا دم مین گرفتار اپنا
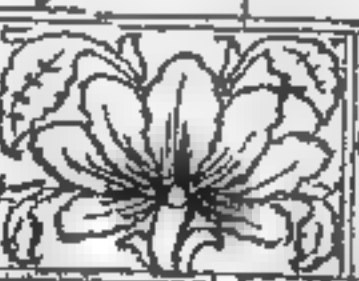
نہ حبیب اپنا کوئی ہی نہ کوئی اپنا طبیب
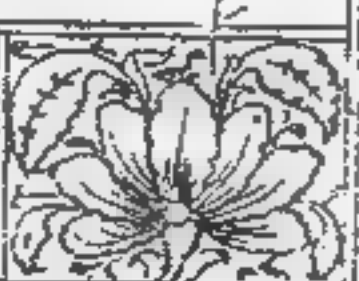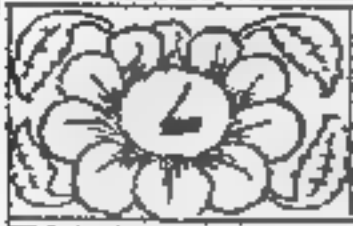
۲۸ ہان مگر ایک ہی بس حافظ دیندار اپنا ۷

عشق مین دیوانہ پن پیدا ہوا
ضعف سے مرضِ کہن پیدا ہوا

جس زمین پر پاون اوس گل نے رکھا
اوسجگھہ تازہ چمن پیدا ہوا

چاہِ یوسف مین گرا ہی جو کوئی
اوس جگھہ تازہ ذقن پیدا ہوا

خلوتِ دل مین جو دیکھا غور کر
کچھہ عجایب انجمن پیدا ہوا

اپنی ہستی کے سوا کچھہ بھی نہ تھا
کس لئے پھر ما و من پیدا ہوا

عشقِ اہلبیت مین ایسے رہے
مرتے دم رنگِ حسن پیدا ہوا

۲۹ دہونڈتا جس گل کو پھرتا تھا حبیب
شکرِ حق وہ گلبدن پیدا ہوا ۸

یہ ہی اصلِ مطلب حبیب علی کا
ہو مطلوب حاصل مرادِ دلی کا

یہ کس کی محبت ذرہ کو بیضا بنایا
ہوا ہون غبار اب وہ مہ کی گلی کا

ہوں بیکل کلی دلکی کملا رہی ہی
ہو کل دلکو کیوں وقت ہی بیکلی کا

عجب کیا ہی ہو خاک پر بوترابی
یہ ذرہ ہی برباد مہر علی کا

غنیمت سمجھ لے حیات دو روزہ
یہہ موقع نہیں ہی دلا کاہلی کا

بلا کو بلا ہم سکو ہمنے نجانا
ہمیں ورد ہی جب سے نادعلی کا

تو دہو ہاتھ آب حیات بقا سے
ہو خضر بقا وقت ہی عاقلی کا

حبیب علی سے ہے غلام کمینہ
محمد علی کا محمد علی کا

کچھہ بلا کر مجھے وہ فرمایا
غیر حق پھر نظر نہیں آیا

میں تصدق ہوں تام پر اوسکے
جو عدم سے وجود میں لایا

میم کا منھہ پہ ڈالکر کے نقاب
خود بخود شاہد ازل آیا

شان حافظ میں خود عیاں ہو کر
وہ مجھے اپنی شکل بتلایا

خوبرو جملہ خوب ہیں لیکن
پر میرے دلکو کچھ وہ بت بھایا

(۳۱)
دیر و کعبہ مین ہی اگرچہ حبیب
جو اوسے پایا آپ مین پایا
(۵)

دل میرا کس پہ دیوانہ ہوگیا
تیر مژگان کا نشانہ ہوگیا
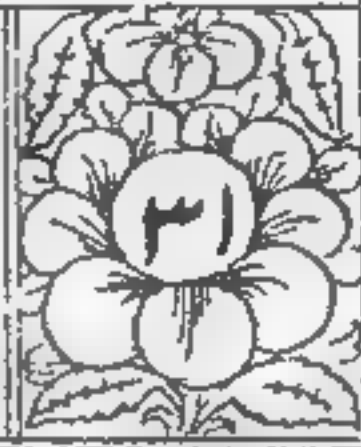
دل سے قسمت غیر سی کب ہی گلہ
جو کہ اپنا تھا بیگانہ ہوگیا

عشق نے یہانتک کیا رسوا مجھے
ہر طرف میرا فسانہ ہوگیا

فتنۂ خوابیدہ بس جاگا دلا
آنکھ لڑنے کا بہانہ ہوگیا

(۳۲)
اوس بت مہوش کا عاشق ہون حبیب
محتسب جسکا دیوانہ ہوگیا
(۶)

ایکبون کسکا تصور آگیا
جی میرا کو نین سے گھبرا گیا

ہی بلاشک عارف باللہ وہ
ذاتکو اپنے جو کوئی پاگیا

کوئی لیلیٰ ہے کوئی شیریں سخن
پر مجھے میرا پیارا بھا گیا

جو کوئی ثابت قدم ایسی نہیں
عشق کی رہ میں وہ ٹھوکر کھا گیا

دوسرا مجھکو نظر آتا نہیں
اپنی صورت جب سے وہ دکھلا گیا

٣٣

روبرو آنکھوں کے رہتا ہی حبیب
جلوہ اوسکا سب جہاں میں چھا گیا

٥

حضرت منصور نے سر جو کیا دار کا
دار سے رتبہ ملا نام ہوا دار کا

زاہد خلوت نشیں ہے یہ نازاں ہے تو
مجھپہ کرم ہو گیا احمد مختار کا

آنکھ میں ہے جسکا نور عین بصر اوسکا ہوں
دلمیں تصور بندھا ہے مجھکو میری یار کا

بیٹھے ذرا ادھر ہاں ہے نہیں کسی کے دن کا
رکھیے سنبھل کے قدم کوچہ ہے دلدار کا

٣٤

ہو گئی مشکل مری دم ہی میں آسان حبیب
نام جو میں نے لیا حیدر کرار کا

٥

دلا اوس یارِ بطحیٰ کی تمنا تقیید کعبہ مین
ظہور خاص ہے ہر جا ہا ہا ہا ا ہا ہا ہا

دکھنے مسند مین لو ربّ اور حبیب تو ہے مین
ہے اِنہی عشق کا چرچا ہا ہا ہا ہا ا ہا ہا ہا

دلا الفقر فخری ہے خاص ارشاد محمد کا
ہے رتبہ فقر کا بالا ہا ہا ہا ہا ا ہا ہا ہا

کرشمہ اور ادا ہے ناز مین اور حسن مین یکتا
کوئی ایسا نہین دیکھا ہا ہا ہا ہا ا ہا ہا ہا

کہوں تو کچھ نہیں سکتا لکھوں تو لکھ نہیں سکتا
عجب انداز ہے اوسکا ہا ہا ہا ہا ا ہا ہا ہا

ہوا ہے زلزلہ اور گر گیا ایوان کسریٰ کا
محمد جب ہوے پیدا ہا ہا ہا ہا ا ہا ہا ہا

۳۶

حبیب اپنے ہی جو کو کر کے سجدہ یون ملک بولے
یہ مظہر خاص ہے حق کا ہا ہا ہا ہا ا ہا ہا ہا

۸

دلکو حریم حرمت دلبر بنا دیا
آنکھونکو عین دید کا منظر بنا دیا

حاجی بنا ہون دل اسیر آلِ حرم ہے
آنکھونکو بحرِ اشک کو زائر بنا دیا

ہیں پاس تجھکو یہ انفاس کا نہین
تونے دم مقیم مسافر بنا دیا

فیضانِ بوتراب کو در نجف مین دیکھہ
سنگریزہ کو نظر سے جواہر بنا دیا

اوڑنے لگی ادہر سے اودہر نامہ بر کو دیکھہ
قاصد نے میری روح کو طائر بنا دیا

تاثیر یار کم نہین آہن ربا سے ہی
آہن دلونکو کھینچ کے ذاکر بنا دیا

منھہ سے نکال پان دیا واہ رے نصیب
کیا صامتی کو مُفتین شاعر بنا دیا

٣٧

کسکی خمارِ مستی کا ہی یہہ اثر حبیب
ساقی نے میری آنکھہ کو ساغر بنا دیا

٥

اوج پیمائے فلک آج ہی اختر اپنا
قدر افزائی قدر اب ہی مقدر اپنا

مرحبا صلِ علےٰ کہتے ہوئے دوڑینگے
جبکہ اودیگا نظر شافعِ محشر اپنا

یا رسولِ عربی کیجے سبکدوش ہمین
بارِ عصیان گرانِ دوش ہی پیکر اپنا

کون آویگا وہان کام بجز ذاتِ نبی
زن و فرزند نہ مادر نہ برادر اپنا

آرزو ہی یہ حبیبِ جگر اونکا ذاتی

۳۸ — ۴

بعد مُردن کہ لگے چشت مین بستر اپنا

ذرا مجھکو چہرا دکھایا تو ہوتا
کہ دیوانہ اپنا بنایا تو ہوتا

مجھے مہر سے آفتاب کر آتا
شراب محبت پلایا تو ہوتا

ہوئی ہی ملاقات ظاہر مین مشکل
کبھی خواب مین تیرے آیا تو ہوتا

۳۹ — ۵

حبیب اب پڑا خواب غفلتمین وہ مہ
ذرا مہر سے آجگایا تو ہوتا

دیکھو غیرونکو ستانا نہین اچھا
ہنستے ہوئی پھر آنکھ لڑانا نہین اچھا

تھا ایک زمانیسے تیرا طالب دیدار
اب پاس میری آکے جانا نہین اچھا

ہم آتش فرقتمین جلی جاتی ہین جون شمع
اے جان جہان ہمکو جلانا نہین اچھا

سرگشتہ نہ ہو زلف سیہ فام کا اے دل
یہ کالی بلا سر پہ چڑھانا نہین اچھا

دل خانہ کعبہ ہے حبیب جگر افگار

۴۰ اے قبلۂ من کعبہ کا ڈھانا نہیں اچھا ۵

ذات بیچون ہے نہان ہے نور ذات مصطفیٰ
اور صفات اللہ ہیں دیکھو صفات مصطفیٰ

آپ خود عین تجلی آپ خود مرآت رب
قدرت حق ہے بلاشک معجزات مصطفیٰ

لاتعین کو تعین ہو گیا بے کیف و کم
ہے ظہور عالم ایجاد ذات مصطفیٰ

آب حیرت سے نکیون سیراب ہو جسکی جہان
آب بخش تشنگان ہے ہان فرات مصطفیٰ

۴۱ کیون نشان بیجہت میں ہے تو شیدائے حبیب ۵
ہے جہات بیجہت مطلق جہات مصطفیٰ

ہوگیا گلزار تن بھر زار یا مشکلکشا
نار دل بھڑکی کرو گلنار یا مشکلکشا

میری کشتی چلتے چلتے آ گئی طوفان میں
تم کرو اپنے کرم سے پار یا مشکلکشا

کیجئے میری مدد بھر شہ کرب و بلا
اندنون ہے حق بن بہت لاچار یا مشکلکشا

یا علی یا ایلیا یا بوالحسن یا بوتراب
کر مدد یا حیدر کرار یا مشکلکشا

۴۲ — ۶

اس حبیب خستہ تن کو از برای پنجتن
ہو عطا پھر دولت دیدار یا شہ مشکلکشا

غایب نہو جو تجھسے تو ہو حضور تیرا
غفلت کا داہو پردہ ہے تب ہو ظہور تیرا

ہر گلمیں ہر ثمر میں ہر شاخ میں شجر میں
خورشید و در قمر میں تابان ہے نور تیرا

ہر رنگ میں عیان ہے ہر بو میں تو نہاں ہے
ہر گلمیں جاودان ہے نور ظہور تیرا

اطلاق تیری شان ہے گھر تیرا لامکاں ہے
ہر حیثیت سے پیاری ادراک دور تیرا

اپنی خودی مٹا کر ہر دم خدا خدا کر
کیا سود دیگا زاہد عجب و غرور تیرا

۴۳ — ۵
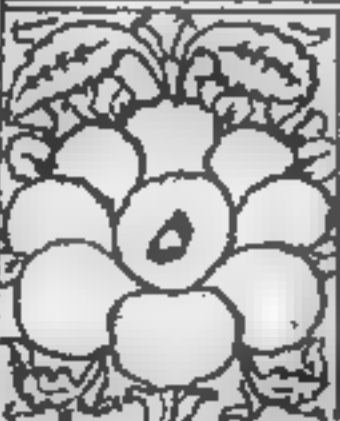
ہے عکس اوسکا ہر جا آئینہ سا عیاں ہے
دیکھے ای حبیب اوسکو کر زنگ دور تیرا
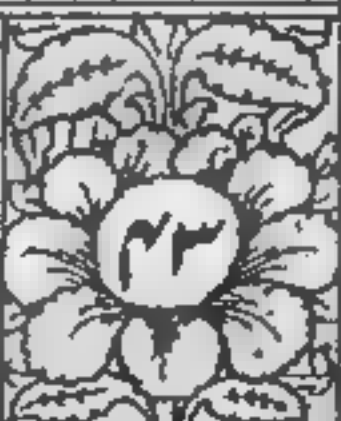
منظور چشم ہو گیا جلوہ حضور کا
آنکھوں میں پھر گیا ہے سماں کوہ طور کا

غایب نہو جو یاد سے دائم حضور ہے
یارب بکرم ہو مجھے تو جانفزا

چھڑکا ہی زخم دل پہ نمک اوس طرح تو
ناصح ہی خوف کیا ہمیں شور نشور کا

ہی جلوہ اوسکا مردم دیدہ سیاہ چشم میں
اطلاق و رہو گیا نزدیک و دور کا

۴۴ ۔ ۶
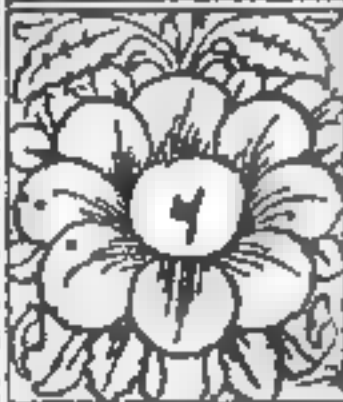
گلگشت ہی حافظ دین ہا ہی حبیب
ہاں ہی ن قصو دار جو لون نام حور کا

پیا جو ساقی کرہا تو نسی جام سنگر کا
وہ کیون نہ وجد کری سنکے نام سنگر کا

مین تمکو دیتا ہون ای عاشقو مبارکباد
مدام آتا ہی تمکو سلام سنگر کا

دلون کی صید کو بنکے دانہ امید
بچھا دیا ہی وہ صیاد دام سنگر کا

خوشی سی پھول کی دل میرا باغ باغ ہوا
جو لائی باد صبا نی پیام سنگر کا

جناب خواجہ سلیمان کی آنکھ مین تصویر
خیال دل مین رکھو صبح و شام سنگر کا
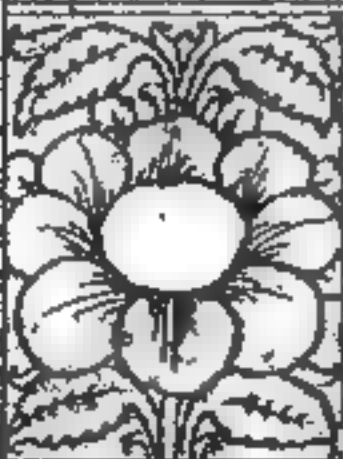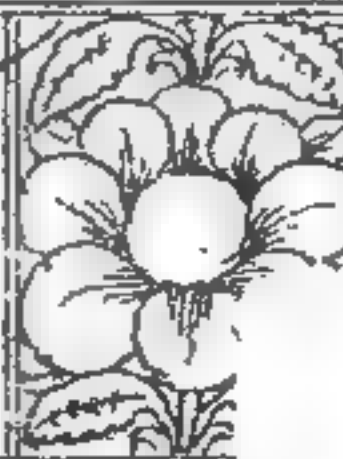
کرینگے عرض ملا تک خدا سے روز حساب
حبیب خستہ کمین ہی غلام سنگر کا

کسی نے ہنس کے جو عاشق سے اپنی بات کیا | تو میرا یار مجھے دیکھو یاد آنے لگا

۲۶ حبیب بہ مسکین کی طرف دیکھو ۱۰
ہر ایک زر ورمین گرا وسے دبانے لگا
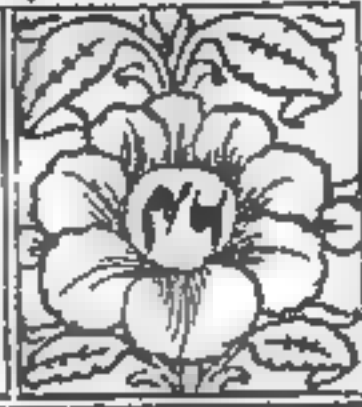
پاس مجکو دل بیمار نے سونے ندیا
وصل کی رات کٹی دغدغۂ فرقت مین
تنکو اوس مہر لقا کا تھا تصور دلمین
تا تھی تیری ملنے کی
ہماری
نظم

کاوش ہاجر ستمگار نے سونے ندیا
رات بھر مجکو میرے یار نے سونے ندیا
رات بھر زلف سیہ مار نے سونے ندیا
قبر میں حسرت دیدار نے سونے ندیا
ایکدم پاس مجھی یار نے سونے ندیا
عشق کے قافلہ سالار نے سونے ندیا
پھر اوسے رومی و عطار نے سونے ندیا
اوسے فیض کے انوار نے سونے ندیا

جب کوئی چست کمر باندہ کے طالب آیا
پھر اوسے سالک ہشیار نے سونے نہ دیا

۴۷ — ۷
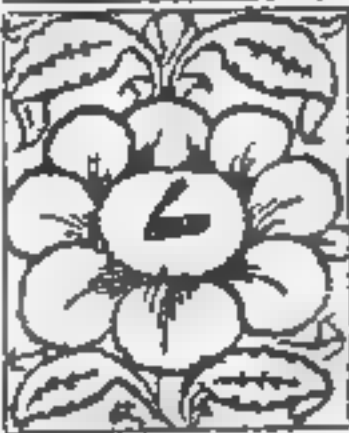
اسقدر اوسکی حضوری مین کٹی عمر حبیب
خواب غفلت مین کبھی یار نے سونے نہ دیا

پیر گیسو دراز ہی اپنا
خواجہ بندہ نواز ہے اپنا

مجھ گنہگار کو بڑی ہی امید
تو غریب النواز ہے اپنا

خلق سے مجکو کچھ نیاز نہین
کیونکہ حق سے بے نیاز ہی اپنا

پیر و مرشد ہی آپ پر ظاہر
جو کہ پوشیدہ راز ہے اپنا

قیس و فرہاد سے کٹی درجے
دیکھو قصہ دراز ہے اپنا

ہون گنہگار پر بہت ہی امید
در توبہ ابھی سے ہے باز اپنا

۴۸ — ۹

ہم کمینے ہین تیرے در کے حبیب
عشق مین دل گداز ہے اپنا

دلا برزخِ شیخ مین ہم نی دیکھا
ہی خورشید ذرّے مین قطرے مین دریا

ذرا پیرِ کامل سے مطلب سمجھ لے
الانسان سرّی انا سرّہ کا

یہ ہے نسبتِ اتحادی کہ معنے
تو ہی قیس و فرہاد تو ہی زلیخا

یہ تعلیم استادِ معنی نی دی ہی
نظر مین نہ آوے کوئی غیر حق کا

یہ ہی حکم مکتب مین جو کوئی آوے
ہی تعلیم اوّل خودی سی گذر جا

پلایا مجھی دودھ مادر نی لکھ کے
تماشا تو آپ دیکھ لے اپنا کا

پدر نے مجھی گود مین لے کے لوریا
تو پہچان اپنے کو ای جان بابا

مٹا اپنی ہستی کو اوّل فنا ہو
ملے تب تو رتبہ فنا الفنا کا

۴۹ ۷

سمجھ غیر حق ہی نہین کوئی ہرگز
حبیبا اگر تو ہی طالب خدا کا

ہوں دیوانہ حافظ محمد علی کا
ہوں مستانہ حافظ محمد علی کا

جلوں کیوں نہ جب شمع الفت میں شب بھر
ہوں پروانہ حافظ محمد علی کا

غنیمت سمجھ دور مے زاہد اس دم
ہے میخانہ حافظ محمد علی کا

ملک کہتے ہیں لیجیے رہ ادب کی
یہ ہے خانہ حافظ محمد علی کا

بیان کیا کروں میں مزاجِ مبارک
ہے شاہانہ حافظ محمد علی کا

خلافِ شرع پر نہ لاؤ عقیدت
ہے فرمانا حافظ محمد علی کا

۵۰

حبیبا میری چشم روزِ ازل سے
ہے پیمانہ حافظ محمد علی کا

۸

یا الٰہی مجھے کر تو شیدا خواجہ حافظ محمد علی کا
عشقِ صادق مجھے ہو دے پیدا خواجہ حافظ محمد علی کا
دل ہو دیوانہ کوی حافظ جان ہو پروانہ روی حافظ
رہے آنکھوں میں ہر دم سراپا خواجہ حافظ محمد علی کا
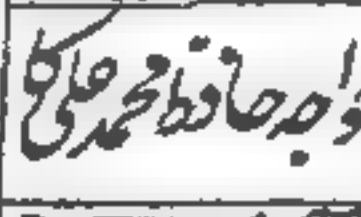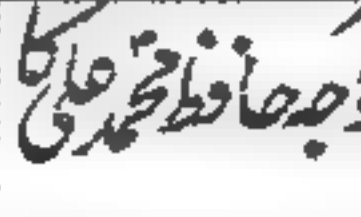
مجھکو آجا کچھ اونکی خوشبو دنکو دیکھا کر دن شام گیسو

نقش ہو دلپہ وہ روے زیبا خواجہ حافظ محمد علی کا

ایک عالم ہے میرے پہ مفتون خیر آباد کا ہو نہین مجنون

میرے سر مین سرایا ہے سودا خواجہ حافظ محمد علی کا

عابدونکو غرور عبادت زاہدونکو ہے مستی طاعت

دو جہان مین ہے ہمکو سہارا خواجہ حافظ محمد علی کا

حور و جن و ملک اور انسان اونکی ہستی ہین زیر فرمان

مرتبہ حقنے فرمایا اعلیٰ خواجہ حافظ محمد علی کا

اوسکی حاجت روائی ہوئی ہے اوسکی مشکل کشائی ہوئی ہے

ورد جسنے کیا نام والا خواجہ حافظ محمد علی کا

سامنے حقکے روز قیامت مجکو لاکر فرشتے کہینگے

۵۱ ۷

ہی حبیب کمین نام لیوا خواجہ حافظ محمد علی کا

مین ہون غلام خواجہ بندہ نواز کا

پایا خطاب شیخ سے گیسو دراز کا

گلبرگہ شریف مین جو عشق سے گیا

ملنے لگا مزا اوسے روزہ نماز کا

مانگو کمال عجز سے منت تمہی مین

تا فائدہ حصول ہو نذر و نیاز کا

تربت جو اونکی دیکھا تو اللہ دیدنیہ

سجدہ مین گر پڑا ہوا دہوکا نماز کا

اوس در کا طفل اور جوانون پہ فوق ہی

ہر زاغ کو یہانکی تو دعوی ہی باز کا

سید ہی اور امام ہی نایب نبی کا ہی

واقف ہی وہ خدا کے تو راز و نیاز کا

۵۲ ۱۰

خادم کو اونکی دیکھکے کہتے ہین یون ملک
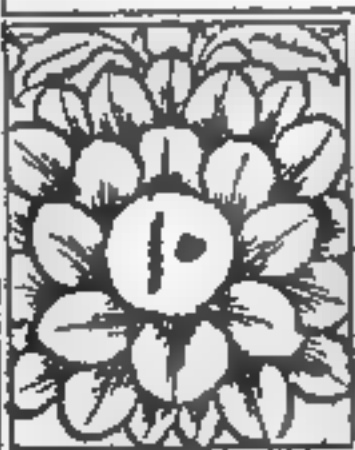
یہ ہی حبیب دیکھو کسی عشقباز کا

فیض ہفت اقلیم مین پھیلا معین الدین کا

پڑ گیا ہی ہند مین سکہ معین الدین کا

بادشاہ ہر زمانیکی وہ کھتا ہی شرف

جو غلام خاص ہی مولا معین الدین کا

حضرتِ قدوۃ عطا کی ہے یہ ادنیٰ بات ہے / شیر پر حملہ کیا کرتا سگ معین الدین کا

والیِ ہندوستان جس کو محمد نے کیا / بج رہا ہے ہند میں ڈنکا معین الدین کا

اُن کی شیدائی تھا پیاسا تھا بہشت حبیب اللہ / تھا یہ محبوبی کا ہو چرچا معین الدین کا

آپ کو قطب المشائخ خود پیمبر نے کہا / مرتبہ ہے کس قدر بالا معین الدین کا

کیوں نہ دوڑوں چھوڑ کر گھر کو طرف اجمیر کے / سر میں سودا ہو گیا ہے شیدا معین الدین کا

بند دنیا قید عقبیٰ سے کیوں آزاد ہو / عاشقِ دیوانہ ہو شیدا معین الدین کا

حشر تک کے کل مریدین سب امیر ہو گئے / کس قدر بھاری ہے پلّا معین الدین کا

حشر میں لیجا جنت میں خستہ کو بولیں ملک
ہے یہ خادم خاص گھر کا معین الدین کا

۵۳ ردیف باء موحدہ ۶

خوب ہیں گیسو کبھی کل دکھا دو صبا / اپنی روئے نکو ذرا سا ہنسا دو صبا

خلوت دل ہی اقامت کو تمھارے حاضر
اسمین تشریف مبارک کو تو لاؤ صاحب

مہر ہو ذرہ پہ گر خاک قدم اپنی ذرا
چشم گریان مین میرے آگے لگاؤ صاحب

برق وش دل ہی ہوئی جبسی جدائی نزد
وعدۂ وصل مجھی ابتو سناؤ صاحب

میری جانب سے تمھین لاکھ جو سمجھایا رقیب
اپنے دامن کبھی تم اوسکو نلاؤ صاحب

عرض کرتا ہی یہ اب تمسی حبیب مضطر
پاس سی میرے کبھی آپ نجاؤ صاحب

نظر یار کا ہے تیر عجیب
ہو گئے سیکڑون نخچیر عجیب

آنکھ کے ملتے ہی دل چھین لیا
اوسکے آنکھونمین ہی تاثیر عجیب

رشتۂ الفت جانان کی میرے
پاؤن مین پڑ گئی زنجیر عجیب

اوسکے قدمونپہ رکھا جسنے سر
بڑھ گئی خلق مین توقیر عجیب

پیر و مرشد میری حافظ ہین حبیب

۵۵ نہوا ایسا کوئی ہے عجیب ۶

اوسکے زلفوں کا ہلانا ہے غضب
دامِ الفت میں پھنسے ہیں سب کے سب

المدد شامِ غریبان المدد
ہو سحر عشرت کی جاوے غم کی شب

عشق میں تیری نہیں یک چشم تر
آہ سرد و رنگ زرد و خشک لب

خانۂ دل سب ہمنے خالی کر دیا
کہئے یہہ تشریف تم لاؤ گے کب

عرض کر اوس بت سے احوالِ دلی
سر جھکا کر دست بستہ با ادب

کیا ہوئی تقصیر بندہ سے حبیب
سُن ہون میں سُنتی نہیں ہو میری اب

۵۶ ردیف باے فارسی ۹

ذرہ ذرہ میں خود عیاں ہو آپ
جان ہر شان میں نہاں ہو آپ

کل شئی محیط ہو بیشک
پھر جو ڈھونڈا تو لا مکان ہو آپ

دیکھنا آپکا نہین ممکن
ہان صفا تو نہین خود عیان ہو آپ

آپ ہر جا ہے ہو کہان ڈہونڈون
خود مکین آپ ہر مکان ہو آپ

مسئلہ خیر و شر کا بتلا کر
خوب ہادیٔ گمرہان ہو آپ

عشقبازون مین آپکا ہے اثر
خوبرویون مین جا ودان ہو آپ

مے ہو ساقی ہو خم ہو اور خمار
رنگ ہو بو ہو گلستان ہو آپ

آپ مسجودِ کُل ملائک ہو
خالق جملہ مرسلان ہو آپ
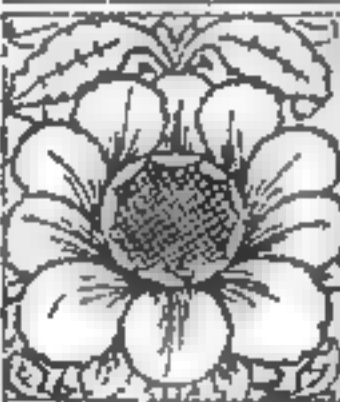
آپ محبوب ہو اور آپ حبیب
آپ خود اپنے رازدان ہو آپ

۵۷ ردیف تائے فوقانی ۱۲

دل میرا باغ باغ ہو اور سینہ ہو بہشت
صدقے سے آپکے ابھی یا خواجگانِ چشت

دہ چشم ہر ذرہ پہ ہو خواجگانِ چشت
دل داغ عشقِ رب سے گل لالہ ہو بہشت

حسرت ہے مر نہ پھر مجھے قصرِ بہشت کی
گر رہگذرِ چشت کے ہاتھ آئے ایک خشت

کیا خوب مرتبہ ہے مریدانِ چشت کا
دیدارِ حق ہے دید میں اور جلسہ بہشت

منکر نکیر سے ہمیں اندیشہ کچھ نہیں
ہو زیرِ سر لحد میں جو کوچہ کی اک خشت

دل کی زمین میں عشق کا بویا ہے ہم نے تخم
پھولی پھلی برنگِ گلستاں ہماری کشت

چشتی نظامی فخری سلیمانی حافظی
صد شکر لکھی کاتبِ قدرت نے سرنوشت

گل کی روش میں زیرِ لحد پھول جاؤنگا
آوے مزار پر اگر اک عندلیبِ چشت

منظورِ چشمِ حق جو ہوا ہے طریقِ چشت
بہتر ہے پارساؤں سے اس سلسلہ کے زشت

گر بت پرست گزریں سوے خواجگاں کبھی
زنار توڑیں کلیسہ پر ہیں چھوڑ دیں کنشت

ہو پر غبار قبر میری گل برنگ باغ
اڑ آئی گرد باد کے گر خاکِ کوے چشت

۵۶

تجھکو حبیب خوف نہیں روزِ حشر کا
حافظ ہیں تیرے خواجہ اسحاق شاہ چشت

۱۵

آج محبوبِ خدا کی ہی چراغان کی رات
ہادی راہ ہدا کی ہی چراغان کی رات

رہبر و راہنما کی ہی چراغان کی رات
واصلِ ذاتِ خدا کی ہی چراغان کی رات

قبلہ شاہ و گدا کی ہی چراغان کی رات
کعبہ اہلِ صفا کی ہی چراغان کی رات

ذرۃ التاجِ ولایت شہِ عالی منصب
عالم علم خدا کی ہی چراغان کی رات

چاہ ہی حورین زلیخائی کو آتی ہین یہان
یوسفِ ماہ لقا کی ہی چراغان کی رات

اولیا غوث کی افراد کا مختار جو ہے
اوس امامِ دوسرا کی ہی چراغان کی رات

جن و انسان و ملک جس سے کہ ہین قبلہ پرست
آج اوس قبلہ نما کی ہی چراغان کی رات

نائبِ ملکِ سلیمان ہی حافظ میرا
آصفِ شہر سبا کی ہی چراغان کی رات

خیر آباد کو ای طالعِ میمون لیچل
اوس مہ مہر و صفا کی ہی چراغان کی رات

حورین حیران ہین فیض و سمین اس جلوہ سے
واہ کس ناز و ادا کی ہی چراغان کی رات

دلمین ہی شوق تو ہی دیدۂ امید مین نور
سر بسر فیض و عطا کی ہی چراغان کی رات

بلبلِ باغِ جنان پھولی ہی اور گل ہی بہار
آج کس سالِ بہجت کی ہی چراغان کی رات

ہر گدا شاہ ہی مسند ہی حصیرِ محفل
نائبِ ملکِ خدا کی ہی چراغان کی رات

کیون نہ ہو غنچہ امید ہمارا گلرنگ
ہدہدِ شہرِ سبا کی ہی چراغان کی رات

٥٩

وجد میں آئے انکیو جان حبیب مشتاق
اوس نوا سازِ غنا کی ہی چراغان کی رات

٨

انکھ زمین سے جا دوست اور اپنی جا ہو ذرہ
سر تا بپا اپنی چمن میں ہوا دوست

راہِ سراغ ڈھونڈھ رہی ہین بربادِ دوست
کیا خوب بچ گیا ہی ہمین نقشِ یادِ دوست

عمرت دراز باد کہ آئے چلا گئے
اپنی بقا کی چاہ تھی خبرِ بقاءِ دوست

جنت میں بھی نہ جاؤنگا دوزخ کی طرف
پھرتا ہون ڈھونڈھتا درِ دولتسرائے دوست

زیرِ زمین خوشی سے نہ پھولی سماؤنگا
دو پھول رکھی میری سجدہ پر اگر آئی دوست

ہمکو عذابِ قبر سے دوزخ سے کیا ہی ڈر
یا بی نجات ہی درِ دولتسرائے دوست

وہ شب شب برات ہے وہ روز روز عید
جس وقت راہ بھر سے گھر میرے آئے دوست

ہو جاؤنگا مین جان بہ کیا باہر سر در سے
جاے کفن جو مجکو ملے گر قبای دوست

کیا عاشقوں کو خوف جو مرد آزمای عشق
جان تک نہین عزیز اگر آزمای دوست

زاہد یہ حال بھی کہین آتا ہے قال مین
کیا تجھسے ہم بیان کرین ماجرای دوست

لکھوں تو جا ملے نہ صحیفہ مین دہر کے
دلمین ہے اسقدر میرے شوق لقای دوست

کعبہ مین بتکدہ مین کلیسیہ مین دیر مین
دیکھا نظر مین کچھ نہ آیا سوای دوست

نذرین کرین نیاز کرین یا دعا کرین
یادش بخیر جبین ہے کیا کیا برای دوست

٥

یہان سکڑون ہین نام پہ حافظ کے جان نثار
مین اے حبیب ایک نہین کچھ فدای دوست

٦٠

سر ابروی ہے کیسر مد بسم اللہ کی صورت
سدا بر رخ کا رکھیو رابطہ اے طالب مولے

کتاب رخ تمہارا ہے کلام اللہ کی صورت
جمالی دلمین ہے پیر مرشد آگاہ کی صورت

ذرا تو غور کر یہ خانۂ دل ہے خدا کا گھر
نظر آ جاوے گی بیشک وہی بیت اللہ کی صورت

بغیر از پیر کامل کی عنایت کے نہیں ممکن
کہ لوحِ دل سے ہو وے محو حبِ جاہ کی صورت

٨١

حبیب منتظر کو بعد حلت کے خداوندا
سحر میں جلد دکھلا دے رسول اللہ کی صورت

٨

آنکھوں میں بسی خواجہ سلیمان کی صورت
اور دل میں جمی حافظِ قرآن کی صورت

جو سامنے آیا ہے اوسے غور سے دیکھا
معلوم مجھے ہوتی ہے پہچان کی صورت

کہتے ہیں ملک بارِ امانت یہ اوٹھایا
اے صلِّ علیٰ حضرتِ انسان کی صورت

حافظ کی سی صورت کوئی دیکھی نہیں ہے
کس دبدبہ و رعب کی کس شان کی صورت

جو جن و بشر اور ملائک کا ہے سرور
وہ فخرِ جہاں خواجہ سلیمان کی صورت

اب کوئی بھی صورت مجھے بھاتی نہیں مطلق
آنکھوں میں بسی حافظِ قرآن کی صورت

اپنے کو ذرا جان لے پہچان لے حبیبا
تو آئے نظر تجھکو تیری جان کی صورت

۶۲ — ۵

ٹک غور سے تو دیکھ حبیب دل خستہ
چھپتی نہیں ہے صاحب عرفان کی صورت
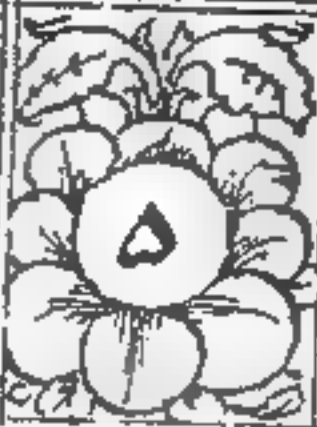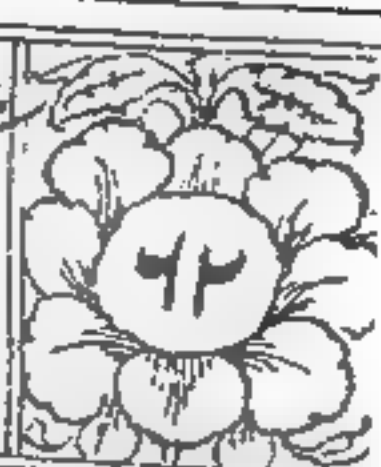
معبود کی ہر شے میں آتی ہے نظر قدرت
اور نام محمد پر حق کی ہے سدا رحمت

اے اُمتیو شاداں ہونیکا محل آیا
کیونکہ کہ محمد کی حق پاس ہے بس عزّت

اب چشتی کے در پر میں کتا ہوں بنا بیٹھا
راحت ہے مجھے راحت اور فرحت ہے مجھے فرحت

میں چھوڑ کہاں جاؤں حافظ تیری قدموں کو
ہاں العبد زمانیکی حاصل ہوئی یہ دولت
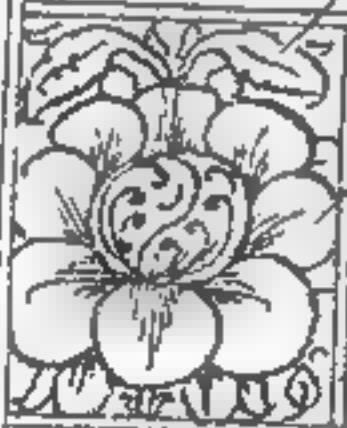
مجھ پر میرے یار و نہیں ہو فضل حبیب حق
محشر میں کہیں یارب جاوے نہ میری عزت

۶۳ ردیف ثاء مثلثہ ۱۳

الغیاث اے شاہ شاہاں الغیاث
الغیاث اے نور یزداں الغیاث

اے طبیب انس و جاں ہوں جاں بلب
کیجیے اب میری درماں الغیاث

بینوائی برگ و بیسامانی نہین | چاہتا ہون تمسی سامان الغیاث
راہ بھولی ہر طرف پھرتا ہون مین | رہ دکھا خضرِ بیابان الغیاث
سامنے تیرے کرینگے یا نبی | حشر مین جملہ رسولان الغیاث
یا علی مشکلکشا مشکل کشا | شاہِ مردان شیرِ یزدان الغیاث
یا حسن بصری شہ والا کرم | جانشینِ شیرِ یزدان الغیاث
خواجہ ابراہیم بلخی بادشاہ | بادشاہِ بادشاہان الغیاث
خواجگان چشت خاطر جمع ہو | دل سراسر ہی پریشان الغیاث
یا معین الدین معینِ اولیا | یا نظامِ فخرِ خوبان الغیاث
یا سلیمانِ جہان قطبِ زمان | رہنمائے جن و انسان الغیاث
حافظِ ہر دو جہان سالارِ عشق | مالکِ ملکِ سلیمان الغیاث

بندۂ ناچیز و بیچارہ حبیب

ہے وہ سرگردانی حیران الغیاث

۶۴ ردیف جیم تازی ۱۴

حق نے جو محمد کو بلایا شب معراج
مختار خدائی کا بنایا شب معراج

جبریل نقیبانہ تھے اوس صبح صفا کے
کس شان و تجمل سے وہ آیا شب معراج

جب نیر آمد وہ مہ حضرت سبحان کا
ہر سنگ میں تھا طور کا جلوہ شب معراج

دکھلائی دیا جلوہ ملک اور رسل کو
اللہ کی قدرت کا تماشا شب معراج

وہ حسن خدا داد خدا نے انہیں بخشا
قربان ہوا جو انہیں دیکھا شب معراج

داخل جو ہوئے مسجد اقصیٰ میں محمد
تھے جملہ رسل دیکھ کے شیدا شب معراج

وہاں قدس کے عالم میں بھی رکھ کر قدم ان کے
راگ ان کا فرشتوں نے جو گایا شب معراج

کس ناز سے وہ تارکنان عرش پہ آیا
نعلین تلک بھی نہ اوتارا شب معراج

جب عرش پہ ہم نغمۂ وصلت ہوا حق سے
تھا برکت سے وہ عالم بالا شب معراج

امت کے لئے خسرو لولاک لما نے
آئی ہاں ہیں کیا نعمت عظمیٰ شب معراج

تا زاں ہوا جب عرش میں آوے نبوی کو
یثرب ہے ہاں بنا عرش معلیٰ شب معراج

بلبل کی طرح عرش میں بھولی تھی مخلوق تا
کل قیمت امت کا اُٹھا لا کیا شب معراج

وہاں عرش میں جاتی ہی فقر کا خرقہ
وہ خرقہ پہن کر کی خود آیا شب معراج

۶۵ قربان حبیب اُسپیہ ہی سو بار بصد جان ۱۴
جو شاد ہوا سُنکی یہ قصہ شب معراج

محبت کبریا حضرت شکر گنج
حبیب مصطفیٰ حضرت شکر گنج

رئیس الاولیا حضرت شکر گنج
ہاں ہیں زہد الانبیا حضرت شکر گنج

مرادیں میری دلکی کیجی حاصل
بحقِ مرتضیٰ حضرت شکر گنج

فرید الدین غیاثی یا مغیثی
نظر بر حال ما حضرت شکر گنج

معین تیرے سوا اس ما سوا میں
نہیں ہے دوسرا حضرت شکر گنج

وسیلہ پیش و پس عالم کو ہی اور
ہمارے پیشوا حضرت شکر گنج

نکیونکر ہووے دل اس پر بستہ مشکل
میرے ہو مشکل کشا حضرت شکر گنج

کرو پھر خدا تم جلد پوری
ہماری مدعا حضرت شکر گنج

مجھے بند الم اور رنج غم سی
کرو جلدی رہا حضرت شکر گنج

ہوئی تلخی مشکل کیا ہی شیرین
کہا جب تمنے یا حضرت شکر گنج

مین گرتا ہون مجھے تم تھامتے ہو
ضعیفون کی عصا حضرت شکر گنج

کہا کر آپکا احوال اپنا
کہو نہیں کس سے جا حضرت شکر گنج

تمھارا ہون تمھارا ہون تمھارا
برا ہون یا بھلا حضرت شکر گنج

۶۶

خبر لیجیے حبیب ناتوان کی
تمھارا ہی گدا حضرت شکر گنج

۹

دل ہے گویا چمن کوچہ دلدار میں آج
نغمہ زن بلبل خوش لہجہ ہے گلزار میں آج

یا الٰہی میرا عیب سبکو ہنر سا خوش آئے
سرخرو تا کہ رہوں سبکے سر کا میں آج

کچھ تو دیدار سلیمان جہاں تجھکو
صورت مور ہوں حاضر تیری دربار میں آج

باغ جنت ہو مبارک تجھے ای زاہد خشک
گل سا پھولا میرا دل کوچہ دلدار میں آج

ناسپر کے بیٹھا ہوں جو میں ہو کے فقیر
کیوں نہ خوشحال پھروں حشمت کی بازار میں آج

گو ہو عمر دہ صد سالہ بھی و عشقبازی
باد عیسیٰ ہی حقیقت تیری رفتار میں آج

یا مگر گیسو عارض میں ہیں کفر و اسلام
گفتگو عشق میں ہی کعبہ کا فریدار میں آج

ابرو قاتل خونریز نہیں تیغ ہی کچھ
قتل ہو دیگا جہاں عشق کی بازار میں آج

٥

حافظ دین کی محبت میں ہوں مست حلیب
بادۂ شوق پیا خمکدۂ یار میں آج

٦٧

زاہد اگر دل نشیں کلمی میری حبّ جا آج
خانۂ دلکو کیہو رنگا ہی بیت الله آج

سرزمیں عشق میں ہی کیا خیمہ کھڑا
اسم تشریف لا د حسبتہ لله آج

حشر کے دن خوب خوش ہو کر کہینگے متقی
پھونک دو لگا خرمن تقویٰ پیر زاہد کا آج

بخشوا دینگے ہمیں احمد رسول اللہ آج
سینہ بریاں ہے جگر سرد ہو وے آہ آج

جب ہٹا کو کھینچ وہ محبوب اپنا اے حبیب
خلق حیرت سے پکاری دیکھو نکلا ماہ آج

ردیف جیم فارسی

جلوہ گر یار نہ ہو تمہیں تو جہاں ہیچ ہے ہیچ
گر مکیں ہی نہ مکاں میں تو مکاں ہیچ ہے ہیچ

کیا میں جنت میں بھلا لیکے کروں حور و قصور
ہو نہ دیدار ترا باغ جناں ہیچ ہے ہیچ

بادشاہی کی ہے خواہش نہ امیری کی ہوس
گر ملے یار تو پھر سارے جہاں ہیچ ہے ہیچ

کیفیت ہے دلا بادہ کشی سے حاصل
گر نہ ہو پیر مغاں مے کی دکاں ہیچ ہے ہیچ

صاف کر دل کو زباں کی نہ فصاحت میں رہو
عیش ارباب فنا اہل زباں ہیچ ہے ہیچ

گر لقا چاہے تو ہو ذات خدا میں فانی
یہ جو ہستی ہے تیری وہم و گماں ہیچ ہے ہیچ

جان اپنی تو سمجھ لے بجد جانانکو | تو بجان بجز جانِ جہان ہیچ ہیچ

گر حبیب ہے پدر اور نہ مادر پہ غرور
عشق میں دیکھ فلان ابن فلان ہیچ ہیچ

۶۹ ردیف خاء معجمہ ۱۰

نظام الدین سلطان المشائخ | شہ تمکین سلطان المشائخ
معین الدین قطب الدین کاکی | فرید الدین سلطان المشائخ
پریشان حال ہوں اب اندنوں مین | بدہ تسکین سلطان المشائخ
خدا کیواسطی اب رحم کیجے | مین ہوں غمگین سلطان المشائخ
ملک فقر اسا کینو نکی تم ہو | کی تزئین سلطان المشائخ
تمامی اولیانے دیکھ تمکو | کئے تحسین سلطان المشائخ
جمال الدین برالدین اسحاق | علاؤ الدین سلطان المشائخ

کرم ہو مجھپہ محبوب الٰہی
نصیر الدّین دعا اوس وقت مانگے

مین ہون مسکین سلطان المشائخ
کہے آمین سلطان المشائخ

حبیب کمترین ناچیز کے تین
کرو تلقین سلطان المشائخ

یا رب ہمارے آنکھ مین دلمین سماے شیخ
کوئی نظر مین میرے نہ آوے سواے شیخ

منکر نکیر کے مین سوالونکا دون جواب
گر قبر مین نصیب ہو مجکو لقاے شیخ

امیدوار ہون کہ خطا پر نہو نظر
پھر کیا پتا لگے جو اگر آزماے شیخ

مر جاونگا مین مارے خوشی کے چلین لو
مجھکو دم اخیر جو صورت دکھاے شیخ

دستان فیض بخشی کی ہے میرے سر کی
طالب کو اپنے چاہے تو دلمین بساے شیخ

ہمراہ پیر بھائیونکے عاصی حبیب بھی
محشر کے دن ہیگا وہ زیر لواے شیخ

ردیف دال مہملہ

اللّٰہم صلّ وسلم علیٰ سیّدنا محمّد وعلی وفاطمہ وحسن وحسین وآلہ واصحابہ بعدد کلّ مخلوقاتک

١٧١ — ٢٠

اللہ رے اوجِ سرِ ایوانِ محمدؐ
ہے عرش سے تا فرش عیاں شانِ محمدؐ

ہون فضلِ ربّ سے نمک خوانِ محمدؐ
بندہ ہے گنہگار و سگِ دربانِ محمدؐ

موسیٰ کو دکھا دون سرِ ایوانِ محمدؐ
ہے طور کا شعلہ رخِ تابانِ محمدؐ

آبادی ہے تا حشر شبستانِ محمدؐ
روشن ہے چراغِ رخِ تابانِ محمدؐ

طوبیٰ سے ملا دون قدِ ذیشانِ محمدؐ
کہتے ہیں اسے مطلعِ دیوانِ محمدؐ

نکلا ہے کہ ہر چاند میں قربانِ محمدؐ
آنکھون کو دکھا دو رخِ تلبانِ محمدؐ

کیا منھ ہے جو نعتِ شہِ لولاک رقم ہو
خود خالقِ اکبر ہے ثنا خوانِ محمدؐ

سنبل سے سحر لپٹتی ہے نسیم چمن آ کر
دیکھا ہے کہیں کاکلِ پیچانِ محمد

ہے عالمِ جبروت سے تا عالمِ ناسوت
زیرِ پردۂ وابستہ نہانِ محمد

ق

یارا ہے ہما دو جہان حافظ داریں
ہمنام محمد علی و شانِ محمد

پھر شیشۂ دل بادۂ توحید سے بھر دو
اے ساقیِ جامِ مئے عرفانِ محمد

اللہ دکھاتا ہے مہِ عید بنا کر
اے صلِ علی نورِ گریبانِ محمد

اے بادِ صبا تو مرے آنکھوں میں لگا دے
سرمے کی عوض خاکِ بیابانِ محمد

کیا طائرِ دل کو ہے مرے شوقِ زیارت
دکھلا دے خدا مجکو گلستانِ محمد

جب حضرتِ مطلق نے تنزل کیا پایا
اوس شکلِ خدائی سے ہوئی شانِ محمد

عالم کو کریں زیر و زبر چشم زدن میں
رکھتے ہیں تصرف یہ گدایانِ محمد

عیسیٰ فلکِ سبز پہ ہیں آئے زمیں پر
بھاری ہے بہت پلۂ میزانِ محمد

ہر موے بدن سے ہے یہ توحید الٰہی
ہے طوطیِ حق گو رخِ تابانِ محمد

صدقے میں سدا اونکی میری حاجات روا کر
یا رب پئے آل و پئے یاران محمدؐ

٦٢

تو مانگ حبیب اپنے کے لئے حق سے دعا یہ
محشر میں رہے سایۂ دامان محمدؐ

١٠

عشاق کو کوثر ہے لب جوئے محمدؐ
فردوس سے بہتر ہے اونھیں کوئے محمدؐ

جس طرف چلے جاتی تھی وہ سید مرسل
اصحاب کو لیجاتی تھی واں بوئے محمدؐ

ائی امتیو کل کی شفاعت وہ کرینگے
جانو اسی انداز سے ہے خوئے محمدؐ

کعبے میں کھڑے ہیں کہ ادھر سے کرو رخ
محراب حرم ہے مجھے ابروئے محمدؐ

والشمس ہے اونکی رخ انور سے ہویدا
واللیل کی صورت ہے یہ گیسوئے محمدؐ

میں قبر میں جاتا ہی نکیرین کے آگے
دکھلائی خدا جلد مجھے روئے محمدؐ

محشر میں مجھے سامنے حق کے جو کرینگے
گھبرا کے میں دیکھونگا وہاں سوئے محمدؐ

جس چشم کو بیمار بنا کر دو عمر بین
ای صل علیٰ نرگس جادوئے محمدؐ

ای حیدرِ کرار شیرِ شکل میری حل کر | یا شاہِ نجف قوت بازو دی محمدؐ

جنت مین نجائیگا حبیب دلِ شیدا
جب تک نہ نظر آنے ادیسے دی محمدؐ

۹ | ۷۳

دکھادی خدایا لقائے محمدؐ | بر لاے محمدؐ بر لاے محمدؐ

نہ آئے نظر دوسرا مجکو یارب | سوائے محمدؐ سوائے محمدؐ

مجھے نزع مین گور مین یا الٰہی | ذرا اپنی صورت دکھائی محمدؐ

ہی ایمان ہمارا ہی ایمان ہمارا | ولائے محمدؐ ولائے محمدؐ

ہاین چشتی نظامی و فخری تمام | گدائے محمدؐ گدائے محمدؐ

دمِ آخری دمبدم منھہ سی نکلے | ثنائے خدا اور ثنائے محمدؐ

میری التجا ہی یہی ای الٰہی | کہ دیوانہ اپنا بنائے محمدؐ

الانسان سرّی انا سرّہٗ کا | خطابِ خدا ہی برائے محمدؐ

حبیب کمین ہی دل جان سے
فدائے محمد فدای محمد

اوس شوخ کی آنکھونکا بیمار مبارکباد
ہو ناوک مژگانکا سوفار مبارکباد

ہر مومن کافر کو ہی مسجد و بتخانہ
ہمکو تو تیرا کوچہ دلدار مبارکباد

ابرو کے تیری بسمل ہین چاہ جہان لاکھو
پھر قتل کو عاشقکی تلوار مبارکباد

معلوم نہین کتنے اس راہ مین رہتی ہین
ہنستے ہوئی آتا ہی وہ یار مبارکباد

دعوا انا الحق تھا عرفان جو ہو حق کا
منصور سے عاشق کو ہو دار مبارکباد

جبسے کہ حبیب نے پایا قطعہ کا مین کہلایا
دیتے ہین مجھی ملکی سب یار مبارکباد

رخ دلدار ہو مبارکباد
مجھکو دیدار ہو مبارکباد

قتل کرنے کو نفس دشمن کے
تیری تلوار ہو مبارکباد

دلِ زاہد کو باغِ جنت مین ق گل و گلزار ہو مبارکباد
ہمکو اوس دلربا کی کوچی کے در و دیوار ہو مبارکباد
جوکہ دعوی کرے انا الحق کا پھر اوسے دار ہو مبارکباد

ہی حلیب ضعیف دیدۂ راہ
اوسکا دیدار ہو مبارکباد

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ خواجہ ابی الفضل عبد الواحد ابن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۷۶ ۱۹

خواجۂ کل اولیا ہی عبد واحد ابن زید
مرشدِ کل صفیا ہی عبد واحد ابن زید
جانشین مصطفی ہی عبد واحد ابن زید
خاص محبوب خدا ہی عبد واحد ابن زید
دفع کیجی از برای حضرت شیخ مشکلات
مجھپہ جو نازل بلا ہی عبد واحد ابن زید
سرورِ کل اولیا اور بادشاہِ اصفیا
طالبونکا رہنما ہی عبد واحد ابن زید

درد و غم رنج و الم ہو دور دلسے سربسر — آپسے یہ التجا ہے عبد واحد ابن زید

سنگِ در یار پر ہے اور سر ہے آستان — نظر تیری کیمیا ہے عبد واحد ابن زید

آخرت کا خوف کب ہے ہو مریدونکو لا — شافعِ روزِ جزا ہے عبد واحد ابن زید

وقف راجع ہے نہ سالک تیری دربار کا — کیونکہ تجھسا رہنما ہے عبد واحد ابن زید

کب فقیرونکو رہی ظلِّ ہما کی آرزو — خود تو ہی ظلِّ خدا ہے عبد واحد ابن زید

دیدیا جسکو کلاہ و چترِ شاہی آپنے — گو گدا پر بادشاہ ہے عبد واحد ابن زید

شیخ حضرت حسن بصری کا خلیفہ نامدار — واقفِ سرِّ خدا ہے عبد واحد ابن زید

حلِّ مشکل کی ہوئی جسنے پکارا آپکو — اوسکی پھر حاجت روا ہے عبد واحد ابن زید

پاس کب آتی ہے اوسکے آفت رنج و الم — درد جسنے کر لیا ہے عبد واحد ابن زید

نامِ نامی آپکا ہر وقت اوٹھتے بیٹھتے — ہم ضعیفونکا عصا ہے عبد واحد ابن زید

بیکسی حالیں ہیں جو بیکسونکا دستگیر — دافعِ رنج و بلا ہے عبد واحد ابن زید

جو کہ ہین غواص معنی و نکا معنا صورتا
بحر اسرار خدا ہی عجبا احد ابن زید

حل مشکل کیلئی اسم مبارک اُنکا
ورد ہر صبح و مسا عبد واحد ابن زید

کیون مریدونکو ہو مرتبہ فنا فی اللہ کا
ذات حق مین خود فنا ہی عبد واحد ابن زید

اس حبیب نا تو انکی حل مشکل کیلئی
کون ہی تیری سوا عبد واحد ابن زید

تو لو خدا ہی خدا ہی محمد
نسمجھو خدا سے جدا ہی محمد

بظاہر ہی انسان باطن مین رحمان
کہ خود مظہر کبریا ہی محمد

دو عالم مین ایسا ہوا ہی نہ ہوگا
اولو العزم و اہل لوا ہی محمد

ہی گلزار ما زاغ کا سرو رعنا
گل باغ برگ و نوا ہی محمد

عجب بزم لولاک کا شمع روشن
حبیبا جہانکی ضیا ہی محمد

الٰہی بحرمتِ شیخ المشائخ شیخ الاتقیا
۷۸ شیخ حسن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۰

رستے خوشی نبھا کرو خواجہ حسن محمد
اپنا جمال دکھلا خواجہ حسن محمد

تیرے سوا امیر اہی کون ما سوا مین
اے ساز ساز معنی خواجہ حسن محمد

کیا لیکے دنین شاہی بس ہی تیری گدائی
بندہ ہون تیرے در کا خواجہ حسن محمد

ہی کون پیر تجھسا اور دستگیر تجھسا
تجھسا ہا نہ ہوگا خواجہ حسن محمد

نورِ سلیمانت تجھسے عیاں ہی دوجہان مین
حافظ حبیبیونکا خواجہ حسن محمد

عیسیٰ نصیر یونکا موسیٰ کلیمیونکا
ہی مظہر تجلی خواجہ حسن محمد

محبوب حقکے تم ہو مطلوب سبکے تم ہو
ہو طالبونکے مولا خواجہ حسن محمد

دنیا مین سرخرو رکھہ محشر مین آبرو دو
اے بحرِ جود و تقوٰے خواجہ حسن محمد

فخری نظامیونکا فیاض آپ ہی ہو
دونون جہان مین تیکا خواجہ حسن محمد

۷۹ — ۷
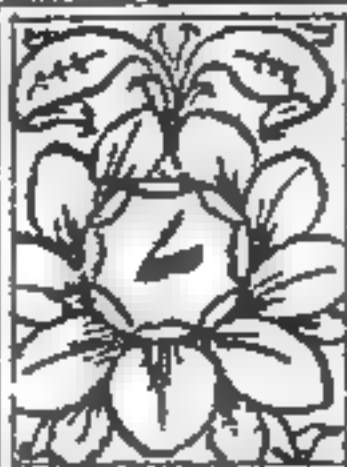
صدقہ جمال دینکا کر رحم مجھپہ ہوئے
مین ہون حبیب تیرا خواجہ حسن محمدؐ

خدایا ہو حاصل وصالِ محمدؐ — رہون مست محوِ جمالِ محمدؐ

محمدؐ کا سایہ محمدؐ علی ہاین — شرفیین وہ دیکھو تو آلِ محمدؐ

ذرا پوچھکر مرشد سے ہمسر — جمالے تو دلمین جمالِ محمدؐ

ہی گر خوف تجھکو دمِ واپسین کا — سدا رکھہ تو دلمین خیالِ محمدؐ

بچاوینگے امت کو روزِ قیامت — یہہ ادنی ہی ایدل کمالِ محمدؐ

خدا کے سوا کون جانے ہی رتبہ — ہی معلوم حقکو کمالِ محمدؐ

۸۰ — ۶

حبیبا خدا آپ عاشق ہوا ہی
عجایب ہی حسن و جمالِ محمدؐ

عجایب شان ہی شانِ محمدؐ — کہ ہی جبریل دربانِ محمدؐ

ہماری جان کی کیا ہے حقیقت
ہیں لاکھوں جان قربانِ محمدؐ

ولا جن و ملک ہیں اونکے تابع
دو عالم زیرِ فرمانِ محمدؐ

جو دیکھا اونکو دیکھا خدا کو
خدا کی شان ہے شانِ محمدؐ

ابا بکر و عثمان جیسے
ہیں خاص الخاص یارانِ محمدؐ

حبیبِ کبریا ہے نام جسکا
وہ ہے ذرّہ کش خوانِ محمدؐ

۱۸ ردیف ذال معجمہ ۱۰

خیر آباد سے آیا کاغذ
میرا مولا نے مجھے بھیجا کاغذ

سُنکے عشاق کی دل بھول گئے
کچھ عجب ہوم مچا یا کاغذ

متّصف ہی جو باوصاف الٰہ
اوس ولی نے مجھے بھیجا کاغذ

مہربانی سے میری خواجہ نے
بعدِ مدّت مجھے لکھا کاغذ

نامہ بر بھیج رسولِ اکرم | جلد پہنچا دے ہمارا کاغذ
پانوں پر گر قدمِ جاناں کے | یہہ کسی طور سے دکھلا کاغذ
آگئی جان تنِ بیجان میں | ہو گیا مجھکو مسیحا کاغذ
دے اے احباب مبارکبادی | مجھکو حضرت نے جو بھیجا کاغذ
دیکھکر خط کو میرے فرمایا | کسکے نزدیک سے آیا کاغذ
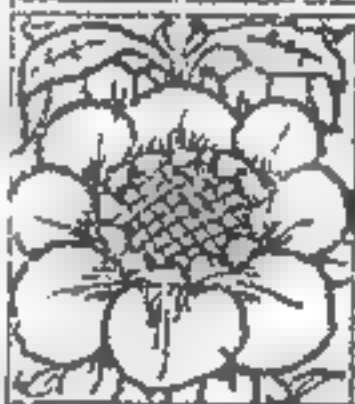
نام سنکے وہ حبیب عاشق کا
پڑھ کے پھر جیب میں رکھا کاغذ

۶۲ ردیف راءِ مہملہ ۱۴
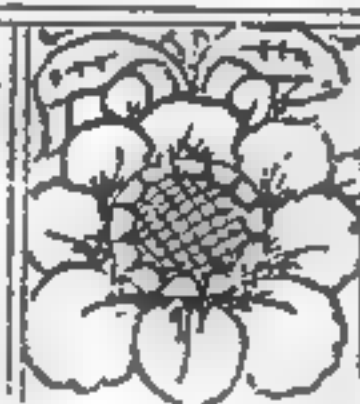
الٰہی بحرمت امیر المومنین امام المتقین حضرت ابابکر صدّیق رضی اللہ تعالٰی عنہ۔ قال النبیّ صلی اللہ علیہ وسلّم

۸۲ حبّ ابی بکر من الایمان ۱۴

وزیرِ مصطفیٰ صدیقِ اکبر — امامِ اتقیا صدیقِ اکبر

پس از جملہ نبی اوّل ہیں سب سے — ہماری پیشوا صدیقِ اکبر

سُنی معراج میں حضرت نے حق سے — تمہاری سی صدا صدیقِ اکبر

مدد اوس وقت میری کیجیے گا — جو ہو روزِ جزا صدیقِ اکبر

رسولِ ہاشمی سے بخشوانا — ہماری بھی خطا صدیقِ اکبر

تمہاری مدح کرتے تھے ہمیشہ — جنابِ مصطفیٰ صدیقِ اکبر

مجھے رنج و الم سے رکھیو محفوظ — یہی ہے التجا صدیقِ اکبر

بحقِ خوجگان چشت مجھ پر — کرم ہو آپکا صدیقِ اکبر

عنایت حافظِ دین کی ہمیشہ — رہے میرے پہ یا صدیقِ اکبر

تمنا ہے کہ میں آنکھوں سے دیکھوں — مزارِ مصطفیٰ صدیقِ اکبر

سمجھتے ہیں تمھیں محبوب ِ!	شہِ ہر دو سرا صدیقِ اکبر
مجھے اپنا جمالِ پاک دکھلا	بحق مصطفےٰ صدیقِ اکبر
بنا تعویذ نیرِؔ درد دل کا	تمہارا نقشِ پا صدیقِ اکبر

۸۳ حبیب خستہ با ایمان اٹھے
یہی ہے مدعا صدیقِ اکبر ۱۱

الٰہی بحرمت حضرت امیر المومنین امام المسلمین عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یا امیر المومنین حضرت عمر	یا امام المسلمین حضرت عمر
کفر پر اسلام کو غالب کیا	ناصرِ دینِ متین حضرت عمر
عدل سے جسکے جہاں آباد ہے	ہے وہ شاہِ عادلین حضرت عمر
فی الحقیقت حضرتِ صدیق بعد	مصطفےٰ کی جانشین حضرت عمر

ق

اے خوش آں دن تیری تعریفیں
بولے ختم المرسلین حضرت عمر

بعد میرے گر نبی ہوتا کوئی
تو نبی ہوتے یقین حضرت عمر

کشمکش سے نفس کی ہو کے نجات
دیکھیے میری تئیں حضرت عمر

حشر کے دن آ بروے کھیئے میری
ہوں تیرے رسوامیں کہیں حضرت عمر

جب نے توبہ ہاتھہ پر میرے کیا
دو او نہیں خلد بریں حضرت عمر

دفتر عصیاں کو دہو ڈالیں میرے
خود کراماً کاتبین حضرت عمر

اس حبیبِ خستہ کی لیجے خبر
ہے تیرے در کا کمیں حضرت عمر

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ خواجہ علو دینوری

۱۲	رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۸۴

چشتیوں کے پیشوا خواجہ علو دینوری
فخر نیکوں رہنما خواجہ علو دینوری

آپ کے در پہ ہیں سب دست بستہ باادب — ملتجی شاہ و گدا خواجہ علوی دینور

کوئی خرقہ کوئی پاتا ہے کلاہِ سروری — تاج بخشِ اولیا خواجہ علوی دینور

آپ کے در سے بٹتی نعمتِ جباری — فیض ہر بچہ جا بجا خواجہ علوی دینور

ایدلِ بیکس بچا لِ بیکسی از رو کرم — ورد رکھہ ہیچ دم سا خواجہ علوی دینور

رحم کر خواجہ میں آتا ہوں سیر پہ کے لیے — حال پہ بندہ کے یا خواجہ علوی دینور

نزع میں اور گور میں اور عرصۂ محشر میں بھی — سر پہ ہو سایہ تیرا خواجہ علوی دینور

واقفِ راہ جو نہ ہو سالک تیرے در پہ آکر — راہِ حق کا رہنما خواجہ علوی دینور

میرے مرشد میرے رہبر میرے ہادی میرے پیر — کر میری حاجت روا خواجہ علوی دینور

اندنوں ہے زورِ قصہ میری طبع ناگزیر — پار جلدی سے لگا خواجہ علوی دینور

رہبرِ راہِ ہدایت ہو نہ گم گشتہ راہ ہو — رہبرِ دو جگ رہنما خواجہ علوی دینور

اس حبیبِ چشتیہ پر رہ پیر زعین مردی

۸۵ دیدۂ رحمت ہو وا خواجہ علوی دینور ۶

کبھی ایسا تھی گلفام یکبار
شراب وصل کا دی جام یکبار

کلیجی تھام لون ای ماہ پیکر
جہان آجاوے تیرا نام یکبار

صبا کو چین او سکے جب نہ گذر ہو
یہی بھیجا ہے تو پیغام یکبار

بسیر بوستان ما را عذاب است
ندارم جز درت آرام یکبار

چھپا جب مہر دین حافظ جہاں سے
ہوئی دنیا میں کالی ری شام یکبار

۸۶ صبیب اس منھ پہ کیا لاف محبت ۷
ابھی پختہ تو ہو ای خام یکبار

در بدر کون پھر چھوڑ کی دلدار کا گھر
ہمکو کافی ہے فقط حافظ دیندار کا گھر

خوابمین آکا جو تشریف میرے پاس حضور
بنگیا رشک چمن مجھسی گنہگار کا گھر

اسقدر عشق تصور کی کھینچی خود تصویر
کہ بنا خانۂ دل مین میرے اوس یار کا گھر

ہم اگرچہ ہیں ضعیفی کو سر آ پہنچے
پھر بھلا جائیں کہاں چھوڑ کر گھر کا

اپنے مقصد کو یارو جو پہنچا چاہیے
چھوڑ دست پھر خدا سالک ہشیار کا

سیہ رو دیکھو نہیں پڑے عکس تیرے نکھو لگتا
چشم طلب بنی نرگس بیمار گھر

ای حبیب اگن ہو لگی تمھیں کیا پڑا
ہی شفاعت کے لیے احمد مختار کا گھر

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ سلطان الزاہدین
قدوۃ العارفین حریق المحبت خواجہ فرید الحق
والدین مسعود گنج شکر اجودھنی
۸۷ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۶

مقتدای فخریان ہیں حضرت گنج شکر
پیشوای عارفان ہیں حضرت گنج شکر

حق کی حق رازدان ہیں حضرت گنج شکر
فیض بخش قدسیان ہیں حضرت گنج شکر

عاشقی اونکی طریقت میں خدا نے ختم کی ۔ بادشاہ عاشقاں ہیں حضرت گنج شکر

خسرو شیریں بیاں ہاں کیوں نہ شیریں ہوں لب ۔ ناطق شکر فشاں ہیں حضرت گنج شکر

ہند کے تو ہیں شہنشہ خواجہ ہند الولی ۔ خسرو ہندوستاں ہیں حضرت گنج شکر

جو در دولت سے نکلا آ گیا وہ خلد میں ۔ مرکزِ دار الامکاں ہیں حضرت گنج شکر

کوئی ظاہر میں نہیں ہیں سست کا ہی دستیاب ۔ دستگیرِ بیکساں ہیں حضرت گنج شکر

کیوں نہ ہو اونکی اشارہ میں شفاے دردمند ۔ چارۂ بیچارگاں ہیں حضرت گنج شکر

غم نہیں ہم بھی اپنے پر کبھی آ جائینگے ۔ ہادیٔ گمرہاں ہیں حضرت گنج شکر

جسنے کی اونکی غلامی واصلِ مولیٰ ہوا ۔ رہنماے طالباں ہیں حضرت گنج شکر

ہے مقولہ ہم سیہ رونکا یہ ہر شام و سحر ۔ آفتابِ عاصیاں ہیں حضرت گنج شکر

کو ظہور اونکی خوارق کا نہیں ظاہر ہاں مگر ۔ رازِ مخفی میں عیاں ہیں حضرت گنج شکر

سلسلے میں اونکے جو آیا اماں اوسکو ملی ۔ مخزنِ دار الاماں ہیں حضرت گنج شکر

ذرہ پرور ذرہ کو چمکا رہے ہیں جوں آفتاب
کس طرح ٹھکرا رہے ہیں حضرت گنج شکر

جا بجا میری حفاظت کیلئے رہتے ہیں ساتھ
جس جگہ میں ہوں وہاں ہیں حضرت گنج شکر

۸۸

مجھ غریب کے دلکو تا خدا کھینچینگے
اس محل کے درباں ہیں حضرت گنج شکر

۹

معین الدین کی ہے صورت علاؤ الدین علی صابر
فرید الدین کی ہے سیرت علاؤ الدین علی صابر

دیا اقبال وہ حقنے دیا اجلال وہ حق نے
لئے ہیں چشت کی دولت علاؤ الدین علی صابر

نظام الدین کا صدقہ نصیر الدین کا صدقہ
مجھے ملجائے کچھ حضرت علاؤ الدین علی صابر

جناب فخر دین نور محمد شہ سلیمان سے

مجھے دلوائیے نعمت علاؤ الدین علی صابر

تیرے پیران کلیر کو جو کوئی صدق سے جاوے

ملے کونین کی دولت علاؤ الدین علی صابر

بہت ہیں صاحب تلوین بہت ہیں صاحب تمکین

تمہارے در کے یا حضرت علاؤ الدین علی صابر

ذرا اب حال پر میرے عنایت کی نظر کیجے

تمہیں کو حق نے دی قدرت علاؤ الدین علی صابر

تمہارے مہر سے ہی آبرو ذرہ و قطرے کی

رکھو میری بھی اب عزت علاؤ الدین علی صابر

حبیب ناتوان خستہ دل کو پیر حافظ کی

عنایت کیجئے الفت علاؤ الدین علی صابر

دل زاہد کا حال ہی کچھ اور
وجد کرتی ہی یوں تو ساری جہان
گرچہ ہین نازنین خوش رفتار
گل گلشن ہین گرچہ تازہ رو

دلمین ہی کچھ تو قال ہی کچھ اور
چشتیاؤنکا حال ہی کچھ اور
سیر کی یوسف کی چال ہی کچھ اور
سیر گل کا جمال ہی کچھ اور

معنی وصل جانتے ہین سبھی
ای حبیب اتصال ہی کچھ اور

بابا شرف الدین چشتی دلکو میرے شاد کر
در پہ حاضر ہون حصول مدعا کیواسطے
پھہ عزل ہرگز نہین عرضی ہی میرے حال کی
خوجگان چشت کیخاطر سی یارب غفور

واسطے خواجہ نظام الدین کے آباد کر
از پے مشکل کشا جلدی میری امداد کر
دیکھکر رحمت سے اپنی آپکی ادپر صاد کر
آتش دوزخ کی گرمی سی مجھے آزاد کر

اس حبیب خستہ تن کو خوجگان کا عشق دے

۹۱	اور سگ کوی جناب شہ خیر آباد کر	۴

کیا ہی ساقی نے ہمکو بیخود شراب حدت پلا پلا کر

بنایا سینہ ہمارا بریان کباب الفت کھلا کھلا کر

ہوا ہون آشفتہ جان و دل سے حبیب حافظ کے نام پر مین

کٹے ہین ہند یکو دیکھو حیران وہ اپنی صورت دکھا دکھا کر

تماشا منظور تیلیو نکا جو ہو تو آنکھون مین آ دیکٹ پل

مکان ہی پر دیکا آ و بیٹھو نجاد آنکھین لڑا لڑا کر

یہہ کسنے دی تجھکو بار قتل حبیب کے قتل پر ہی مائل

۹۲ وجود ہی کشتہ نہ مارا اوسکو حسام ابرو دکھا دکھا کر

۸ بنایا مدہوش تجھے نے ساقی شراب الفت پلا پلا کر

کباب تجھنے تو کر دیا ہی دل و جگر کو جلا جلا کر

گلے مین پڑی ہی محبت سب کے تو قاضی مفتی ہی سر بسر بندہ

لٹا دیا دل سے نگینہ مین نے اسے آنکھین اڑا اڑا کر
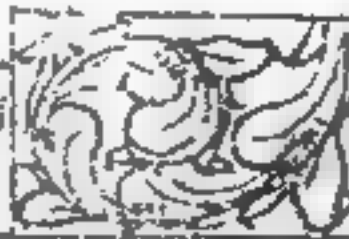
نہو تو بے پروا اتنا ساقی قصور میرا معاف کر دے

بہت پریشان ہون ان دنون مین آ تو میری خبر رکھا

جو آیا محفل مین تیری ساقی وہ سبکو چھوڑا خود دیکھو بھولا

بہت سے استاد تھک گئے ہین کتابین اوسکو پڑھا پڑھا

نپوچھ احوال میرا ہمدم کہ شکر خلاق کر رہا ہون

وہ اپنے دفتر مین لکھ لیا ہی خط غلامی میرا لکھا کر

برنگ آئینہ محو حیرت ہوا ہی سکتے کا مجسمہ عالم

کچھ کسنے دیوانہ کر دیا ہی جمال اپنا دکھا دکھا کر

جہانکی چھانی ہی خاک مینے ہوا ہون برباد غم مین سب سے

جو آبرو تونی دی ہے ساقی بگاڑ یون نہ بنا بنا کر

حبیب مانند اشکِ دیدہ گرا ہے چشمِ جہان سے یکسر
تو ہی ہے منظورِ چشمِ بینا نظر براہِ کرم کیا کر

صورتِ معنی سے ہے کچھ اور
صورتِ جانی سے ہے کچھ اور

پیری کا ہے عشقِ ضعیف
عشقِ جوانی سے ہے کچھ اور

وقوفِ قلبی ہر دم
دردِ زبانی سے ہے کچھ اور

دام مین ہین ہم صورت کی
نقشِ معانی سے ہے کچھ اور

جذب سے کے یاوہ عینِ فصیح
ہرزہ بیانی سے ہے کچھ اور

ذات سے کب ہے جدا صفات
وصلتِ جانی سے ہے کچھ اور

گرچہ ہین دلبر یہ میرا
دلبر جانی سے ہے کچھ اور

قصہ جدا ہے مجنون کا
اپنی کہانی سے ہے کچھ اور

تشنہ دہن کہتی ہے جہان
تشنہ دہانی ہے کچھ اور

روحی سری اخفی کر
ذکر لسانی ہے کچھ اور

اہل فنا کو باقی جان
شیخ فانی ہے کچھ اور

۹۳

نشان حبیب اُسکا نہ پتا
اُسکی نشانی ہے کچھ اور

۴

یا میرے مرشد یا میرے مولا یا میرے حافظ یا میرے پیر

میں ہوں تمہارا میں ہوں تمہارا یا میرے حافظ یا میرے پیر

یا شیخ میرا حال حزین ہے تیرے سوا کوئی نہیں ہے

چشم ترحم مجھ پہ خدارا یا میرے حافظ یا میرے پیر

تم چارہ ساز بیچارگان ہو تم دستگیر درماندگان ہو

تیری کرم کا مجھکو سہارا یا میرے حافظ یا میرے پیر

میں ہوں تمہارے در کا کمینہ دیکھو نہ ڈوبے میرا سفینہ
عاجز حبیب خستہ تمہارا ہے اسیر خاطر یا شہ پیر

ردیف زاء معجمہ

آگہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت سید ابو الفتح
بندہ نواز سید محمد یوسف حسینی گیسو دراز صاحب چشتی

۹۵ رضی اللہ تعالی عنہ ۱۱

خواجۂ خواجگان ہے بندہ نواز
مرشد مرشدان ہے بندہ نواز

رہبر سالکان ہے بندہ نواز
فیض بخش جہان ہے بندہ نواز

ہم مریدونکو خوف محشر کیا
شافع عاصیان ہے بندہ نواز

خواجہ بو الفتح سید ابرار
بادشاہ جہان ہے بندہ نواز

حاجب عرض کیا کہ مقصد دل
تجھ پہ یک یک عیان ہے بندہ نواز

بحر احسان میں آپکے غوص
جسم کیا بلکہ جان ہی بندہ نواز

ہم بھی پائینگے راہ سیت اللہ
ہادی گمرہان ہی بندہ نواز

مرحبا زینت در و والا
برتر از آسمان ہی بندہ نواز

ماسوی اللہ ذات پاک تمیز
سب بجھ وہم و گمان ہی بندہ نواز

بطفیل جناب حافظ دین
ہمپہ کیا مہربان ہی بندہ نواز

۹۶ — خوان نعمت سے کچھہ حبیب کو دو — ۸
بیکا داربان سے بندہ نواز

بادشاہ عاشقین ہی حضرت گیسو دراز
تاج بخش عارفین ہی حضرت گیسو دراز

وقت نزع ہوگا اس حسرت کا علاج
رہنمای سالکین ہی حضرت گیسو دراز

کرتی ہیں پیدہ نوازی یہ گدا و شاہ
کچھہ فقط اک ہم نہیں ہی حضرت گیسو دراز

ظاہر اکثر تہین ہیں باطن میں حد تکا ظہور
برملا خلوت نشین ہی حضرت گیسو دراز

کرتی ہین آکر ملائک آنکو جسکا طواف
یہہ شرف کسکی جبین کا ہی حضرت گیسو دراز

نام ہمنام محمد ہی شبیہ مرتضی
مصطفی کا جانشین ہی حضرت گیسو دراز

تھا جو کعبہ گیسو تیرے باعث گلگونہ بنا
رشک فردوس برین ہی حضرت گیسو دراز

٩٧

رحم کر جلدی حبیب کبریا کے حال پر
وہ تیری در کا کمین ہی حضرت گیسو دراز

١١

مین بیقرار ہون مجھکو نہین قرار ہنوز
کسیکی تیر نظر سے ہی دل فگار ہنوز

بھرا ہی آنکھون مین نور رخ نگار ہنوز
کہ وہی گل بھی کھٹکتا ہی مثل خار ہنوز

گیا جو دیر و حرم مین تو تجھی نظر آیا
چمن مین اپنی دکھتی ہی وہی بہار ہنوز

غم فراق مین کاٹی ہین ہمنی سو سال
امید وصل کا رہتا ہی انتظار ہنوز

تمھارے کاکل پیچان کا سر مین سودا ہی
برنگ زلف جو برہم ہی روزگار ہنوز

نظر نہ آیا زمانے مین خوبرو تجھسا
نہ وضع مین کوئی ایسا نہ طرحدار ہنوز

کہین قرار نہ آیا یہ دلکو کیا کیجے
مین پھر رہا ہون سوے دشت و کوہسار ہنوز

مین چاہ مین کسی یوسف کے خوب ڈوبا ہون
کہ مثل ابر گہر آنکھین ہین اشکبار ہنوز

شب فراق مین کیا کاشتہ شراب ہی ہین
کہ روز وصل کا موجود ہی خمار ہنوز

عنایت ایسی ہی ہی اودن کی ناز مگر
بشکل بید لرزتے ہی خاکسار ہنوز

۹۸

حبیب جامی ہین حافظ ہر ایک سے کل مین
ہی امید تو اپنی ہی غمگسار ہنوز

۶

ظاہر ابر مین قبا لیکن ہی عریانی ہنوز
رشتۂ ہستی ہی قایم مین نہین فانی ہنوز

موج ہستی نی حباب ایسا اگر پھینکا اوسی
بر اوسی بحر عنایت کی ہی طغیانی ہنوز

ہی عیان عین ثابت مین ہماری ہی صورت
ہی وہ شہ رگ سی قرین ہی اے نادانی ہنوز

غیب سے تا سوے ناسوت آئے تو بھی ہی رہ
وہ صنم کیا کر رہا ہی اپنی پہچانی ہنوز

انہ کان ظلوما جہولا کہدیا
اسلئے تقدیر کی ہی ثبت نادانی ہنوز

۹۹ — ۱۱

خاکساری کی حبیب الہی سگِ در بن گیا
اوسکے کوچہ کی نہین ملتی ہی دربانی ہنوز

خواجہ بندہ نواز گیسو دراز
خواجہ گیسو دراز بندہ نواز

اہلِ حق کا یہی مقولہ ہے
تجھپہ روشن ہی حقکا راز و نیاز

تم ہو معشوق تمکو زیبا ہی
حق تعالےٰ سے کر رہے ہو ناز

خواجہ ما نصیر دین محمود
مین ہون بندہ کمینہ اونکا ایاز

مجھسے بیعت کئی ہین جو عاصی
دیجیے یا شیخ اونکو سوز و گداز

آل و اولاد کو یہ عاصی کے
دیجے توفیقِ روزہ و نماز

اوس گھڑی وصل ہو حضوری ہو
روح جب میرے تن سے ہو پرواز

تم سوا کون لے خبر میری
کس سے بولون مین اپنے دلکا راز

جن و انسان تیرے روضے مین
محوِ منت ہین اور مستِ نیاز

ناخدا آپ ہو بڑے خدا | کیجئے پار جلد میرا جہاز

اس حبیب کمین پہ کیجے رحم
خواجہ بندہ نواز گیسودراز

ردیف سین مہملہ

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ سلطان العاشقین رئیس المعشوقین حضرت خواجہ یمین الدین امیر خسرو دہلوی چشتی رضی اللہ تعالیٰ

۱۰۰ | عنہ | ۵

ہے نام تیرا احمد کا سہ لیس | حاضر ہوئی رہ پاک میں چھپکر دیں
ای خسرو خوبان جہان ترک اللہ | کر شاں مجھے دیکھے فقیر رکھیں
ابھی وہ پہ لڑکپن ہی ضعیفی آئی | یہاں تک کہ سفید ہو گئی کیس

خواہش تجھے جنت کی نہوگی زاہد | لگ جاوے اگر دلمین ترے عشق کی ٹھیس

١٠١

دیوانہ و دلدادہ نہین ایک حبیبا
اورغیرت لیلے تیری ہین لاکھون قیس

١٤٠

ردیف ضاد معجمہ

صوفیون کا پیشوا خواجہ فضیل ابن عیاض
عارفون کا مقتدا خواجہ فضیل ابن عیاض

سرور کل اولیا تجھکو خدا نے کردیا
اور کل کا رہنما خواجہ فضیل ابن عیاض

ہوتی ہے حاجت روائی اور حل مشکلات
با وضو جسنے پڑھا خواجہ فضیل ابن عیاض

ادہمی دیکھو ہے میری ور چشتی خاندان
آپ سے ظاہر ہوا خواجہ فضیل ابن عیاض

راہ کو بھولی بھٹکتا پھر رہا ہون اندنون
رستہ مجھکو بتا خواجہ فضیل ابن عیاض

زندہ دنیا مین مجھے رکھہ سرخرو با آبرو
رنج اور غمسے بچا خواجہ فضیل ابن عیاض

آگئی ہے ناؤ میری اندنون طوفان مین
پار جلدی سے لگا خواجہ فضیل ابن عیاض

رحم کر مجھ پر طفیلِ عبدِ واحد ابن زید
آپکا ہوں آپکا خواجہ فضیل ابن عیاض

آپکے در سے ہیں چشتی نظامی فخر سے
تم ہو سبکی بادشا خواجہ فضیل ابن عیاض

وجد کرتے ہیں جو اہلِ چشت دیتے ہیں سماع
فیض ہی یہ آپکا خواجہ فضیل ابن عیاض

درد و غم رنج و الم ہیں ناتوانی بے سبب
دفع کر سب سے بلا خواجہ فضیل ابن عیاض

در پہ حاضر ہوں تیری جنت کی جا رونے کیلئے
کر میسر جنت کی جا خواجہ فضیل ابن عیاض

گر گرے کوئی بھی سنبھل جاتا ہوں انکا نام لے
ہے ضعیفوں کا عصا خواجہ فضیل ابن عیاض

٦
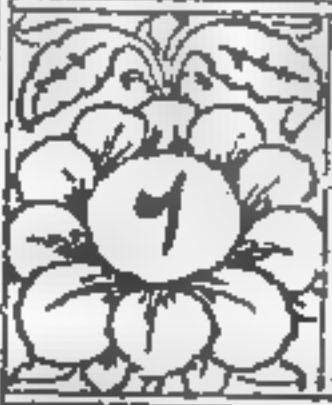
ہے حبیب کمترین عاجز تیرے گھر کا غلام
اور سگِ در ہوں تیرا خواجہ فضیل ابن عیاض

١٠٣

قدوۂ سالکاں ہیں خواجہ فضیل ابن عیاض
مرشدِ انس و جاں ہیں خواجہ فضیل ابن عیاض

ہادیٔ دو جہاں ہیں خواجہ فضیل ابن عیاض
رہبرِ طالباں ہیں خواجہ فضیل ابن عیاض

لیکو زمیں سے تا فلک جن و بشر سے تا ملک
آپکے مدح خواں ہیں خواجہ فضیل ابن عیاض

مثل فلک ہین خندہ زن گلی ہی نہ گفتگو
ہمیشہ چھپا ہین جہان خواجہ فضیل بن عیاض

عشق کی راہ مین مجھے خوف کسی طرح نہین
حافظ دو جہان مین خواجہ فضیل بن عیاض

خوف نہ کر حبیب تو دونو جہان مین خوش رہو
تیری نگاہبان ہین خواجہ فضیل بن عیاض

۱۰۳ ردیف ظاء معجمہ ۲۴

رحمے بھر مصطفےٰ حافظ
کرمے بھر مرتضےٰ حافظ
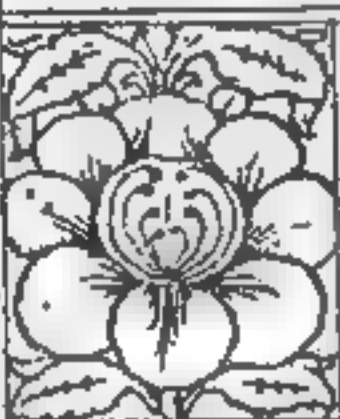
بادشاہون کا بادشاہ حافظ
اولیاؤن کا پیشوا حافظ

چین و آرام اب نہین مطلق
کر مدد میری جلد یا حافظ

چھوڑ در آپکا کہان جاؤن
کون ہے آپکے سوا حافظ

شہ سلیمان کے تصدق سے
میری بر آئے مدعا حافظ

کیجیے جلد رستگار مجھے
قید غم مین ہون مبتلا حافظ

وہی ہوویگا وہ ہی ہوویگا جسمین ہو آپ کی رضا حافظ

سنگ در تیرا ہمکو پارس ہے خاک کوچہ کی کیمیا حافظ

کس مین طاقت ہے جو بجا لیوے اس مصیبت مین تجھسوا حافظ

صبر مطلق نہین قرار نہین سخت مضطر ہے دل میرا حافظ

بھیک ملجاے ہم فقیرون کو آپکے در سے کچھہ بھی یا حافظ

زاہد از زہد پر نہ نازان ہو مجھہ گنہگار کا خدا حافظ

کس سے بر آئیگی بغیر تیرے ہم غریبون کی مدعا حافظ

اس بلا مین ہین قید ہون مطلق جلد آکر سنے مجھے چھوڑا حافظ

اندنون ہمپہ جو گذرتی ہی جا کرین کس سی التجا حافظ

آپکے در کا ہم فقیرون کو فرش مسند ہی بوریا حافظ

فیض والا سے ہو گئے کتنے صوفی و رند و بانوا حافظ

ساز برگ سفر کرے یکسر
مجھ پہ اوتری ہی جو بلا حافظ

دُرِ ایمان و جان و عزت و تن
نذر ہین تیرے کر دیا حافظ

بادشاہون پہ فخر رکھتا ہی
تیرے کوچہ کا ہر گدا حافظ

خیر آباد سنے برائے خدا
بخشد تجھے میری خطا حافظ

آبرو سینے تجھکو سونپا ہی
ہر طرح سے مجھے بچا حافظ

ضعف سے ہو گیا ہون زار و نزار
دردِ دل کی کرو دوا حافظ

۱۰۴ — دو جہان مین حبیب تیری لئے
پیر و مرشد ہے رہنما حافظ — ۱۲

دو جہان مین ہے ہمین تیرا سہارا حافظ
نہین اس در کے سوا کوئی ہمارا حافظ

آپ لے آئے ہین تشریف مدد کو اسکی
صدقِ دل سے جو کوئی تمکو پکارا حافظ

شاہ ساکا کل مشکل مین پھنسا ہون یکسر
بس بسر سر پہ میرے چل ہمارا حافظ

فوجِ غم نے مجھے ہر سمت سے آگھیرا ہے
کیجے یاری کہ نہیں جنگ کا یارا حافظ

تجکو ایسا تھا گھمنڈ خود بینی ہے عبادت کا
دو جہان میں ہے خدا دیکھہ تمہارا حافظ

خیر آبا کا رہتا ہے بہت دلمین خیال
پھر خوشی سے تو بتا مجھکو سہارا حافظ

چین و آرام نہیں عقل نہیں ہوش نہیں
اب نہیں ہے مجھے دم لینے کا یارا حافظ

اوج پہ لائے اوسے کیجیے کبھی سر روشن
اندنوں پست ہے اب میرا ستارا حافظ

نام سنتے ہی نہ عشاق ہو کیون رقص کنان
نام ہے آپکا از بسکہ پیارا حافظ

شب انیسوین ذیقعد کی افسوس دلا
کر کے غافل ہمین دنیا سے سدہارا حافظ

درِ مقصود سے پھر کی اوسے محفوظ کیا
جسنے دامن ترا کوچہ مین پسارا حافظ

١٠٥ ١٥

حل مشکل کو حبیب جگر افگار کا ہے
ورد ہے صبح و مسا نام تمہارا حافظ

آگہی جلد ہو اب مجھپہ مہربان حافظ
بہت دن سے ہے دل الم سے ہوں ناتوان حافظ

اثر نہ دیکھا در ہم نے اپنے رونے میں
کہاں اثر ہے کہیں ان میں نالہ و فغان حافظ

یہ التجا ہے کہ میں ہوں لباس وہ ملبوس
مقیم جامہ تن میں ہے میری جان حافظ
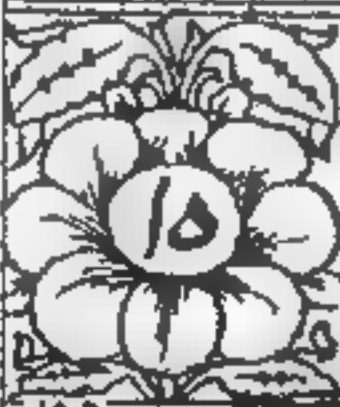
بحقِ نورِ نبی فخر دین سلیمان کی
ہمارا ہے یہ دلِ داغ رنگین ہے شادمان حافظ

ہو جب سے آپ خفا کُل ہوئے ہیں دشمن جان
جو آپ مہر کریں کل ہوں مہربان حافظ

اب اس سے بہتر ہے مجھے تنگ چھوڑ دیجو
پھنسا دیا مجھے قسمت نے ناکہاں حافظ

تمہارے لطف و عنایات کیا بیان کروں
نہیں ہے مجھ میں ذرا طاقت بیان حافظ

تری گلی ہے مجھے رشکِ جنتِ اعلےٰ
میں کیا کرونگا بھلا سیر بوستان حافظ

کب سنیگا تو خاطر میں ہے سی رند و
ہزار گرچہ کریں پند ناصحان حافظ

جدا نہیں مجھ سے گوارا کہاں ہے خضر نکو
جدھر میں رہتا ہوں رہتے ہیں وہیں جان حافظ

چو ذات پیر کہ مشاطہ مرید نیست
جدا ہے آپ کے اور میرے درمیان حافظ

تمام مشکلیں آسان میری ہو جائیں
جو دیکھیں چشم ترحم سے یکزمان حافظ

تمام عمر گذاری تیری غلامی مین — در جناب سوا جاؤن کہان حافظ

حبیب کی یہ تمنا ہر روز محشر کے — اٹھون لحد سے تو بولی میری زبان حافظ

١٠٦

گلا مین طوق محبت ہو پاؤن مین زنجیر

تمہارے سامنے لاوین کشان کشان حافظ

٨

پیہ ہمارا حافظ حافظ — حق کا پیارا حافظ حافظ

ورد زبان ہی ہر دم اپنے — نام تمہارا حافظ حافظ

کشتی ہماری پار لگاؤ — ہون بے کنارا حافظ حافظ

دونون جہان ہین ہم عاجز تمہیں — تیرا سہارا حافظ حافظ

نسبت بہت ہی اوج پہ لاؤ — میرا ستارا حافظ حافظ

آباد کیجے دل شاد کیجے — غم کا ہون مارا حافظ حافظ

تیرے کہاں کس در جاوین — کون ہمارا حافظ حافظ

۹ — ۱۰۷

اپنے حبیب خستہ کہین کو
دیکھہ خدارا حافظ حافظ

آصف شہر سلیمان حافظ — حسن مین یوسف دوران حافظ

جان قدمون پہ تمہارے نکلے — دلمین ہے میری یہ ارمان حافظ

در مقصود سے دامن ہوا پُر — جسنے پکڑا تیرا دامان حافظ

دیر و کعبہ سے نہین ہے مطلب — میرا مذہب میرا ایمان حافظ

ایک میری جانکی حقیقت کیا ہے — لاکھہ جان تجھپہ ہے قربان حافظ

دل بیمار ہے ازبس مضطر — درد دل کی کرو درمان حافظ

فخر دین نور محمد کی طفیل — میری مشکل کرو آسان حافظ

شانہ بھی نہو ہے وقت مدد — زلف سا ہون مین پریشان حافظ

غم نکر تیرے حبیب نالان

۱۰۸ فخرِ دین نور سلیمان حافظ ۷

غوث زمان ہی حافظ حافظ
قطب زمان ہی حافظ حافظ

نام نگینِ دل پہ کھدا ہے
وردِ زبان ہی حافظ حافظ

مست ہوا ہون اپنا مین جب سے
پیرِ مغان ہی حافظ حافظ

عالم آبِ وصلت کے
تشنہ دہان ہی حافظ حافظ

جیسے نہان ہی گل مین بو
جسم مین جان ہی حافظ حافظ

نام ہے اونکا وردِ زبان
دل مین نہان ہی حافظ حافظ

۱۰۹ اپنے حبیب خستہ کمین کا
فخرِ جہان ہے حافظ حافظ ۸
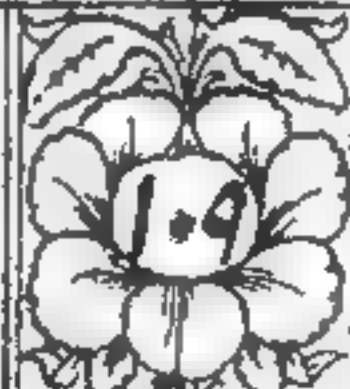
ہمارا حرزِ جان ہو نامِ حافظ
یہی چہتے ہین ہم اکرام حافظ

قیامت تک ہمارے سلسلے کو
سے بٹے گا حشر مین انعامِ حافظ

مسیحا مجکو زندہ کیجیے گا
پلا کر تازہ تریک جام حافظ

یہہ کس صیاد کی صیادیان ہین
بچھای شش جہت مین دام حافظ

خدا کا دوست ہے محبوب اوسکا
عجب نام خدا ہے نام حافظ

مریدون کو نہین ہوتی ہے سکرات
یہ یک ادنیٰ ہے فیض جام حافظ

اوسیکے واسطے ہے چتر شاہی
جو آیا سر سے زیر بام حافظ

۱۱۰

تصدق ہون حبیب اوسپیک پرین
کہ جسنے لادیا پیغام حافظ

۲

مین ہون تمھارا مین ہون تمھارا یا پیر حافظ یا پیر حافظ
کیجے نہ اس بحر غم سی کنارا یا پیر حافظ یا پیر حافظ
مین بینوا ہون بیدست و پا ہون اے دستگیر بیدست و پایان
تیری کرم کا مجھکو سہارا یا پیر حافظ یا پیر حافظ

میں ہوں بت نفس کی اب پوجا نہیں مجھ سے بس سر پہ ہماکے

بہت کیجئے بس کہ اب آس ہے خدارا یا پیر حافظ یا پیر حافظ

مسکین حبیب خستہ کمین ہے شاہا دست کوئی نہیں ہے

۱۱۱ — ۲ وہ ہے تمہارا وہ ہے تمہارا یا پیر حافظ یا پیر حافظ

تمہاری مہربانی رنگ ہے جسمانی حافظ

ہماری جان و ایمان تم پہ ہے قربان حافظ

زبان قاصر ہے میری آپ کے احسان شاہا

ہر ایک مشکل میری کر دی ہے تم آسان یا حافظ

نہیں ہے چتر شاہی کی ذری میں میری خواہش

ہو سر پر سایۂ فگن آپ کا دامان یا حافظ

تمہارا نام ہے نام خدا حلال ہر مشکل

تمھاری شان سی شانِ خدا کیا شان یا حافظ

سما مُردی تن نہ تن یہ جو مین نئی زندگی آئی

کہ تن بیجان سے آجاؤ تمھیں ہو جان یا حافظ

کیا خالی حبیبِ خستہ تن نی خلوتِ دل کو

ہماری خلوتِ دل میں ہو مہمان یا حافظ

رشتہ نوسِ کتاب ہے اُٹھا دو حافظ

صورتِ پاک ذرا مجھکو دکھا دی حافظ

غیر کا دل میں نہ آئے میری اب وہم و خیال

غیرت کو میری اب دل سے بُھلا دی حافظ

ہون مین سرگشتہ تیری زلفِ سیہ کا ہر شب

اپنے دیوانے کو زنجیر پنہا دی حافظ

مہر سا کیون نہ میرا اخترِ قسمت چمکے
بختِ خوابیدہ کو گر دست جگا دے حافظ

حرفِ تخییل جہان از رہِ الطاف و کرم
لوحِ دل سے میرے اب صاف مٹا دے حافظ

سحد پاش سی اولٹا کے غلافِ زرین
حشر برپا ہو جو صورت کو دکھا دے حافظ

زنگ آلودہ ہے مراتِ حبیبِ حیران
عینِ الطاف سے یکبار جلا دے حافظ

مین ہون تمھارا یا حافظ
دیکھو خدا را یا حافظ

دونون جہان مین تیرے سوا
کون ہے میرا یا حافظ

کرتے ہین اوسکی آپ مدد
جسنے پکارا یا حافظ

خستہ حالی میری تمھین | کیون سے ہے گوارا یا حافظ
مثل شانہ چلتا ہے | سر پر آرا یا حافظ
بہر شفاے بیماران | ست کیجے اشارا یا حافظ
تیرے کہا کی جائین کہان | کون ہمارا یا حافظ
چرخ نہ دے چمکا دی ذرا | میرا ستارا یا حافظ
ادھم تیری ہجر نے بس | ہمکو مارا یا حافظ
تیرے سوا کس جا بھی نہین | ہمکو سہارا یا حافظ
جسکا نہین ہے کوئی شفیق | وہ ہے تمھارا یا حافظ
خانۂ دل آباد کرو | تم ہو دل آرا یا حافظ

لب پہ ہے جانِ خستہ حبیب
کر نہ کنارا یا حافظ
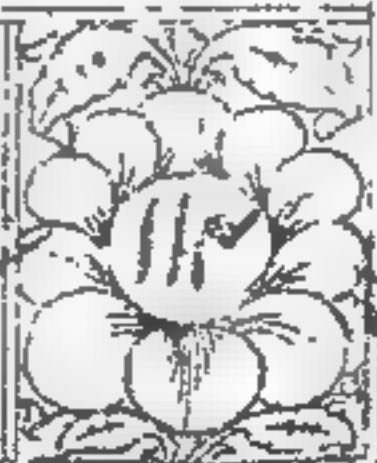
اے جنون کچھ لیا حسن لیلیٰ نے تو حافظ
پھر نہ آیا کوئی نظر دنیا میں سوا حافظ

یک کرشمہ میں کرے دعوا نہ مجنون کا
جبکہ جلوہ تا کسی لیلیٰ کو دکھاؤ حافظ

تاب خورشید قیامت سے اُدھر کیں بڑا
حشر میں ہوویگے جو زیر لوای حافظ

سامنے میرے دو آیا او سے حافظ سمجھا
بات جسنے نہ کیا آئی سمجھ حافظ

آنکھ کی نور کو کہتا ہوں جو میں تو خدا
پتلیوں میں میرے آنکھوں کی ہے جا حافظ

مرحبا صلِّ علیٰ کہتے ہوئی دوڑونگا
نظر آئیگی جو محشر میں لقا حافظ

۱۱۵

خوانِ نعمت سے کیا سیر مجھے حبیب
ہو نہیں مشہور سکتہ نہ ربای حافظ

۹

کوئی پہنچا دے ہمکو سوے حافظ
ہے قبلہ عاشقوں کا کوی حافظ

کروں سجدہ سمجھکر قبلہ جان
ہے محراب حرم ابروے حافظ

کریں مردہ دلونکو دم میں زندہ
دو چشم نرگسین جادوی حافظ

معطر ہو دماغ اہلِ دلون کا
وہ پھولو نہین پھولو نہین پائدان

ہے مشک عنبرین گیسوی حافظ
اگر تربت مین آئے بوی حافظ

تجلی دمبدم رب کی ہے ہردم
یہی اے دل دعا اور مدعا ہے

کلام حق کی صورت روئے حافظ
خدا دکھلائے ہمکو روی حافظ

ہے قد قامت مین قامت کا تصور
قیامت قامتِ دلجوی حافظ

۱۱۶ — ۷
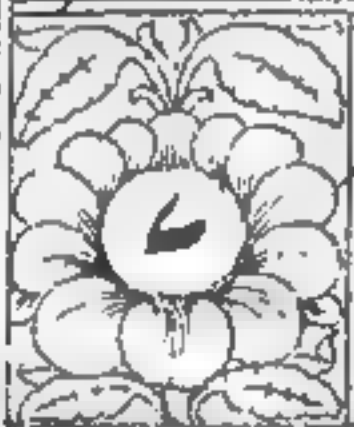
نہال باغ دل اب خشک تر ہے
جیبا کیجے جست جوی حافظ

اپنا بنالو یا پیر حافظ
مجھکو سنبھالو یا پیر حافظ

دنیا و دین کی کل آفتون کو
تم سر سے ٹالو یا پیر حافظ

بوڈھا ہوا ہون در پر پڑا ہون
گھر مین بلالو یا پیر حافظ

سرمے کے بدلے خاک قدم کو
انکھون مین ڈالو یا پیر حافظ

رب دوست مجھسی روٹھی ہوئی ہین
اون کو منا لو یا پیر حافظ
حرص و ہوا کو جلدی ہمارے
دل سے نکالو یا پیر حافظ

عاجز حبیب خستہ کی دل مین
گھر ہی بنا لو یا پیر حافظ

۱۱۷ ۱۵

جلوہ دکھاؤ یا پیر حافظ
رب سے ملاؤ یا پیر حافظ
آنکھوں مین آؤ یا پیر حافظ
مجھہ مین سماؤ یا پیر حافظ
خواجہ سلیمان اور فخر دین کا
صدقہ دلاؤ یا پیر حافظ
اپنا تصور آنکھوں مین میری
جلدی جماؤ یا پیر حافظ
کبر و رعونت حرص و ہوا کو
دل سے مٹاؤ یا پیر حافظ
تن کی مکان مین تم آکی بیٹھو
گھر سے نکالو یا پیر حافظ
اپنے کتابی رد کا سبق کچھہ
ہمکو پڑھاؤ یا پیر حافظ

رو تون کو اپنی صورت دکھا کے
جلدی ہنساؤ یا پیر حافظ

آنکھون مین میری خاک قدم کا
سرمہ لگاؤ یا پیر حافظ

دنیا و دین کی کل آفتون سے
ہمکو بچاؤ یا پیر حافظ

مین ہون سراسر مشتاق صورت
مجھہ مین در آؤ یا پیر حافظ

اپنی گلی کا کتا بنا کے
در پر بٹھاؤ یا پیر حافظ

سب دوست میرے روٹھے ہوئے ہین
ادن کو مناؤ یا پیر حافظ

حاضر ہمارا ہی خانۂ دل
تشریف لاؤ یا پیر حافظ
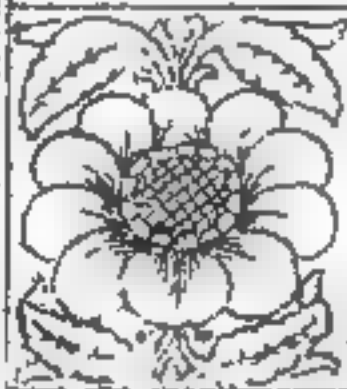
عاجز حبیب خستہ کو اپنے
صورت دکھاؤ یا پیر حافظ
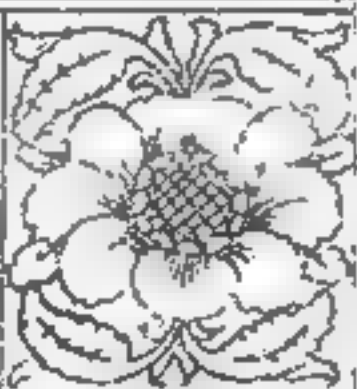
۱۱۸ ردیف عین مہملہ ۱۰

بلند مرتبہ رکھتی ہین عاشقان سماع
ہی گرم چشتیون کے بازار مین ذکر سماع

زمانہ میں کہاں کر اخوان کی ہے شرط ابدال
رہے ہاں کوئی بھی غیبا در میان سماع

اگرچہ تو زاہد و عابد ہیں سکیروں لیکن
بہت ہی کم ہیں یہاں نہیں قدرداں سماع

سو گتھیں ہیں کہ بہتر سماع ہا جم ہے
تھے فن عشق کے استاد عین جان سماع

سماع میں قرب و حضوری نماز میں ہے حجاب
یہ جان تو نکتہ در پردہ عارفان سماع

تو الست کی خو پوربی میں ہی ہے
ذرا تو کیجئے انصاف منکران سماع

بغیر سلسلۂ چشتیہ نشستہ دار ہے بہشت
بتاؤ کون ہے دنیا میں قدرداں سماع

ادھر حضوری ہے غفلت نہیں ہے بالکل
ہیں میں ہشیار صوفیان سماع

یہ فخر نعی رسی سلیمانی فخر حبشی
ہیں بادہ نوشی میں ہشیار سرگران سماع

الٰہی بندہ عاجز حبیب کبریٰ کی
دعا ہے جان بھی نکلے تو درمیان سماع

ردیف فا

آلٰہی بحرمت شیخ المشائخ خواجہ مخدوم حاجی شریف زندنی چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۱۹ ۱۲

عاشقوں کا مقصد ہے خواجہ حاجی شریف
عارفوں کا پیشوا ہے خواجہ حاجی شریف

غم نہیں دشت بلا میں ہوں اگر سرگرداں
کیونکہ میرا رہنما ہے خواجہ حاجی شریف

مشکلیں آسان ہیں یکسر گرانی دور ہے
تو میرا مشکل کشا ہے خواجہ حاجی شریف

کب فقیروں کو ہے پروا بادشاہی کی ہوس
نام تیرا کیمیا ہے خواجہ حاجی شریف

نام ہی آپکا مرض وبا کی واسطے
کیا ہی قانون شفا ہے خواجہ حاجی شریف

کچھ تصدق خواجہ مودود کا دلوائے
بھیک بھیکا کی آگے دھرا ہے خواجہ حاجی شریف

وقت مشکل جو تمہارا نام لالی لیا
اوسکی سب حاجت روا ہے خواجہ حاجی شریف

دست بستہ اپنی عرض حاجت کیلئے
آیا ہر شاہ و گدا ہے خواجہ حاجی شریف

انکا کو چہ حقیقت مین ہی یک دار الشفا
کیون نہو حج در بدر مانند زر
کیون نہو بیما الفت کو اشارت مین شفا

درد کی اپنی دوا ہی خواجہ حاجی شریف
خاک در کی کیمیا ہے خواجہ حاجی شریف
درد مندونکی دوا ہی خواجہ حاجی شریف

ہی حبیبت مین یہ رحم محبوبی زیاد
کون سکتا تجھسوا ہے خواجہ حاجی شریف

وجہ تسمیہ اجمیر شریف کی یہہ ہے کہ آجا نام ایک راجہ کا
تھا راجہاے ہندستان سے ۔ حد غزنین تک کا
ملک بیچ اپنے علاقے کے لایا تھا ۔ اور میر بیچ زبان
ہندی کے پہاڑ کو کہتے ہین ۔ اور دوسری وجہ تسمیہ
اجمیر کی یہہ ہے کہ آجا آفتاب کو کہتے ہین اور میر پہاڑ کو

ای خدا جلد دکھا حضرت اجمیر شریف
کیونکہ یا من ہے میرا حضرت اجمیر شریف

قاصدا پھر خدا حضرت اجمیر شریف
کہہ دے پیغام میرا حضرت اجمیر شریف

پیر چشتی مجھے تو اپنی زیارت کے لئے
جلد در پہ بلا حضرت اجمیر شریف

اولیا سارے براتی میرا خواجہ دولہا
جا کے پھولوں میں بسا حضرت اجمیر شریف

وجد میں اہل صفا رند ہیں ہاں رقص کناں
ہے عجب ذوق غنا حضرت اجمیر شریف

سجدہ کرنا ہے سر جانب سے در خواجہ
قاصدا شوق سے جا حضرت اجمیر شریف

آنکھ اندھے کو ملی بانجھ نے بچہ پایا
کوڑھ کوڑھی کا گیا حضرت اجمیر شریف

قبر میں بیٹھ کے عالم پہ حکومت کر لی
یہ تصرف ہے نیا حضرت اجمیر شریف

پاتے ہیں دل کی مرادیں سبھی اپنی اپنی
آ کے شاہ و گدا حضرت اجمیر شریف

دل میں ہے شوق زیارت سے لبریز خواجہ
ورد ہے صبح و مسا حضرت اجمیر شریف

قاصدا حال دل زار مفصل سارا
عرض کر جا کے ذرا حضرت اجمیر شریف

باغ امید ہار ادس بحر کرم سی تازہ | کوئی خالی نہ پھرا حضرت اجمیر شریف

یہاں سنتا ہی حبیب جگا دیگا تو سحر
یا محمد جلد دکھا حضرت اجمیر شریف

ہی سجدہ گاہِ عاشقان ابروی جانان کیطرف
کیونکر نہ یکسر دل کھنچے زلفِ پریشان کیطرف

ادس رشک لیلی کے لئی کیون دل بھٹکتا ہی مرا
مجنون کی صورت دہونڈتی کوہ و بیابان کیطرف

یہان خفتگانِ خاک سب باہم ہوئی زیر و زبر
ادسکا گذر جب ہوگیا شہرِ خموشان کیطرف

بیٹھے ہوئے ہین یاد مین ادس غیرتِ گلشن کی ہم
باغ ارم نہ جائینگے نہ باغ رضوان کیطرف

حاجت روائی کے لئے اب تو حبیبِ خستہ جان
توسہ کو جانا چاہئے خواجہ سلیمان کی طرف

۱۲۲ ردیف قاف ۷

دلکو ہوا جو حافظِ ہر دو سرا کا عشق
پیدا ہوا اوس عشق سے خیر الوریٰ کا عشق

اسرارِ معنوی کی جو منزل تھی طے ہوئی
رہبر ہوا جو مرشدِ حق رہنما کا عشق

کیونکر نہ ہوئی حشر میں باعث نجات کا
سلطانِ دین امیر عرب مرتضیٰ کا عشق

زاہد نہ بت پرستی سے مانع ہو زینہار
بیشک بتوں سے ہمکو ہوا ہے خدا کا عشق

دنیا میں اور گرمی بازارِ حشر میں
سایہ فگن ہے دامن آلِ عبا کا عشق

جنت کی ہووے زاہد خود کام کو ہوس
دلمیں ہے میرے گلرخ رنگین ادا کا عشق

محبوب بنکے آپ ہی بیٹھا ہے اے حبیب
حاصل ہوا جو مرشد اللہ نما کا عشق

۱۲۳ ۶

ردیف کاف

۲۳ — ۹

لاکھوں ہا پابند محبت میں پھنسا ہے ایک
ہر طرح سب کا معین اور مددگار ہے ایک

ساقیا جام مئے وصل سے کر دے مدہوش
تیرے کوچے میں کھڑا طالب دیدار ہے ایک

سرِ مو فرق جدا اور حقیقت میں نہیں
غور سے دیکھیے تو عشق کا بازار ہے ایک

لفظ میں گرچہ تفاوت ہے دو معنی میں نہیں
مسجد و دیر و حرم کوچۂ دلدار ہے ایک

دو نہیں ہے تو سمجھ لے یہ کنایہ نزدیک
زاہد گوشہ نشین صاحب زنار ہے ایک

اور سب توشۂ دلہا کا تو لٹے جاتے ہیں
پر حبیب دل آشفتہ گنہگار ہے ایک

ردیف لام

۲۴ — ۹

خدایا مجھے کر فدائے رسول
بر آئے رسول اے رہبر اے رسول

مدینے میں مدفن ہو میرا خدا
مجھے اپنی صورت دکھا دے رسول

الٰھی نہ آئے نظر دوسرا
میری چشم دل مین سوا رسول

ابو البشر سی لیکر تا نفخ صور
سبھی ہونگی زیر لواے رسول

پکارینگے محشر مین یہ دوزخی
کہ دیکھو چھوڑ کر آؤ رسول

لحد مین نکیرین سے کیا ہے ڈر
اگر صورت اپنی دکھائی رسول

مین آنکھین ملوں سجدے کرون
ملے گر مجھے نقش پاے رسول

میرے پیر و مرشد میرے رہنما
کہ ہند اولی ہین عطاے رسول

۱۲۵ جہنم ہو مجھپر حرام اے حبیب
اگر خوابمین میرے آئے رسول ۹
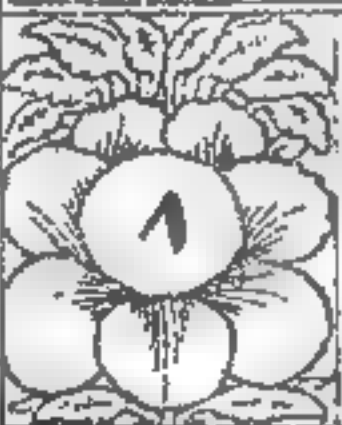
مدینے مین ہمکو بلاؤ رسول
ہمین اپنا روضہ دکھاؤ رسول

علی کے لئے فاطمہ کے لئے
میرے گھر مین تشریف لاؤ رسول

لحد مین نکیرین کے روبرو
مجھے اپنی صورت دکھاؤ رسول

پڑا ہے تباہی مین میرا جہاز
اے یار جلدی لگاؤ رسول

مجھے ہر نفس نفس شیطان سے
بچاؤ بچاؤ بچاؤ رسول

میرے سر مین سودا ہوا آپکا
شراب محبت پلاؤ رسول

نہین لیلیِ عشق سے ہے غرض
مجھے اپنا مجنون بناؤ رسول
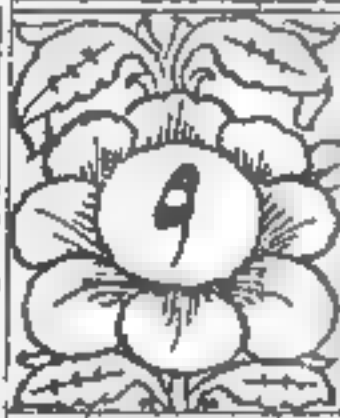
۱۲۶

پڑا قید غم مین تمہارا حبیب
چھڑانیکو جلدی سے آؤ رسول

۹

خواجہ ہند الولی عطاے رسول
عرض ہے مجھ غلام کی مقبول

تیری سرکار مین ہون سائل
کچھ تو ملجائی مجھکو ابن رسول

سگ درگاہ ہے یہ راہ نشین
کچھ تو دلوائی کہ ہے مسئول

منظر مرتضیٰ کے نور ہو تم
شانۂ تابدار زلف بتول

مانگتا ہون تمہارے زلف کی بھیک
سر مو بھیک دیجی ابن رسول

دیکھہ روضی کو کہتی ہین یہ ملک
گرد اوس گنبدِ منوّر کے
حافظِ دو جہان کے صدقے سے

ہی یہانکا عجیب عرض و طول
ہی مراقب کوئی کوئی مشغول
کُل مرادین ہون میرے دلکی قبول

۱۲۷

یا الٰہی طفیل خواجہ کے
کر مطالب حبیب کے تو حصول

۱۳

عشقباز و نگار رہنما ہی دل
جلوہ گر دلمین ہی وہ ماہ لقا
عاشقون کا فقط طبیب نہین
اسکا ڈہانا نہین مناسب ہے
نوجوانی مین تیغِ بران ہی
دنمین ہی افتاب شبمین ہی مہ

منظرِ خلق کی ضیا ہی دل
کہئے پھر کس پہ مبتلا ہی دل
بلکہ ہر درد کی دوا ہی دل
ای یہ تو خانۂ خدا ہی دل
وقت پیری کی یک عصا ہے دل
عینِ ظلمات مین ضیا ہے دل

کیا کریں لیکے چتر شاہی کو
ہمکو پارس ہی کیمیا ہے دل

غوطہ زن ہوکے پایا دریا میں
کچھ عجب دُرِّ بیبہا ہے دل

قید سے خلق کے ہے وہ آزاد
دام میں عشق کے پھنسا ہے دل

قول ہے یہ تمام حکما کا
مُلکِ اعضا میں بادشا ہے دل

یاوہ گوئی سے فائدہ کیا ہے
چپ ہو تجھکو کیا ہوا ہے دل

ہے زمین اور فلک نہاں اسمیں
گنج اسرار سے بھرا ہے دل

۱۲۶

ہے مقولہ یہ دلبروں کا حبیب
کوئی لیکر کے پھر دیا ہے دل

۶

ہر چند ہوں ضعیف دلے نوجوان ہے دل
دنیا میں غنچہ سجدہ میں باغ جنان ہے دل

ایدل ہے تجھمیں جلوہ نما سائی کا تماشا
سچ تو بتا تجھے کہ تیرا گھر کہاں ہے دل

حاجت نہیں جو حال میں اپنا بیاں کروں
گنجِ خفی کے گنج کا خود رازداں ہے دل

لاتا ہی کب وہ غیر کو اپنی خیال مین
اپنا وہ آپ دیکھے خوب پاسبان ہی دل

لوح و قلم ہی عرش ہی کرسی ہی تیرے کہین
تجھ مین زمین تیرے مین عیان آسمان ہی دل

۱۲۹

نسبت ہے اسکو قلب حقیقی سے اسلئے
قائم ہی حبیب ایک کی نہان ہی دل

۱۴۰

سب بندون کا تو ہی خدا یا کل الکل منک الکل
ہی ذات تیری بیچون و چرا یا کل الکل منک الکل
تو ہی احمد اور واحد تو ہی صنم ہی اور صمد
کوئی نہین ہی تیرے سوا یا کل الکل منک الکل
جملہ رسل اور جملہ نبی غوث و قطب اور سارے ولی
سب قطرے ہین اور تو دریا یا کل الکل منک الکل
تجھسے حوا تجھسے آدم تجھسے ہر ذرہ ہزار عالم

سبکو کیا تو نے پیدا یا کلّ الکلّ منک الکل

تو پاس میرے ہون گلین بھی کس سے نہان تیری خوشبو

کب بحر سے ہووے قطرہ جدا یا کلّ الکلّ منک الکل

گر شیخ کی تعلیم تجھے اور تو نے بھی کچھ لذت پائی

یہہ شغل ترا اپنا رکھیو سدا یا کلّ الکلّ منک الکل

جلوہ نما ہے تو مجھمین تو مجھمین ہے مین ہون تجھمین

مین تیرا ہون تو ہے میرا یا کلّ الکلّ منک الکل

مین ہون حادث تو ہے قدیم مین ہون عاصی تو ہے رحیم

ذات سے کب ہے صفت جدا یا کلّ الکلّ منک الکل

تھا تو کنز مخفی مین مین علم مین تھا وہان بھی تیرے
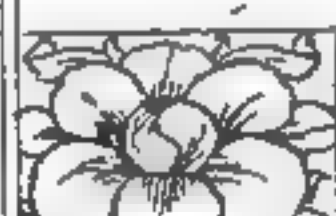
مین ہون سایہ تجھ سہ کا یا کلّ الکلّ منک الکل

جو تجھ میں فنا اپنے کو کیا وہ پہنچا اپنے مقصد کو

اپنا عاشق آپ بنا یا کلّ الکلِ منک الکل

جس سمت پہ ڈالی میں نے نظر وحدت ہی تیری ہاں آئی نظر
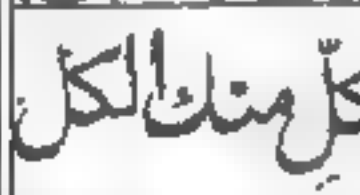
اُٹھ گیا پردہ کثرت کا یا کلّ الکلِ منک الکل

اپنی صورت پر خلقت جب آپنی کی خود آدم کی

انسان کا ہوا سبکو دہوکا یا کلّ الکل منک الکل
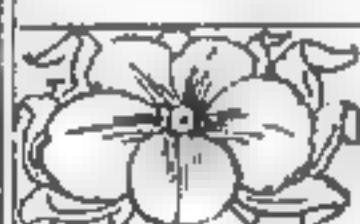
جب کُل میں تجلی کیا ظہور میرے صاحب میر حضور
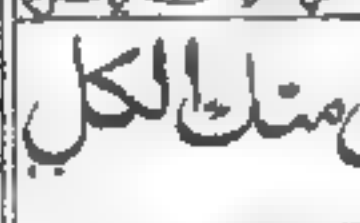
کسنے بولا قالوا بلیٰ یا کلّ الکل منک الکل

مسکین حبیب کی ہی تجھسے دعا ہر شام و سحر

اب پردہ اُٹھا دے غفلت کا یا کلّ الکل منک الکل

اشارے سب ہیں لکھانیکی قابل

نہیں کوئی انکھیں لکھانیکی قابل

یہہ پردے مین لیلی نی مجنون کو بولا
یہہ صورت ہی تیری دکھانیکی قابل

ملی خاکِ پا یار کی تب مین بولا
یہہ سرمہ ملا ہی لگانیکے قابل

جو مرشد کو دیکھا وہ خوش ہو کر بولا
یہہ صورت ہی دلمین جمانیکی قابل

ہین قدم مبارک محمد نبی کے
فرشتونکی آنکھین بچھانیکی قابل

سمجھ لے کہ ہی علم نقطی کی اندر
یہہ رازِ خفی ہی چھپانیکے قابل

مجھے دیکھ استادِ معنی نی بولا
یہہ لڑکا ہی مکتب مین آنیکی قابل

اسے دیو وصلی جانِ صنم کی
ہی سیرے پڑہانی لکھانی کی قابل

خدا کی عنایت سے ملتی ہی نعمت
یہہ دولت نہین ہی لٹانیکی قابل

حبیب آپ ہی اپنا محبوب تو ہی
یہہ حرفِ دوئی ہی مٹانیکی قابل

یا نبی پھر خدا کیجیے امت پہ کرم
آپکے در بے سوا جائین کہان کہیے ہم

یا نبی آپکا کہلا کے کہان جاے غریب
مجھکو از بس کہ ستاتا ہی زمانیکا الم

تم پہ روشن ہے مرا حال ہین جب عرض
چشم رحمت سے ادھر دیکھیے شاہ امم

یا نبی جلد بچا لیجیے اس کشتی کو
بحر عصیان کے تلاطم سے نہ ڈوبین کہین ہم

۳۲ — ۱۰

کیجیے سرور حبیب دل خستہ کا دل
اندنون آکے گھیرا ہی اوسے حسرت و غم

نہ نام لین کبھی کار کھین نہ کام کلام
جو کام ہی ہمین تجھسے ہی اب خود کام

نہ نام سے ہمین مطلب طلب نہ طلب کی
یہی طلب ہی کہ ہر دم لیا کرین ترا نام

فلک پہ نام جگت سے ہو گیا پنہان
کہ پھر وہ مہر برآمد ہوا ہی بر سر بام

ق

دکھائی لوگ ہمین انگلیون سے مثل ہلال
رہی وہ ماہ کے ہم گھر ہی مین صبح و شام

کرینگی رشک چمن آکے گل گھر شگفتہ گل
زبانی اوس گل رعنا کی لائی لوگ پیام

اگرچہ وعدۂ خوبان نمی سازد
ہو وفا ھی کر دھوکی مین اپنا کام تمام

کوئی چلا نہ کبھی راہ ان حسینون کی
ہر ایک نقش قدم ہی مثال حلقۂ دام

بجاست مشرب ما مشرب دگر دارد
حلال مشرب عشاق مین ہی آب حرام

حرم مین دیر مین ہی جلوہ رخ دکا کل
نہ چھوٹی آپکے کافر نہ صب حسب اسلام

جبیب وقت مصیبت کے نام قطعہ کا
تو پڑھ کی بھیج نبی پر سدا صلواۃ وسلام

۱۰ — ۲۲

دلمین اوسکو جلوہ گر پاتی ہین ہم
شکر خالق کا بجا لاتی ہین ہم

سامنے اوس گل کی جب جاتی ہین ہم
بلبل دل تجھکو بہلاتی ہین ہم

سب مین ہی جلوہ عیان اوس شوخ کا
کونسی شی مین نہین پاتی ہین ہم

یاد صورت مین وہ گل رخسار کے
جانب صحرا نکلجاتی ہین ہم

ہو گئی برباد تب کچھ در ملا
چھوڑ کر کچھ در کہان جاتی ہین ہم

فائدہ اتنا ملا ارشاد سے
مظہرِ گل یار کو پاتے ہیں ہم

دیکھتے ہیں چشمِ باطن سے اگر
آپ میں ظاہر اسے پاتے ہیں ہم

روبرو آتی ہے جب تصویرِ یار
اس دلِ غمگین کو خوش پاتے ہیں ہم

نغمۂ دل سے تجھے ہم نے سنا
ذکر اللہ ہو کا سنواتے ہیں ہم

۱۳۴

توشۂ عقبیٰ سمجھ کر اے حبیب
نام حافظ کا لیے جاتے ہیں ہم

۷

پروانہ نمط شمع پہ دن رات جلے ہم
پروا نکئے جان کی سر تک نہ ٹلے ہم

شمعِ رخِ دلدار پہ دن رات جلے ہم
پروا نہ کیا دینے سے سر کی نہ ٹلے ہم

بو عطر کی پیدا ہو بدن سے تو عجب کیا
خاکِ درِ دلدار ادا اس پہ ملے ہم

کیوں عارضِ گلرنگ کے ذوق کا کھلے گل
دن رات ہیں اوس لعل کے سایہ تلے ہم

ق

مرغانِ چمن خوش ہو بفصلِ گل آئی
پھر بالِ صیاد سے جا باغ کو چلے ہم

دہان تنگ دندان زیر کف پائے صنم ہے
سر تا بقدم آتش حسرت سے جلے ہم

۳۵ — ۶

حافظ ہون دل و دین کے حبیب اپنے نکو
رہتے ہین انہین قدمونکے سایہ تلے ہم

یا زمزم مین ہے تو کبھی مسجد اقصیٰ مین ہم
ساغر و شیشہ مین ہم ہین خم و خمخانہ مین ہم

عکس مین آئینہ مین جوہر مین ہم نامہ(?) مین
رنگ مین بو مین ہوا مین گل و گلزار مین ہم

اصل کو چھوڑ کے ہم آئے ہین آب و گل مین
سر بسر باعث تعمیر ہین بس دار(?) زمین ہم

کبھی وحشی ہین جو صحرا کے عالم سے پرے
ہین کبھی بلبل محبت کسی گلزار مین ہم

رہ [illegible] قلب مین وابستہ ہے جلوہ کسکا
ہین شب و روز اسی بحث مین تکرار مین ہم

۱۳۶ — ۶

حافظ خلق کی رہائی ہے غلامی ہمسے
ای حبیب آئے ہین فیض کے دربار مین ہم

راہ ملتی نہین کوچہ کی جو ملین یار سے ہم
ہر طرف پھرتے ہین ڈھونڈتے ہوئے بیزار ہم

محفل یاں ہمانست بے باکی ست
سر پٹکتے ہین کہکر در و دیوار سے ہم

مے بھی ہے ابر بھی ہے باغ بھی ہے یار نہین
کیون نہ برسائین لہو دیدۂ خونبار سے ہم

کچھہ تو دے یا صدا اے فقیرونکو بھی خیر
ہاتھہ خالی تو نکجا ہین تیرے دربار سے ہم

جب سے ساقی نے دیا جام مے گلگون کا
چشم اغیار مین کھٹکے ہین دلا خار سے ہم

۱۳۶

سایۂ دامن حافظ کی ہوس ہے جو حبیب
دور کے ملتے ہین گلی پیرہن یار سے ہم

۱۰

گاہ صوفی باصفا ہین ہم
کبھی بندہ بتون کے پیشوا ہین ہم

شان جسمین ہے کبریائی کی
آج اوس بت کے مبتلا ہین ہم

مین نہ مانو نگا مین نہ مانونگا
لاکھہ گر بولین بت خدا ہین ہم

رند ہین ہم ازل سے ای زاہد
کون کہتا ہے پارسا ہین ہم

کبھی بیٹھے ہین بنکے مست الست
کہہ فقیرون مین بانوا ہین ہم

چھیڑ تو مت ہمین تو اے زاہد | شاہِ اجمیر کے گدا ہین ہم
گاہ عاشق بنے ہین خود نے | کبھی معشوقِ خوش ادا ہین ہم
حال ہر آن سے ہے نیا اپنا | گہہ فنا ہم ہین گہہ بقا ہین ہم
آپ بیمار ہین اور آپ طبیب | درد کی اپنے خود دوا ہین ہم

۱۳۸

مانگنے سے حبیب عار نکر
بھیک ملجائے بینوا ہین ہم

۱۳
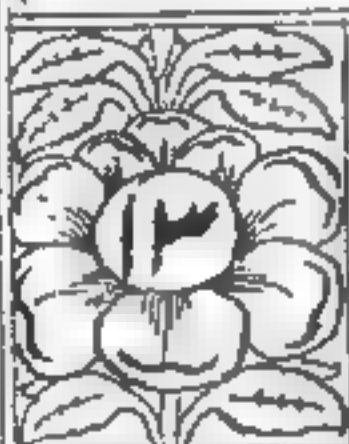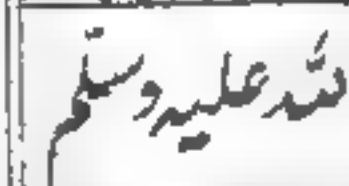
احمدِ مرسل شاہِ امم صلّی اللہ علیہ وسلّم
کیجئے مجھپہ لطف و کرم صلّی اللہ علیہ وسلّم
سرورِ عالم شافع اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم
جسمِ مطہر نورِ مجسّم صلّی اللہ علیہ وسلّم
بول تو اے دل ہر اک دم صلّی اللہ علیہ وسلّم
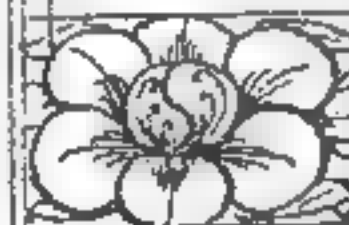
قالبِ احسان جانِ کرم صلی اللہ علیہ وسلم

عینِ بصر میں ہر پل آؤ خانۂ دیدہ کعبہ بناؤ

منزلِ سینہ کیجے حرم صلی اللہ علیہ وسلم

ہے وہ بشرِ لولاک لما پایہ ہے ادنیٰ جسکا دنے

اِن ھو وحیٌ مع اتم صلی اللہ علیہ وسلم

وصفِ بصر مازاغ بصر شمس ضحیٰ روی انور

لیلۃ الاسرٰی طرۂ خم صلی اللہ علیہ وسلم

زیر و زبر ہو طائرِ جاں تنکا قفس ہو جائے رواں

سر ہو تمھارے زیرِ قدم صلی اللہ علیہ وسلم

ہائے وہ بھنویں محرابِ دعا عین حرم ہے بلکہ دلا

سر ہیں ادو سجا یکسر خم صلی اللہ علیہ وسلم

کوئی نہ تجھسا محرم حق ہی بھید ہی اہلِ حق کا سبق
رحمتِ حق تجھپر دائم صلی اللہ علیہ وسلم

زنگ دوئی کا دل سے مٹے نقشِ تہہ اسمین جمے
ہستی اپنی بھولین ہم صلی اللہ علیہ وسلم

رب مین عرب مین تجھ ہی بھید ہو آیا نعلین سمیت
عرشِ برین پر رکھا ہی قدم صلی اللہ علیہ وسلم

جز لا الہ الا اللہ کبھی نہ نکلا منھ سے لا
آپ سے ہر دم کہتے نعم صلی اللہ علیہ وسلم

سرمہ سا آنکھون مین لگاؤن تیرے حبیب اپنے مین سماؤن
ملجائے جو اونکی خاکِ قدم صلی اللہ علیہ وسلم

۳۶ ۱۱

تیری درکا آسرا خواجہ جلال الدین دم
ہی تجھی صبح و مسا خواجہ جلال الدین دم

میری مولا میرے مرشد میرے قطب میرے پیر
بخشدیں میری خطا خواجہ جلال الدین روم

ازبرائے شمس تبریزی خاکِ بوتراب
چمکے یہ ذرہ ذرا خواجہ جلال الدین روم

بھیک مجھکو خواجگانِ چشت کے دربار سے
کچھ تو ملتی بھلا خواجہ جلال الدین روم

مثنوی کے سب سرار پنہاں ہوں عیاں
کر مدد بہرِ خدا خواجہ جلال الدین روم

حلِ مشکل کیجئے مجھ بے سر و سامان کی
از پئے مشکل کشا خواجہ جلال الدین روم

بن کھلی از بس ہے کھل جائے میرے دل کی کلی
آپ ہیں غنچہ کشا خواجہ جلال الدین روم

سلجھے الجھی زلف ہو اور پیچ و تاب سب
جسکے ہاں ہو عقدہ کشا خواجہ جلال الدین روم

خواب میں تشریف لا بیدار کر خوابیدہ بخت
چہرۂ انور دکھا خواجہ جلال الدین روم

نزع میں اور گور میں اور حشر کے بازار میں
سر پہ ہو سایہ تیرا خواجہ جلال الدین روم

۱۲۰ بندۂ عاجز حبیبِ خستہ تن کے حال پر
کر نظر بہرِ خدا خواجہ جلال الدین روم ۹

عرض کرکے ابو العلا کو ہم — ہان دلا حقِّ دلربا کو ہم

تا برآئے ہمارے دل کی امید — ہے چلے اجمیرِ مدعا کو ہم

تا سفارش کرین وہ خواجہ ہے — ہاتھ باندھے کھڑے دعا کو ہم

زیر دیوار یار رہتے ہین — کیا کرین سایۂ ہما کو ہم

اکبر آباد مین ہین آپہنچے — ہے اگچے دریہ التجا کو ہم

روضۂ پاک کی زیارت کی — پائے یہان نورِ مصطفےٰ کو ہم

خاکِ درگاہِ پاک ہی اکسیر — کیا کرین لیکے کیمیا کو ہم

ق

عرض اتنی کرین وہ خواجہ ہے — پائینگے اپنے مدعا کو ہم

۱۴۱ — ہی کمینہ جو تیری در کا حبیب — لیکے حاضر ہین اِس گدا کو ہم — ۶

وقف ہوئے جو رمزِ فناء الفنا ہے ہم — اور جانے کوئی بھید بقاء البقا ہے ہم

کرتا ہمین ہی یار نظر اسلیے مدام
منھہ ڈھانپ کر کے بیٹھے ہین تیرے شرم و حیا سے ہم

حاصل ہوئین مراد ہماری یک آن مین
مانگے دعا جو ہاتھہ اوٹھا کے خدا سے ہم

اکسیر کی ہے ہمین ملی خاکِ کربلا
کیونکر نہ بیٹھین ہاتھہ اوٹھا کیمیا سے ہم

ہو وقتِ مرگ دولتِ دیدار کیا عجب
رکھتے ہین یہی امید رسول خدا سے ہم

۱۴۳

قدمون تلک چلیت ہین ہمارے ہاتھہ
آنکھون کو اپنے ملتے ہین نقشِ پا سے ہم

۶

یار کے نام پر فدا ہین ہم
طالبِ وصل کب بیا ہین ہم

خود فراموش ہو کے بیٹھے ہین
کیا کہین کس کے آشنا ہین ہم

جسمین پیدا ہے شانِ حضرتِ حق
اوسی دلبر کے آشنا ہین ہم

بخدا آفتابِ وحدت کے
عکس ہین نور ہین ضیا ہین ہم

کھل گیا جب تجددِ امثال
گہے فانی گہے بقا ہین ہم

بادشاہت کی کیا حبیبؔ ہے ہوس
خیر آباد کے گدا ہین ہم

عدم سے آئے ہین ہستی مین پھر بھی جائینگے عدم
ہماری ہستی موہوم ہے عدم کی عدم

خیال آمد و رفت نفس کا رکھہ ہر دم
فنا بقا کی تجلی مین ہے تو ہر اک دم

مدام ہو تو نظر بر قدم اگر ہے عقل
یہہ دائرے سے تو باہر کہین نجائے قدم

قدیم علم مین ہین ظہور مین حادث
ہمارا دیکھو ظہور ہے حدوث بھی ہے قدم

حبیبؔ قطرہ ہے اور ذات تیری بحر عطا
تو اوسکے حال پہ کر اے کریم اپنا کرم

جلوہ نما فقط ہین دیر و حرم مین ہم
گاہی صنم پرست ہین گاہی صنم مین ہم

اپنا نہین ہے حال کبھی ایک حال پر
فرحت مین ہم ہین اور کبھی رنج و غم مین ہم

ہستی کا ہمکو اپنی نہین کچھہ بھی اعتبار
ملک عدم سے آئے چلے پھر عدم مین ہم

دریا مین گاہ دشت مین گاہے کوہسار مین
گھہ بت شکن تھے ہم کبھی بت تراش تھے
ہستی مین نیست رہتے ہین اور نیستی مین ہست

بندے عرب کے ہین کبھی ملک عجم مین ہم
گھہ تھے مین بت پرست مین بیت الصنم مین ہم
گاہے فنا ہین گاہ بقا ایکدم مین ہم

۱۴۴

ملکوت مین جلیس ملایک سے مل گئے
ناسوت سے گذرتے ہی بس یکقدم مین ہم

۱۴۵

مین تو تمھارے درکا گدا ہون یا شیخ عالم اللہ ارحم
اور جان و دل سے تم پہ فدا ہون یا شیخ عالم اللہ ارحم
کب حال میرا تم سے نہان ہی سب دلکا مقصد تم پہ عیان ہی
دیکھو تمھارے در پہ پڑا ہون یا شیخ عالم اللہ ارحم
تم دستگیر درماندگان ہو تم چارہ ساز بیچارگان ہو
کیسی بلا مین مین مبتلا ہون یا شیخ عالم اللہ ارحم

ہوں نام لیوا ہندلوی کا خواجہ سلیمان چشتی ولی کا

ابدر فخر دین کے در پہ پڑا ہوں یا شیخ عالم اللہ ارحم

سنتا نہیں ہے کوئی ہماری ہم پر مدد ہو حافظ تمہاری

کتا تمہارے در کا بنا ہوں یا شیخ عالم اللہ ارحم

عالم تمہارا محو لقا ہے پھر شور مجنون پیدا ہوا ہے

میں دست بستہ یہہ کہہ رہا ہوں یا شیخ عالم اللہ ارحم

دونوں جہاں کے تم ہو وسیلہ اے میرے کعبہ اے میرے قبلہ

میں معصیت میں بس مبتلا ہوں یا شیخ عالم اللہ ارحم

تم ہو دوائے کل درد مندان حاجت روائے کل مستمندان

میں بھی تمہارے در پہ کھڑا ہوں یا شیخ عالم اللہ ارحم

کوئی نہیں ہے دیکھو ہمارا لیکن ہے تیرے در کا سہارا

گرچہ مین محو جرم و خطا ہون یا شیخ عالم للہ ارحم

فرماؤ جلدی منہ سے تم اپنے تا حل مشکل ہووے ہماری

صورت تمہاری مین تک رہا ہون یا شیخ عالم للہ ارحم

مین دیکھ تمکو حیرت زدہ ہون بلکہ سراپا محو لقا ہون

نقش کف پا مین ہو چکا ہون یا شیخ عالم للہ ارحم

حافظ تمہین ہو ناصر تمہین ہو ہادی تمہین ہو حامی تمہین ہو

سب کچھ کیا ہون اور کر رہا ہون یا شیخ عالم للہ ارحم

خالی نجا دین در سے تمہارے گل ہون مطالب حاصل ہمارے

اب نام تیرا مین پڑھ رہا ہون یا شیخ عالم للہ ارحم

ہو تین حبیب خستہ کمینہ کر پار جلدی میرا سفینہ

مین خود سراپا دست دعا ہون یا شیخ عالم للہ ارحم

۱۴۶ ردیف نون ۱۰

دلا تو دل سی مدام ہو جا نبی کی صدقِ علی کی قربان
ہین انس و جن جان و تن سراپا نبی کی صدقِ علی کی قربان

تو کیون ہی گردش مین اتنا گردون سبب جگر کا ہمسی کہدی
تو ہنسکی بولا مین ہو رہا ہون نبی کی صدقِ علی کی قربان

کشش نے آہن بنایا کہ بطنِ مادر مین ہمکو سوجھا
زبانسی اپنے وہان بھی نکلا نبی کی صدقِ علی کی قربان

جو ہوگا محشر کا روز برپا تو ہوگا پرسش کا سب کی موقع
کہونگا حق کی مین روبرو جا نبی کی صدقِ علی کی قربان

امام ضامن کی ہی ضمانت زبان کیتی ہے ہم سلامت
ہو تن بجان و دل سی برپا نبی کی صدقِ علی کی قربان

وہی ہی مقبول کبریا کا وہی تو معشوق ہی خدا کا
کہا ہی ہوکر کے جسنے شیدا نبی کی صدقے علی کی قربان

اگرچہ طالب ہی تو خدا کا طلب ہی مطلوب کی جو پیدا
تو عین مطلب جان بابا نبی کی صدقے علی کی قربان

نہ انس جن جان سی ہیں شیدا نہ حور کی سر میں جی وہی سودا
کہ ایک عالم کو ہمنے دیکھا نبی کی صدقے علی کی قربان

ہر ذرہ ہی زمین کو سودا ستارۂ مہر مہ کا چمکا
فلک پہ ہمنی ملک کو دیکھا نبی کی صدقے علی کی قربان

خود اپنے اسما خدا نے بخشا عزیز کر کے رحیم بولا
حبیب کیونکر نہو سراپا نبی کی صدقے علی کی قربان

دیکھا ہی جبسی دوست عیاں کا وطن		بھولا ہو نہیں ہر ایک طرح صدرکا وطن

مین ہون مریضِ عشق نہ آئے پاس اے مسیح
دار الشفا ہے احمدِ مختار کا وطن

جنت کی آرزو جو کرین کیا غرض ہمین
بس ہے ہمارے واسطے اوس یار کا وطن

رندِ ازل ہین ہم نہین دیر و حرم سے غرض
کعبہ ہے مجکو حافظِ دینِ خدا کا وطن

نکلے سو نہ اور کہین گھر بنائیے
اس شہر ہے قریب ہے سرکار کا وطن

جنت مین دل اوچاٹ ہو گیا کر اسے
یاد آگیا جو نانیہ بھی لدا کا وطن

۱۴۹

مین ہون حبیبِ مجیب یہ محبوب کا کرم
گھر بن گیا ہے میرا میرے یار کا وطن

۱۵۰

یا خدا محمد لقای شیخین
جلد دکھلا دے برائے شیخین

نام ہے جنکا ابابکر و عمر
کون ہے ایسا سوائے شیخین

جیسے اولاد سی ہوتی ہے ولا
تھی محمد کو ولائے شیخین

رای زن ہوتے تھے حضرت اونسے
واہ کیا خوب تھے رائے شیخین

روضہ پاک مین جتے رہتے ہین دو
رشکِ فردوس ہی جاے شیخین

اوس سے راضی ہین شہ لا احصے
جسکو حاصل ہی رضاے شیخین

پیار کرتے ہین محمد اوسکو
جو کہ ہی دل سے فداے شیخین

روز و شب مہر سی شاہ والنجم
دیکھتے بدر لقاے شیخین

مومنو ہی یہی اصلِ ایمان
بخدا عشق و ولاے شیخین

یہہ دعا ہی میری ای بار خدا
کہ رہون محوِ لقاے شیخین

گر ہو عارض سی معارض اختر
مہ ہو انگشت نماے شیخین

میری حاجت ہو روا اے شہِ دین
پے ختنین و براے شیخین

بارہا خسروِ مازاغ بصر
کئے خود آپ ثناے شیخین

بادشاہو ہی حبیبِ خستہ
فخر رکھتے ہین گداے شیخین

۱۴۹ ۷

یہ دلکو راحت ملی ہی جبسے تمھارے درکا گدا ہوا ہون

بشکل ظاہر جدا ہون تمسے بچشم باطن ملا ہوا ہون
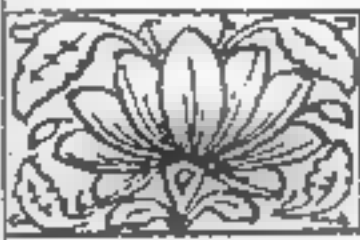
پلا دیا ساقی نے مجھکو جرعہ شراب الفت کا اپنے کیسا

سرور باقی ہی اوسکا ابتک کہ مثل ساغر بھرا ہوا ہون

مین ہاتھ پکڑا ہون جسکا ہی شرم اونکی تمھین کو مولا

سنبھال لیجو سنبھال لیجو یہ بوجھ سر پر اوٹھا لیا ہون

ہماری کچھ بھی نتھی حقیقت تمھارے در سی ملی ہی عزت

خراب ہونے نہ دیجو صاحب تمھارے گھر کا بنا ہوا ہون

تمھین کو مذہب تمھین کو ملت تمھین کو ایمان جانتا ہون

مین دیر و کعبہ سے آنکر اب تمھارے در پر کھڑا ہوا ہون

مین اونکی محفل کی شور و گرمی کا یار دم سے بیان کرون کیا

که سر سی پا تک جلا هوا هون جلا هوا هون جلا هوا هون

حبیب عاشق هون ایک در کا قدم نهین لغزشون مین سر کا

جناب حافظ یه جان و دل سی فدا هوا هون فدا هوا هون

۱۵۰

۹

یهه بات اپنی تو سمجهی دانا که یار مجهه مین مین یار مین هون

نهین هے اسمین ذرا بهی دهوکا که یار مجهه مین مین یار مین هون

وهی هی دل مین وهی نظر مین وهی هی حاضر وهی هی غائب

نهین هے کچهه فرق اسمین اصلا که یار مجهه مین مین یار مین هون

کبهی تو روتا هون آه بهر کر کبهی تو هنستا هون کهل کهلا کے

فراق مین بهی وصال کیسا که یار مجهه مین مین یار مین هون

اوسیکا مین هون وهی هی میرا مین اوسکو دیکهون وه مجهکو دیکهی

یه فی الحقیقت هے قول سچا که یار مجهه مین مین یار مین هون

وہ رب کے اول وہ سب سے آخر وہ سب مین ظاہر وہ ہی باطن

عجب طرح کا یہ ہی تماشا کہ یار مجھمین مین یار مین ہون

وہ پاس میرے مین پاس اوسکی وہ دور کب ہی مین دور کب ہون

ہوا ہی اب تو وصال ایسا کہ یار مجھمین مین یار مین ہون

وہی زمین پہ وہی فلک پر وہی ہی ہر چار سمت اے دل

ہی شش جہت مین اوسی کا جلوہ کہ یار مجھمین مین یار مین ہون

لکھا انا یاد دستون کو کہا جو کچھ آپ ہین وہ مین ہون

حبیب جب سے نظر مین آیا کہ یار مجھمین مین یار مین ہون

دیوینگی بھر کر جام سرا حسن حسین

روح رواں دو سبط پیمبر حسن حسین

دریوزہ گر دو در کی ہین غوث و قطب تمام

بعد علی ہین ساقی کوثر حسن حسین

ہان فاطمہ علی کی ہین دلبر حسن حسین

دونو جہان کی ہین سرور حسن حسین

اس منتظر کے خواب میں تشریف لائیے
دکھلائیے وہ روئے منور حسن حسین

طاقت ہے طاق کون کرے اونکی ہمسری
قوت میں اور زور میں بہتر حسن حسین

دفتر میں زائروں کے لکھا جائے میرا نام
دکھلائیں مجھکو گنبد انور حسن حسین

اللہ کے نبی ہمیں ان سب سے دیں نجات
رنج و الم ہے غم ہے جو ہم پر حسن حسین

نانا ہیں آفتاب پدر ماہتاب ہیں
اور دو سپہر ہیں انکے دو اختر حسن حسین

دونو شہید ہوگئے امت کے ہاتھ سے
دوش نبی پہ رہتے تھے اکثر حسن حسین

دنیا کی فکر ہے نہ تو عقبی کا خوف ہے
بیٹھا ہوں جب سے آپکے در پر حسن حسین

قطرے کو دریا ذرے کو کرتے ہیں آفتاب
جسپر کہ مہرباں ہیں ان اکثر حسن حسین

سالک کو راہ عشق کی منزل دکھائیے
اے میرے خضر مرشد رہبر حسن حسین

حق سے گناہگاروں کو خود بخشوائینگے
بخشش کیواسطے ہیں مقرر حسن حسین

جو مانگتا ہوں سنتے ہی دیتے ہیں وہ مجھے
کیا مہرباں ہیں میرے اوپر حسن حسین

بابا فقیر ہیں ہمیں ملی بھیک کچھ
در پہ لگائے ہیں بستر حسن حسین

۱۵۲ — ۵

کیا آفتاب حشر کا ہو خوف اے حبیب
سایہ فگن ہیں جن کے سر پہ ابر حسن حسین

جہاں میں کون ہے جس کا کہ تو حبیب نہیں
ہمارے درد کا تیرے سوا طبیب نہیں

کیوں ہو عشرت و آرام ہم سے کوسوں دور
کہ دلبر اپنے دل زار کے قریب نہیں

گناہگار ہوں میں اور گناہ بخش ہو تم
کرم غریب پہ کیجے تو کچھ عجیب نہیں

پری دوئی ہے یہ دلبر کی خلوت اخلاص
سوا اپنے خود دلی کوئی رقیب نہیں

۱۵۳ — ۱۱

وہ آفتاب کرے جام مے عطا سب کو
ذرا بھی فکر سوئے بندۂ حبیب نہیں

بادشاہ دو سرا حضرت غوث الثقلین
حامی شاہ و گدا حضرت غوث الثقلین

مست و مدہوش بنا حضرت غوث الثقلین
جام الفت کا پلا حضرت غوث الثقلین

ہفت اقلیم کے شاہوں پہ شرف رکھتے ہیں
آپکی درگاہ کا گدا حضرت غوث الثقلین

دربدرہ شاہ شہاں ہیں پھرن مثل بدر
چشت کے در پہ بٹھا حضرت غوث الثقلین

کر سفارش میری اب خواجہ معین الدین سے
رحم کر بہر خدا حضرت غوث الثقلین

پیر و مرشد ہیں میرے آپکی فرزند رشید
کچھ مجھے اور نہیں دلا حضرت غوث الثقلین

آپکی نام مبارک پہ شہنشاہ جہاں
جان و دل سے ہوں فدا حضرت غوث الثقلین

ہاتھ باندھے ہوے در پر تو کھڑا ہو جا خضر
تک ادہر دیکھو ذرا حضرت غوث الثقلین

رحم کر مجھپہ لیے فخر زمان فخر الدین
حال مضطر ہے میرا حضرت غوث الثقلین

آپ محبوب خدا آپ ہو معشوق الٰہ
بحر سے پار آ خدا حضرت غوث الثقلین

ملتجی آپکی دربار میں ہے خستہ حبیب
نظر لطف ہو وا حضرت غوث الثقلین

بادشاہ زمان معین الدین
خواجۂ خوجگان معین الدین

تم نواسے ہو ختمِ مرسل کے
دار بان جسکے جبرئیل امین

اسد اللہ کے آپ ہو پوتے
مصطفےٰ کے ہو آپ جانشین

گنبدِ خواجۂ دو عالم کے
ہوتے صدقے ہین دل سے حورِ عین

جو کہ بیعت یہہ سلسلے مین کیا
دیدیا اوسکو حق نے خلدِ برین

آ کے روضے پہ جو دعا مانگے
سب ملائک بھی کہتے ہین آمین

ہوتے جاتے ہین اس گھر نہین
اہلِ تلوین صاحبِ تمکین

چشمِ الطاف سے ذرا دیکھو
اندنون مین بہت ہون زار و حزین

حالِ دل اپنا کس سے عرض کرین
تم سوائے ہمارا کوئی نہین

ہر جگہہ آپ کی حکومت ہے
آسمانون سے لیکے تا بزمین

۱۵۵
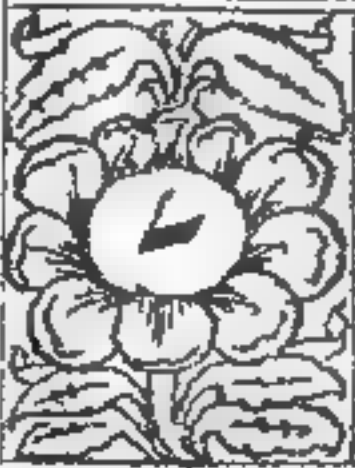
شاہِ ہندوستان مدد کیجے
ہے غلام آپکا حبیبِ کمین

۷

مبدء جود و سخا تمکو کہون یا نہ کہون
منبع فیض و عطا تمکو کہون یا نہ کہون

تم محمد کی نواسی ہو علی کی پوتی
شافع روز جزا تمکو کہون یا نہ کہون

ای میری خواجہ سلیمان کی وزیر اعظم
آصف شہر سبا تمکو کہون یا نہ کہون

عقدے حل شاہ و گدا دونکی کیا کرتی ہو
بحر اسرار خدا تمکو کہون یا نہ کہون

مجھکو ہر رنج و مصیبت سے بچا لیتی ہو
دافع رنج و بلا تمکو کہون یا نہ کہون

تم ہو والا علی نام خدا حافظ دین
مظہر نور خدا تمکو کہون یا نہ کہون

تم ہو محبوب خدا مین ہون جلیب ناچیز
ذرۃ التاج ولا تمکو کہون یا نہ کہون

حال فرقت کا بھلا تمسی کہون یا نہ کہون
سبب رنج و بلا تمسی کہون یا نہ کہون

ہیں جو سالک جو کبھی راہ مین وقفہ ہو جائے
مرشد راہنما تمسی کہون یا نہ کہون

ہاتھ پکڑ لیتی تھین لاج ہی اید ست خدا
حال دل صبح و مسا تمسے کہون یا نہ کہون

میری تقدیر معلق کو بدل سکتے ہو
اپنی قسمت کا لکھا تمسی کہوں یا نکہوں

مجھپہ جو لوگ ستم اور کرم کرتے ہیں
مرشد شاہ و گدا تمسی کہوں یا نکہوں

خیر آباد کا رہتا ہی تصور مجھکو
ای میرے عقدہ کشا تمسی کہوں یا نکہوں

۱۵۷

تنگ کرتا ہی حبیب جگر افگار کو ہجر
ای شہ رضوی سیما تمسے کہوں یا نکہوں

۲۱

ناصر اولیا امام حسین
ابن مشکلکشا امام حسین

جام کوثر کا یا امام حسین
حشر میں ہو عطا امام حسین

رکھیو ہر دم غریب کے اوپر
کرم مرتضیٰ امام حسین

خانۂ دل میں میرے آبیٹھو
از برای خدا امام حسین

کھولدو میرے عقدۂ دل کو
تم ہو عقدہ کشا امام حسین

از برای نبی و شیر خدا
در مقصد ہو وا امام حسین

حشر مین کہکے مین یہ ڈہونڈونگا — ہی کہان بادشا امام حسین

اب تصدق سے شاہِ مرداں کے — بندِ غم سے چھوڑا امام حسین

سامنے آکے از رہِ الطاف — اپنی صورت دکھا امام حسین

بطفیلِ علی امامِ رضا — قیدِ غمسے چھوڑا امام حسین

تیری سرکار مین سایل ہون — کچھہ تو ملجا ہی یا امام حسین

مجھکو اپنا جمال دکھلادے — ہی یہی التجا امام حسین

میرا کوئی نہین ہی کوئی نہین — تیری درگے سوا امام حسین

ناو گرداب مین پڑی ہی میری — پار جلدی لگا امام حسین

مین تمہارا ہون مین تمہارا ہون — گو برا یا بھلا امام حسین

اب تصدق سے بی بی زہرا کے — رحم کر مجھپہ یا امام حسین

عاجزی بیکسی غریبی سے — کیجئے اب رہا امام حسین

چشت کے مرشد و نکا ہو دی کرم
حال پہ میرے یا امام حسین

سکر محمد علی کے صدقے سے
نظرِ لطف یا امام حسین

مجھ سے خستہ غریب پہ ہر دل
ہو نگاہِ عطا امام حسین

دامنِ دل حبیب کا ہو پُر
درِ رحمت سے یا امام حسین

۱۵۸

نہ بھولیو کبھی ہر گز در حسین
زبان پہ میری ہے جاری صدا حسین حسین

میں ہو گیا تپ دوری سے سر بسر مضطر
خدا کیواسطے جہت دکھا حسین حسین

محمدِ عربی بادشاہِ کون و مکان
مدام کرتی تھی تیری ثنا حسین حسین

ہماری ناؤ ہے بحرِ جہان کے طوفان میں
بچا لو جلدی سے بھنور خدا حسین حسین

تو ہی طبیب ہے اور ہے تو ہی حبیبِ خدا
ہو میری درد نہانی کی دوا حسین حسین

کبھی تو خواب میں تشریف لا بندہ کے
جمالِ پاک دکھا جا در آ حسین حسین

محمدِ عربی فاطمہ علی و حسن
ہے پانچوان وہ میرا مقتدا حسین

کبھی مین راہ بھٹکتا ہوا نجاؤنگا
ہے میرا مرشدِ حق رہنما حسین

شکستہ جان ہون مضطر ہون بیسر و پا ہون
کرم کرو بحقِ مجتبیٰ یا حسین حسین

جو پوچھی حشر مین کسکا ہے تو غلام نحیف
کرونگا عرض ہے مولا میرا حسین حسین

بہت ہی لشکرِ درد و الم نے گھیرا ہے
خدا کیواسطی جلدی چھڑا حسین

کسے سنائین ہم احوالِ بیسر و پائی
ہمارا کون ہے تیرے سوا حسین حسین

نکیون ہو خاکِ شفا بخش اُسکے در کی
تمھارا کوچہ ہے دار الشفا حسین

یہی دعا ہے کہ جسدم مین گھر سے نکلون
پکارتا ہوا مولا میرا حسین حسین

۹

حبیبِ مسکین کا وقتِ مشکل مین
نہین ہے کوئی بجز تیرے یا حسین حسین

۱۵۹

تمھارا رنج و الم جسکو یاد آئی حسین
وہ اپنے درد و مصیبت کو بھول جائے حسین

سرور سے کیں دن نالہا ہے واشوقا
جمال الہنا اگر خواب میں دکھائے حسین

جو روز حشر تڑپ کر اوٹھوں گا قبر سیتی
زباں سے میری نکلیگا ہائے ہائے حسین

خوشی میں مرض میں صحت میں درد و غم میں
ہمارا دونو جہاں میں نہیں سوائے حسین

مبارکی ہے زلیخا کو حسن یوسف کی
دل حزیں ہے ہمارا تو مبتلائے حسین

نکیوں ہوں رشک سلاطین ہم زمانہ میں
ازل سے ہم ہیں سگ کوچہ گدائے حسین

دم اخیر ہے سامنا پیمبر کا
ہو روبرو میرے آئینہ لقائے حسین

ہے اوسکی ذات سراپا صفات محبوبی
خدا کو بھا گئی ناز حسن ادائے حسین

طفیل حضرت مولا علی شیر خدا
حبیب خستہ کو بھی یاد کربلائے حسین

ہزار جور و جفا مجھ پہ سال و ماہ کریں
کبھی تو مہر کی خورشید سا نگاہ کریں

زمیں کو چھانیں افلاک پہ نگاہ کریں
وہ مہ سے ملنے کی ہر راہ ہم بھی راہ کریں

جہان ملے تیرا نقشِ قدم جھکین اُسی جا
اوسی مقام کو ہم اپنی سجدہ گاہ کرین

اُنھین کے ہاتھ مین ہے تیرا دفترِ اعمال
اُسے سفید کرین یا کہ وہ سیاہ کرین

قوی امیدِ شفاعت ہے ختمِ مرسل سے
ہزار مرتبہ توبہ کرین گناہ کرین

دیا ہے حافظِ دین کو خدا نے وہ رتبہ
وہ چاہین لطفِ الٰہی گدا کو شاہ کرین

۱۶۱

شفیعِ احمدِ مختار ہین علی مولا
حبیب خوف ہی کیا گرچہ ہم گناہ کرین

۷

ہمارے حال پہ وہ لطف گاہ گاہ کرین
غریب ہم ہین کرم کی کبھی نگاہ کرین

اگر وہ بندہ نوازی سے اپنی آ بیٹھین
مثالِ قبلہ کی اوسجا کو خانقاہ کرین

خدا کریم ہے اے دل امیدِ بخشش ہے
حساب کیا ہے اگر سیکڑون گناہ کرین

ہزار دن فقط ان کی لاکھون شہید ہین ہوجا
وہ عینِ ناز جس سمت کو نگاہ کرین

حقیقتاً دلِ زاہد کا مرتبہ کیا ہے
یہان مین عرشِ معلی کو ہم جو آہ کرین

اگر وہ خانۂ بت مین ہوا آکے خانہ نشین
عجب نہین کہ وہ بتخانہ خانقاہ کرین

۱۶۲

حبیب ہاب و عابد گناہ کرتے ہین
گناہگار ہین ہم کیا عجب گناہ کرین

۱۰
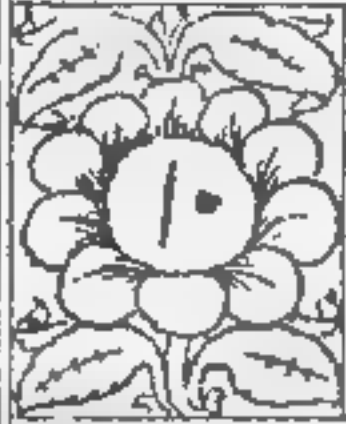
فقط اوس یار کا جلوہ نہین اک ذاتِ انسان مین
اوسیکا نور ہے جن و پری و حور و غلمان مین

حرم کو دیر کو ناحق ہین جاتے شیخ اور زاہد
حقیقت مین اگر دیکھو تو الحق حق ہے انسان مین
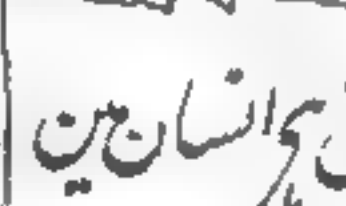
ابو اسحاق چشتی کا کہو کس جا نہین جلوہ
عرب مین چشت مین اجمیر مین دہلی مین ہمدان مین

اوسی کے نور سے ادنےٰ و اعلےٰ دونون ہین روشن
اوسیکا نور ذرّے مین ہے اور خرشید تابان مین

ظہور صاحب لولاک ہی کس شان و شوکت سے
مدینے مین نجف مین کربلا مین اور خراسان مین
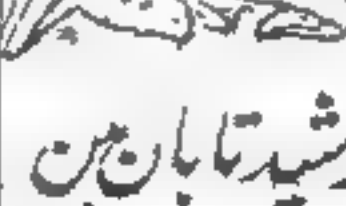
ملایک بھی ہمیشہ چومتے تھے پاے اقدس کو
نہین معلوم کیا رکھا تھا حق نے ذات انسان مین

عزیز حسن مین حافظ کا ثانی کون ہی کہیے
بخارے مین بلخ مین روم مین ہند و بدخشان مین

نہین ہی کون یہان جام مے وحدت سے متوالا
ہمیشہ شور اک رہتا ہی برپا مغ کی دوکان مین

جسے تو اک نظر دیکھا ہوا وہ والہ و مجنون
نہان اک فتنۂ محشر ہی تیری چشم فتان مین

حبیب ایسا نہ دیکھا ہمنے کوئی عارف کامل

۱۹۳ | ۱۱ | مقام صحو مین اور سکر مین حیرت مین عرفان مین

یهه دو ماهِ شریعت هین محی الدین معین الدین
یهه دو مهرِ طریقت هین محی الدین معین الدین

میری وردِ زبان هی روز و شب یا غوث و یا خواجه
یهه دو نجمِ حقیقت هین محی الدین معین الدین

نهین هرگز سرِ مو فرق سر زد چشت و قادر مین
یهه دو تاجِ ولایت هین محی الدین معین الدین

یهه هی وردِ زبان جن و ملک انسان و حیوان کے
همارے حق مین رحمت هین محی الدین معین الدین

کلام الله نازل هی انهین کے جدِ امجد پر
یهه مطلق هین وه آیت هین محی الدین معین الدین

زمین مین آسمانون مین نهین هی مثل ان دو کا
دُرِ دریاے وحدت هین محیّ الدین معین الدین

تکیون آپسمین پهولین قادری چشتی برنگ گل
بهارِ باغ جنت هین محیّ الدین معین الدین

نبی کے اور وصی کے جلوه گر انمین شمایل هین
یهه صورت هین وه سیرت هین محیّ الدین معین الدین

کیا هند و عرب مین کفر پر اسلام کو غالب
یهه دونون دین کے قوت هین محیّ الدین معین الدین

قیامت تک قیام ان دو طریقون کا نهو کیونکر
یهه دو گنجِ هدایت هین محیّ الدین معین الدین

حبیب اس دو کے هین غوث و قطب ادنےٰ گداؤن سے

۱۶۴ ۹ عجب کانِ سخاوت ہین محی الدین معین الدین

جامِ وحدت جو پیا کرتے ہین
دورِ کثرت سے ابا کرتے ہین

بادِلِ طعنِ زلیخا سے تمام
چاہِ یوسف مین گرا کرتے ہین

دیکھہ سروِ قدِ دلجو کو دلا
ہم بھی قمری سی صدا کرتے ہین

قطبِ اقطاب سلیمان زمان
حاجتین سبکی روا کرتے ہین

شش جہت عین تجلی شاہی ہین
ہر طرف دید کیا کرتے ہین

پای رنگین کے تصور مین بھول
نقش پا چوم لیا کرتے ہین

تھام لیتا ہون کلیجہ اپنا
بات وہ ہوش ربا کرتے ہین

شبِ فرقت سے بدای شبِ وصل
یا خدا ہم یہہ دعا کرتے ہین

۱۶۵ یہہ زمین خوش ہی حبیب اسمین رقم
اک غزل اسکے سوا کرتے ہین ۱۰

آہ پر آہ کیا کرتے ہین ۔ نام دلبر پہ ہوا کرتے ہین

تیرے کوچے مین ہمیشہ صیاد ۔ صید بیدام پھنسا کرتے ہین

دل پژمردہ کو زندہ کرنے ۔ قم باذنی کی صدا کرتے ہین

نام انور کے تمھارے حافظ ۔ ورد ہم صبح و مسا کرتے ہین

نوبت وصل کی آئی ہے ۔ دل مین نقارے بجا کرتے ہین

جو ہین منظور نظر دلبر کے ۔ وہ نظر سے بچا کرتے ہین

شب کو ہے چین نہ دنکو آرام ۔ تپ فرقت مین جلا کرتے ہین

وہ نہ ملتا تو ہوا خواب و خیال ۔ خواب مین گاہ ملا کرتے ہین

[illegible] ہنستے ہین مری قبر پہ ۔ پھول عشوے کے کھلا کرتے ہین

قیس و فرہاد حبیب مجنون
ایک کوچہ مین رہا کرتے ہین

رہنمای اصفیا خواجہ معین الدین حسن
مقتدای اولیا خواجہ معین الدین حسن

جمع ہو یکسو دل فرد قضا ہو تمام
دفتر علم خدا خواجہ معین الدین حسن

میرے مولا میرے مرشد میرے ہادی میرے پیر
کیجیے حاجت روا خواجہ معین الدین حسن

درد و غم رنج و الم ہوتا ہے میرے دور دور
جبکہ کہتا ہون یا خواجہ معین الدین حسن

کوئی حامی ہے میرا اور نہ کوئی دستگیر
جز درِ والا سوا خواجہ معین الدین حسن

بعدِ رحلت سبز خط سے تھا جبیں آیت نشاں
تیری پیشانی پہ یا خواجہ معین الدین حسن

خاطر عثمان سے تمکو خدا اور مصطفیٰ
شاہ ہندستان کیا خواجہ معین الدین حسن

مصطفیٰ کے ہو نواسے مرتضیٰ کے پوتے ہو
اور گل کے پیشوا خواجہ معین الدین حسن

نام اوسکا کیون نہو وردِ زبان میرے کہ ہے
دافع رنج و بلا خواجہ معین الدین حسن

باغ جنت بھول جاوین آکے اجمیر مین
گر ملے تھوڑی سی جا خواجہ معین الدین حسن

نزع مین اور گور مین اور حشر کی بازار مین
ہے بھروسا آپکا خواجہ معین الدین حسن

ہاں ضلالت میں دلِ بیکس خوف کچھ مجھکو نہیں
کیونکہ ہو تم رہنما خواجہ معین الدین حسن

نام ہی ہے تیرا ہر وقت اُٹھتے بیٹھتے
ہم ضعیفوں کا عصا خواجہ معین الدین حسن

۱۶۷

حلِ مشکل کیلیے ہر دم حبیبِ خستہ جان
وِرد رکھ صبح و مسا خواجہ معین الدین حسن

۶

مائل بت پرست کے نہ پارسا کے ہیں
ہم تو مرے ہوئے تیری ناز و ادا کے ہیں

عین بقا میں رہتے ہیں آبِ حیات سا
جو عشقِ ذو الجلال میں دینِ فنا کے ہیں

وہ رخ جدھر کرے وہ اپنی سجدہ گاہ
سایہ ہم ایک طائرِ قبلہ نما کے ہیں

غمزے جدے جدے ہیں تو عشوے نئے نئے
جو ہیں کرشمے اونمیں غضب کے بلا کے ہیں

جو ہیں کنیز اونکی ہیں غلمان غلام ہیں
جو خانہ زاد حافظِ ہر دو سرا کے ہیں

۱۶۸

کیا خوف آفتابِ قیامت سے ای حبیب
ہم زیرِ سایہ دامنِ آلِ عبا کے ہیں

۶

کعبۂ دل مین تخت نشین ہی یار ہی میر امیرے مین

اوسکا مکان ہی وہی مکین ہی یار ہی میر امیری مین

اوسیکا رستہ منزل مین ہی وہ ہی ماہ برج یقین ہی

وہ ہی خدائے چرخ و زمین ہی یار ہی میر امیری مین

حکم خدا ہی روح بدن مین خانہ نشین ہی خانۂ تن مین

اوس بن اپنا کوئی نہین ہی یار ہی میر امیرے مین

جتنے مسلمان جتنے ہین ہندو رند و زاہد جتنے ہین سبکا

وہ ہی خدا ہی غیر نہین ہی یار ہی میر امیرے مین

وہی محیط اور وہی ہی مرکز وہی ہے حلقہ وہی ہی خاتم

نام اوسیکا نقشِ نگین ہی یار ہی میر امیرے مین

دلسے دوئیکا پردہ اوٹھا دے پھر نہین کچھ بھی پردہ حجاب

بے پردہ وہ پردہ نشین ہی یار ہی میرا میرے مین

رہبر حق نما نظام الدین ہین حبیب خدا نظام الدین

شمع افروز محفل حیدر نایب مصطفی نظام الدین

آپ سلطان ہین کل مشایخ کے ہادی پیشوا نظام الدین

در عالی سوا یہان اپنا کون ہی دوسرا نظام الدین

کرتے ہین مشکلین جہان کی حل میری مشکلکشا نظام الدین

قہر ہی رنج دوری والا لطف بہر خدا نظام الدین

ہون مین بیمار عشق کیجی عطا درد دل کی دوا نظام الدین

فیض پاتے ہین تیرے روضے سے اولیا اصفیا نظام الدین

خوف کیا گرچہ ہون ضلالت مین ہین میرے پیشوا نظام الدین

دستگیری کرو مین ہون بیدست تم ہو دست خدا نظام الدین

خوش رہین مجھسے شاہ خیرآباد
فخر سے کہتے ہین بادشاہ ہو چ
کلفتین ہوگئین سب دور ہی
نظر التفات ہی سب پر

ہر یہی التجا نظام الدین
تیرے در کا گدا نظام الدین
جسنے دل سے کہا نظام الدین
کچھ ادہر بھی ذرا نظام الدین

ختم ہر کیا ای حبیب دلخستہ
ورد رکھہ تو سدا نظام الدین

تیری تصویر کو جانا رکھا ہی ہمنے سینے مین
تیرے ہی نام کا کندہ کیا دل کے نگینے مین
کرونگا عرض اپنا حال دل شاہ رسالت سے
کوئی لیجا کے پہنچا دے دلا مجکو مدینے مین
کھلا جب مسئلہ از ماست بر ما کا ہوا ثابت

نہ کیا کیا شکل پنہان ہین یہ تابوتِ سکینے مین
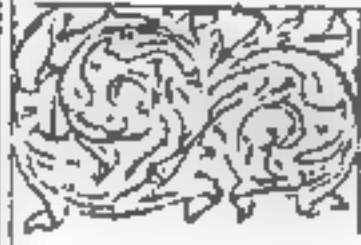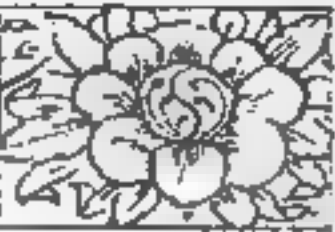
بلا کر یار نے جسکو لگایا اپنے سینے سے

گلاب عطر کی بو ہو گئی اوسکے پسینے مین
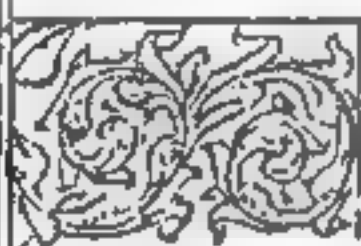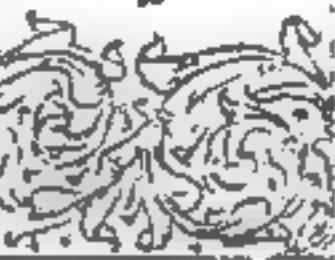
خدا ملکِ عرب دکھلائی ہمکو ای حبیب اب تو

چلونگا سر کے بل عرفات مین بازارِ منیٰ مین

۱۷۱

اگئی شکلِ یار آنکھونمین
کیا ہی پھولی بہار آنکھونمین

باغ جنت مین جا کے روئی لگا
آگیا گلعذار آنکھونمین

نیند کیونکر ہو خواب و خیال
ہی بہت انتظار آنکھونمین

یار کے ہاتھ سی جو پی ہی شراب
اب تلک ہی خمار آنکھونمین

گلشن خلد مین کیون جاؤن
بس گیا گلعذار آنکھونمین
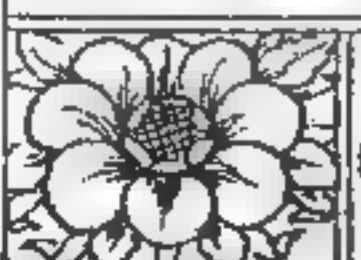
دیدہ جاہو حبیب جب اوسکی
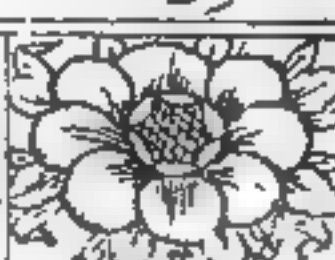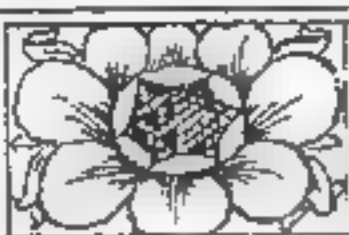
دیکھ لو نور یار انکھون مین

الٰهی بحرمت شیخ المشائخ شمس العارفین
مستغرق بحر شهود حضرت خواجه نصیر الحق
والدین محمود اودهی چراغ دهلی رضی الله
تعالیٰ عنه

۱۶۳ ۷

ای مظهر وحدت نور قدم حضرت خواجه نصیر الدین
محبوب الٰهی کے محرم حضرت خواجه نصیر الدین

مجھے کعبه هی قبله تمهارا در مین اپنا لگایا وهان بستر
کرو عین نگاه لطف و کرم حضرت خواجه نصیر الدین

میرا حال تباه هی رحم کرو هو همین غم و بلا مین غور کرو
بطفیل جناب شاه امم حضرت خواجه نصیر الدین

میرا حال تم پر ظاہر ہے نہیں عرض کی مطلق حاجت ہے

کرو دور تمامی رنج و الم حضرت خواجہ نصیر الدین

میرے دلمیں عشق و سرور رہے کہ مدام مجکو حضور رہے

کرو دفع ہمارے درد و غم حضرت خواجہ نصیر الدین

میرا روشن جلدی چراغ کرو میرے سینہ کو اب تو باغ کرو

رہیں شاد خوشی سے ہمیشہ ہم حضرت خواجہ نصیر الدین

یہہ حبیب کمینہ تمہارا ہے اوسے آپکے در کا سہارا ہے

رکھو حبیب کو خوشی سے اوسے دم دم حضرت خواجہ نصیر الدین

۱۶۳

نہ غمزے ادائیں نہ وہ عشوہ کرتی ہیں | یہ طرفہ ماجرا ہے کہ دل لوٹا کرتی ہیں

شہیدان محبت کا نہیں احوال اونکی سے | بہت سے سیر کرتی ہیں بہت سے آہ بھرتی ہیں

نہ یوسف کی ہے نہ مجنون سے لیلی سے مطلب | میاں ہم تم سے کیا ہیں یہ عشق ہم پہ مرتی ہیں

ہمیں جو حرم کیسے مطلب جو عاشق ہیں / طرف اجمیر کی شام و سحر یہ سجدہ کرتے ہیں

امانت الٰہی جو مسلسل اونکو پہنچی ہیں / جسے چاہا وہ کرتے ہیں اور اسکے سر پہ دھرتے ہیں

حسینان جہان نکا نقش ہمیں دیس دکھا سکے / نہایت شوق سے اپنے پہ خود ہم آپ مرتے ہیں

برہمن دیر کو جایا کریں اور شیخ کعبہ کو / سفر اندر وطن اپنے میں خوجہ ہم آپ کرتے ہیں

کسوٹی طالبوں کی جو چہ بخش جانان ہے / کھرے کھوٹے پیاسے سیر آپسے نکھرتے ہیں

ہمارے بیچ میں ہر زاہد صفات کبریائی ہے / کہ اوس محراب ابرو میں ہزاروں سجدہ کرتے ہیں

فقیروں کو دیا جنہیں فنا فی اللہ کا رتبہ / نظارہ دیکھنے کو آنکھ میں وہ بھرتے ہیں

جعفر خستہ جان تیری حقیقت جانکی کیا ہے
ہزاروں اوس پہ مرتے ہیں ہزاروں اس پہ مرتے ہیں

مقبول کبریا کو ہیں مصطفیٰ کی آن / اور مصطفیٰ کو پیاری ہیں مرتضیٰ کی آن

اہل فنا بقا ہیں مست مے خدا ہیں / مانی ہیں سب وہ ایدل اہل بیا کی آن

ہی نام فخر دین کا ورد زبان ہمارے
دم مین سما رہی ہین اوس دلربا کی باتین

معذور ہمکو رکھی ناصح نصیحتون سے
بخشندہ اثر ہین اہل صفا کی باتین

کب غیر کی صدائین آئین موحدون کو
موہم کو گوش زد ہین ہر دم خدا کی باتین

۱۷۵ — ۵

وصل خدا کی خواہش جب ہی حبیب تجکو
ہر دم ہی سیکھنی وصل علی کی باتین

جو آدم کو ظل خدا بولتے ہین
بجا بولتے ہین بجا بولتے ہین

وہی عین حق ہی وہی عین حق سے
جو دین یار کو جا بجا بولتے ہین

کوئی کہتے ہین اوسکو مشاطہ اپنا
کوئی عشقکو رہنما بولتے ہین

ہی نور خدا شش جہت مین ہویدا
اسے معنی اینما بولتے ہین

۱۷۶ — ۶

حبیب اسکو جسنے ہر شی مین دیکھا
اوسے صوفی باصفا بولتے ہین

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ شیخ سراج الحق والدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

میرے مولا میری سرور سراج الدین چشتی ہین
میرے مرشد میری رہبر سراج الدین چشتی ہین

اونھین نعمت ملی ہی خواجگانِ چشت کے گھر سے
کمال الدین کے دلبر سراج الدین چشتی ہین

نصیر الدین چراغ دہلوی کی ہین وہ سجادی
سراجِ دین سنغمیبر سراجِ الدین چشتی ہین

نظامی اور فخری حافظی خواجہ سلیمانی
کرُوڑون آپکے در پر سراج الدین چشتی ہین

ہی پیران پٹن اونکے قدوم پاک سے روشن

جوان بخت و مہ انور سراج الدین چشتی ہین
قلندر اور صوفی بانوا آزاد رندون کے
حقیقت مین عجب رہبر سراج الدین چشتی ہین
حبیبا نزع مین اور گور مین بازارِ محشر مین
مدد کرنے تیرے اوپر سراج الدین چشتی ہین

تو پلا دے جلدی ہی ساقیا وہ شراب جسکا پتا نہین
پڑھو وہ نماز مین مست ہو کہ ذرا بھی حس مین رہا نہین
تجھے فیض کی ہوگی گر ہوس تو پچھان اپنے پیر کو بس
نہ سمجھ کہ حق سے جدا ہی وہ نہ یہہ کھہ وہ جلوہ نما نہین
مجھے جسکی رہتی تھی جستجو سو وہ آگیا میرے روبرو
مجھے دل سے سوا بذات حق کہ خیال کسیکا ذرا نہین
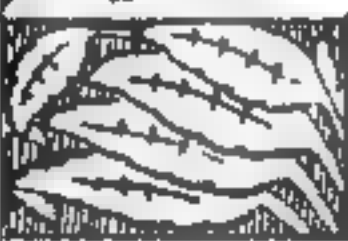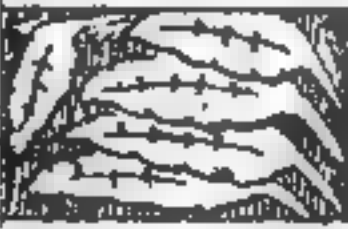
کہیں وہم وفہم وخیال میں وہ جو آسکے یہ محال ہے
جسے سمجھے ہو وہ صفات ہیں جسے کہتے ہو وہ خدا نہیں
ہوا عینیت کا جو آئینہ میرے روبرو دیکھو نظر پڑا
وہ ہی عین چشم حبیب ہے کہ جو ایک پل بھی جدا نہیں
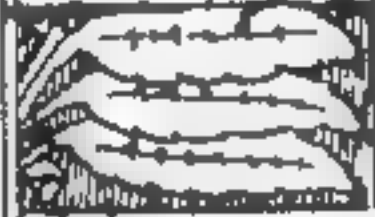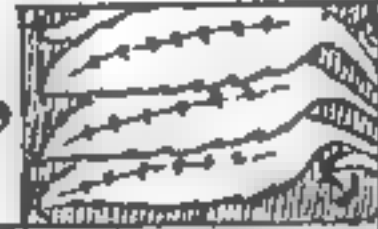
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ فرد الحقیقہ قطب
المدینۃ الشریفہ شیخ یحیی المدنی
رضی اللہ تعالی عنہ

۱۲۸

عاجز ہوں گنہگار رہوں یحیی المدنی میں
سر گشتہ سر گم ہوں قبا جامۂ جاں ہے
بیچ ہوں چارہ نہیں اے چارہ گرِ دل
اد کوئی پل دیدۂ چشم نظر یا میں یکچشم

از بسکہ خطا دار ہوں یحیی المدنی میں
اب غم میں گرفتار ہوں یحیی المدنی میں
اب ندتوں ناچار ہوں یحیی المدنی میں
ہاں طالب دیدار ہوں یحیی المدنی میں

غنچے کھلی گل پھولی گلستان جہان میں
گل پھولی ہین داغونکی عجب گلبدنی ہے
ہو دار و مدار آپ عطا صدقہ ذرہ ہو

کانٹی کی روش خار رہون یحیی المدنی میں
اب غیرت گلزار ہون یحیی المدنی مین
نادار و قرضدار ہون یحیی المدنی مین

۱۷۹

ہو آپ طبیب آپ حبیب دل افگار
ہان عشق کا بیمار ہون یحیی المدنی مین

۶
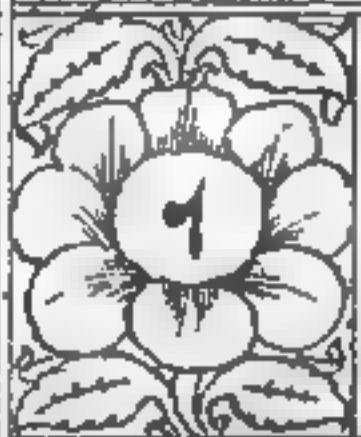
مجھے کس پری کا ہوا اثر کہین جی بہلتا ذرا نہین
کرون غمزہ عشوہ کا کیا بیان کہین دیکھی ایسی ادا نہین
یہہ مرض عشق جا کہا میرے درد کی کرو اب دوا
کہا رو کے اوس طبیب نے میری پاس تیری دوا نہین
جو کہا کہ دلکو تو پھیر دی مجھی ہنسکے اوسنے یہ کہدیا
کوئی دلکو لیکے دیا نہین کوئی دلکو لیکی دیا نہین
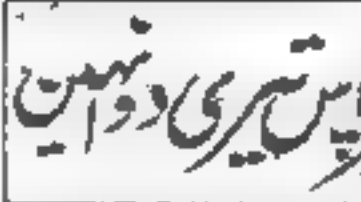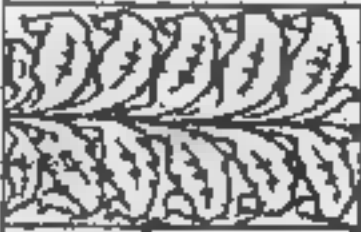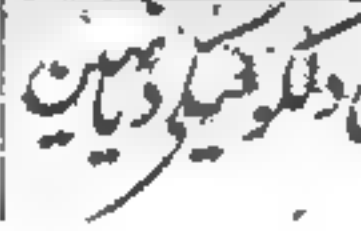
جسے عشقِ خانہ خراب ہی اوسی چین ہی نہ تو خواب ہی
جگر اوسکا جلکے کباب ہی کبھی کون اوسکو جلا نہین

میری حال کی تجھی کیا خبر تجھے خوف کیا تجھی کیا خطر
کبھی عشق تجھکو ہوا نہین تو نی دل کسیکو دیا نہین

کی شکایتین جو حبیب سے تو لگا یہ کہنی کہ چپ ہو
کہ زلیخا تو نی پڑھی نہین کبھی حالِ قیس سنا نہین

۱۹۰

وہ اپنی فیض سی جب چاہین مستفید کرین
ہزار زاہدِ خود بین کو مرید کرین

بلا کی یار نی بولا قسم وجہ اللہ
ہم اپنی چشم بصیرت سے اوسکی دید کرین

یہ تجھپہ فیض ہی کر شکر ہر زمان شاکر
ادا ہی شکر سی کل نعمتین مزید کرین

جہادِ نفس سی کر کر جو ہو گیا غازی
دکھا کی خنجرِ ابرو اوسی شہید کرین

حبیب جبین ہی تابان ظہورِ وجہ اللہ

۱۸۱ شفقی کو چاہیں تو یک آئین سعید کرین ۹

کیا یتیں چشم تر ہی تماشا حباب ہے
دریا میں ہے حباب تو دریا حباب مین

کس آفتاب حسن کے چہرے کا عکس ہے
جام شراب ناب ہے گویا حباب مین

اوترےگا یا گنبد مینا سی آفتاب
آئینے کا عکس تو دکھلا حباب مین

آ رےوان مین کشتی دل چھوڑ دیجیے
آیا نظر وہ حسن کا دریا حباب مین

آنکھوں مین آ سکے ہے دیدۂ مسکین کی یاد
جلسا ہے آج ساغر مے کا حباب مین

آئینۂ دل کا مطلع خورشید ہو گیا
دیکھا وہ جبین چاند سا مکھڑا حباب مین

بحر فنا مین لاش کسی ناتوان کی ہے
سمجھو نہ غافلو دستی تنکا حباب مین

پستی مین موج بحر سما کی کی سیر ہے
دیکھو ہے اوج گنبد مینا حباب مین

ناپایدار عمر کی ہے یہ مثل حبیب
جلسا ہے جیسے چشم زدن کا حباب مین
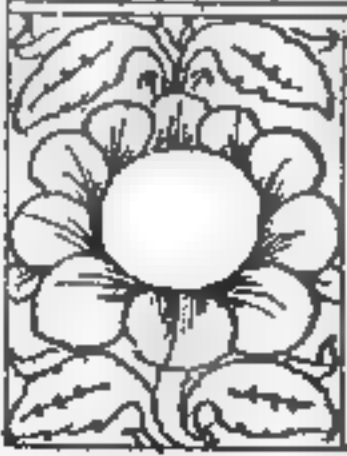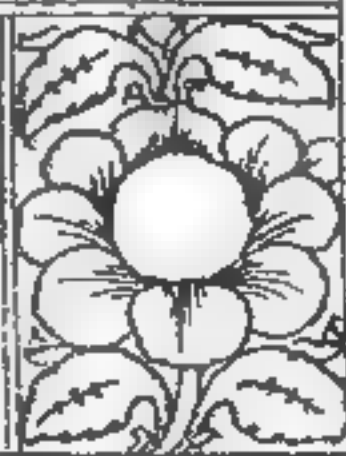
آلهی بحرمت شیخ المشائخ عمدة المقربین
سلطان العاشقین قطب الاقطاب
حضرت خواجہ فخر الملة والدین محب النبی
محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۹۲ ۹

اے مظہر وحدت قبلہ دین مولانا محمد فخر الدین
عثمان سیرت شاہ حسین مولانا محمد فخر الدین
جب وح ہو تن سے میری روان اور ہو وداع جسم وجان
در اپکا ہو اور میری جبین مولانا محمد فخر الدین
اے رنگ گل گلزار جہان رونق چہرہ کون ومکان
اے فخر زمان وے فخر زمین مولانا محمد فخر الدین
ہیں تازہ بہار باغ یقین گلدستہ رنگین گلشن دین

سروِ بستانِ شرعِ مبین مولانا محمد فخر الدین

بخشش کے لئے اے ابرِ کرم جاری ہے تمہارا فیضِ اتم

اے باغِ رسالت کے گلچین مولانا محمد فخر الدین

رضوان کیطرف دیکھوں بھی نہیں گلشن ہے تیرے کوچے میں

کب آج ہے خوش فردوسِ برین مولانا محمد فخر الدین

اب مارے خوشی کے دل ہے شاد کہ محبِ نبی کا صاحب پایا

فرمایا ہے خواجہ نصیر الدین مولانا محمد فخر الدین

جب آپکا ہی مین کہلایا پھر کس سے کہوں مقصد دلکا

جز آپکے میرا کوئی نہیں مولانا محمد فخر الدین

ہوں سگ مین حافظ کی درکا عصیاں سے حبیب کیا کھٹکا

لے نامِ مبارک جلد کہین مولانا محمد فخر الدین

بہار کا ہی مزا توشہ مبارک مین — کہ خلد کی ہی فضا توشہ مبارک مین

جناب خواجہ سلیمان ہان ہین جلوہ فروز — عیان ہے نورِ خدا توشہ مبارک مین

ہی عرض حضرت حافظ سی جلد جا پہنچی — تمہارے در کا گدا توشہ مبارک مین

نہین نہی پاؤ سطی اور اپنی دوستو نکی لئی — کرونگا جا کی دعا توشہ مبارک مین

ہی آرزو جو مرون مین تو ہو وہان مدفن — مجھے وتھوڑے سی جا توشہ مبارک مین

اگرچہ ہو ہمین ضال التمین پہ نہین کچھ غم — ہی میرا راہنما توشہ مبارک مین

ہوئی ہین مقصدِ دنیا و دین سبھی حاصل — ادب سی جو کہ گیا توشہ مبارک مین

ہمارا حال اسلئی اوس سے کہنا ای صید — خدا کی واسطی جا توشہ مبارک مین

یقین ہی میری نجی جائین مشکلین سب حل — ہی کل کا عقدہ کشا توشہ مبارک مین

کہ ہی تو دلِ بیمار ہو رہا نہ جلد — مریض کی ہی دوا توشہ مبارک مین

غمِ فراق نہ باقی رہا ہمین اصلا — جو جامِ وصل پیا توشہ مبارک مین

اگرچہ ظاہر رہتا ہوں دکن میں حبیب

مگر یہ دل ہے میرا توسۂ مبارک میں

جمال اپنا مجھے دکھاؤ میں آپکا ہوں میں آپکا ہوں
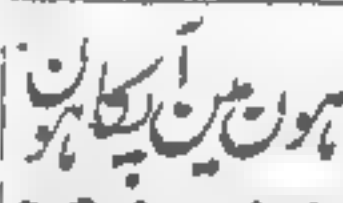
فراق کے قید سے چھوڑاؤ میں آپکا ہوں میں آپکا ہوں

حضور حاضر ہے خانۂ دل ہے سخت تیرگی سے مشکل
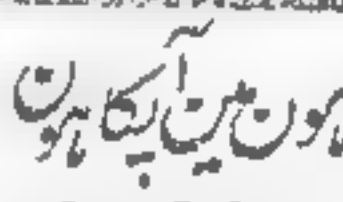
چراغ رخسار کو دکھاؤ میں آپکا ہوں میں آپکا ہوں

خودی اوٹھاؤ خدا دکھاؤ یہ عرض ہے میری تہی ساقی
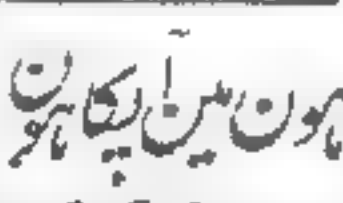
شراب الفت مجھے پلاؤ میں آپکا ہوں میں آپکا ہوں

مجھے پریشاں سے بصحرا کئے ہوای تازہ نخلِ خوبی
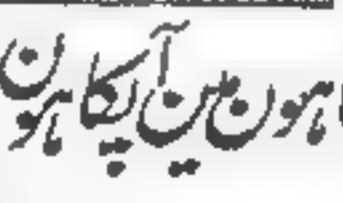
ولی رقیبوں کو مت سناؤ میں آپکا ہوں میں آپکا ہوں

اگرچہ ظاہر ہوں شکلِ انسان لے وہ ہوں باطن میں مثلِ حیوان

مجھے تو انسان بنا دُ مین آپکا ہون مین آپکا ہون

کئے ہو کتنی دلون کو زندہ میرے مسیحا یہ دل ہی مردہ

تم اسکو ٹھوکر سے اب جلاؤ مین آپکا ہون مین آپکا ہون

ہنسی مین ایجان مت رُلاؤ حبیب عاجز کو مت ستاؤ

برائے حق راہِ حق دکھاؤ مین آپکا ہون مین آپکا ہون

۱۸۵ ۱۶

خواجۂ خواجگان معین الدّین
بادشاہ جہان معین الدّین

قبلۂ عاشقان معین الدّین
کعبۂ عارفان معین الدّین

ہا ہند کے جملہ اولیاء اللہ
ہین سیرے داربان معین الدّین

راہ کیج آپنے کئے سیدھے
ہادی گمرہان معین الدّین

ہمہ تن تا بسر تصدق ہین
ملک و انس و جان معین الدّین

بخشدی ہم سیاہکارونکو
شافع عاصیان معین الدّین

کیوں نہ ہو فیضیاب اکجہاں — فیضبخشِ جہاں معین الدین

وقف ہے اجیع کتب ہو ادنکا غلام — قدوۂ سالکاں معین الدین

رازِ سرِ خفی ہی عین عیاں — حقکا ہی رازداں معین الدین

گر درد نہی کے نالۂ یاہو — کرتا ہے یکجہاں معین الدین

کیوں نہ ہو لیں بہ نگتِ باغ مرید — دینگے باغ جناں معین الدین

سب نقامی و صابری کا محیط — ہی تیرا آستاں معین الدین

کوئی سالک بنا کوئی مجذوب — مقتدائے جہاں معین الدین

رقص کرتی ہیں پیکی جامِ وصال — ہند کی چشتیاں معین الدین

راہ پر کیوں نہوں مرید طریق — رہبرِ سالکاں معین الدین

آپ یا من ہو اس حبیب کو بھی — دیجیے گا اماں معین الدین

۵ — ۱۹۶

کہان آسمان ہے کہ ہے زمین
ہے مومن کا دل خاص عرش برین

کوئی غیر حق کا نہ اسکا شریک
نہین ہے نہین ہے نہین ہے نہین

ارے غیریت کا تو پردہ اٹھا
نظر آوے ہر دشت خلد برین

توئی ہے توئی ہے توئی ہے توئی
بھلا کون کہتا ہمین ہے ہمین

۱۶۷

وہ خانہ نشین کا ہوا جب سے عشق
حبیب اپنی کس گھر مین شہرت نہین

۶

جن و بشر ہین تابع فرمان فخر دین
حور و ملک ہین بندۂ احسان فخر دین

جسکو نصیر دین محب نبی کہین
پھر کیا ہو دوسرے سی بیان شان فخر دین

قسمت تمھاری نیک ہے آجاؤ دیر کیا
اے دوستو وسیع ہے دامان فخر دین

انعام حق سے پائینگی ایدل بلا حساب
محشر کے روز جملہ مریدان فخر دین

الفقر حبیب تاج سر فخریان ہوا
ہین فتحیا شا گدایان فخر دین

شوق وصال یار مین ہین مست سر بسر
آزاد اور قلندر و رندان فخر دین

ہان ہین جملہ فخری نوری سلیمانی حاضری
زلہ ربائے خوانِ جہان خوانِ فخر دین

۱۸۹

یا رب طفیلِ فخرِ جہان مجھپہ رحم کر
بندہ حبیب ہے سگِ دربانِ فخر دین

۹

قبلۂ اہلِ صفا فخر الدین
کعبۂ اہلِ بقا فخر الدین

سب مریدون کی حقیقت مین ولا
شافعِ روزِ جزا فخر الدین

مقتدا سالکِ مجذوب کی ہین
پیشوائے عرفا فخر الدین

سنگِ در پارس اکسیر صفت
خاک ہے خاکِ شفا فخر الدین

چشمِ الطاف سے کیجیگا نظر
یک نظر بہرِ خدا فخر الدین

نا کسی لیکے برنگِ بیکس
در پہ حاضر ہون مین یا فخر الدین

ہم فقیرون کو بھی کچھ بھیک ملے
تیرے سرکار سے یا فخر الدین

تو طبیبِ دل و جان ہی دلوا | دردِ حرمان کی دو فخر الدین

۱۸۹

وقتِ مشکل کی حبیبِ بیکس
ورد رکھہ صبح مسا فخر الدین

۱۹۰

یار کا مسکن ہی خیر آباد مین | خواہشِ مدفن ہی خیر آباد مین
دستگیری بیکسونکی کیون نہو | فیض کا معدن ہی خیر آباد مین
شانِ محبوبی عیان ہی سحد سے | نورِ حق روشن ہی خیر آباد مین
شمعِ نورِ فیض کی ہی روشنی | وادیِ ایمن ہی خیر آباد مین
جسکا فردوس برین کو رشک ہی | آج وہ جوبن ہی خیر آباد مین
چھوڑ کی ہمکو سدہارے جسدم | شور اور شیون ہی خیر آباد مین
عاشقان پاتی ہین یہان چین و سکون | عشق کا مخزن ہی خیر آباد مین
باغِ جنت سی ہوا ہی یہانکی سرد | آج کل گلشن ہی خیر آباد مین

جسکے سامنے ہے رہن حسن و دانش
کسکا کچھ دامن ہے خیر آباد مین

جان مرقد پر ہے حافظ شاہ کے
خاک میرا تن ہے خیر آباد مین

گیسوے محبوب کے کھلتے ہین پیچ
عاشقی کا فن ہے خیر آباد مین

جسکی بو مہکی ہوئی ہے عرش تک
کسکا پیراہن ہے خیر آباد مین

یہان تو ہم رنج و الم مین ہین پھنسے
یار در گلشن ہے خیر آباد مین

۱۹۰

گرچہ رہتا ہون دکن مین اے حبیب
پر میرا من ہے خیر آباد مین

۹

خواجہ انس و جان ہے فخر الدین
مالک دو جہان ہے فخر الدین

قطب اقطاب ہے وہ بحر کرم
مقتدائے زمان ہے فخر الدین

کیا نکیرین کے سوال کا خوف
اپنا ورد زبان ہے فخر الدین

غم ہے کیا گرچہ معصیت مین ہون
شافع عاصیان ہے فخر الدین

منکشف ہین خدا کے راز دنیا
بخدا راز دان ہی فخر الدین

مست و سرشار ہوگئی کتنے
جب سے پیرِ مغان ہی فخر الدین

جسکو کہتے ہین جنت الماویٰ
آپکا آستان ہی فخر الدین

جسپہ شیدا ہین تمام جن و بشر
وہ سلیمان مکان ہی فخر الدین

۱۹۱

شاد باش اے حبیب تیرے لئے
حافظِ دو جہان ہے فخر الدین

۵

ذات سے دیکھو صفات حق جب ظاہر اگر نہین
یعنی مَی الخاص بندہ ہی خدا اگر نہین

موج و طوفان سے نہین کچھ بھی ڈر
میری کشتی کا خدا ہے ناخدا اگر نہین

جسکو باغِ دہر مین وہ گل کہان ایسا نہان
نخل سا پھولا ہی برگ و ثمر اگر نہین

ہو جسے محفل مین شمع کرامت ظاہر
ہی وہ محفل بے ضیا ہان جو ضیا اگر نہین

گر بقا ہی تو لگی ہو حبیب اول فنا

۱۹۲ — ۵

جو نہ ہوا اول فنا اوسکو بقا ہرگز نہین

دیوانہ پن سو کیا اسمین کسی کو کیا کرون
کس کا مجھی سودا ہوا اب مین کسی کو کیا کرون

کسکو نصیحت مین کرون کسکو فضیحت مین کرون
خود آپ مین ہون مبتلا اب مین کرون تو کیا کرون

کسکو بتان رستہ اوس شوخ کی دربار کا
گم کردہ خود ہون راستہ اب مین کرون تو کیا کرون

اوجھن ہے دلکو بسکہ عقدہ کچھ کھلتا نہین
ہون قید بی زلف دوتا اسمین کرون تو کیا کرون

۱۹۳ — ۱۱

سر گشتہ و حیرت زدہ ہون مین اے حبیب بے نوا
ہون زلف مین کی پھنسا اسمین کرون تو کیا کرون

جلوہ خاص مجھی اپنا دکھا فخر الدین
رو بروی انور ذرا پردہ اوٹھا فخر الدین

مہر کر ذرہ بیتاب پہ ای مہر کرم
اختر چرخ ہدی عین عطا فخر الدین

سر خرد خشت کی دربا مین دائم رہون
آپ کے عرض ہی صبح و مسا فخر الدین

مدتون سی ہون بڑی رنج و مصیبت مین پھنسا
داغ غم سی مجھی کر دیجی رہا فخر الدین

تجھسا کوئی نہیں دو نوں جہاں میں پیارے
کوئی خالی نہ گیا در سے ترے ای مولا
دربدر بدر سا کیونکر میں پھروں ذرہ صفت
حبطِ افعال نہ میرے سبھی ہوجاویں
تیرے در پر تو لٹکین سبھی ضعیفی آئی
تم ہو محبوبِ نبی نام نبی پر ملجائے

مرشد و ہادیٔ کل رہنما فخر الدین
فیضبخشی کا ہی دریا تیرا فخر الدین
تم ہو خورشیدِ صفا ماہ ہدیٰ فخر الدین
چشمِ رحمت ہو اگر آپکی فخر الدین
چھوڑ کر جاویں کہاں تیرا گدا فخر الدین
بھیک کچھ آپکی سرکار یا فخر الدین

۱۹۴

کچھ تو ملجاوے حبیبِ جگر افگار کو آج
بطفیل شہ لولاک لما فخر الدین

۵

توئی معشوق حق کا ہی معین الدین معین الدین
توئی محبوب رب کا ہی معین الدین معین الدین
میں ہوں آلودۂ عصیاں مجھے کیا خوف محشر کا

مجھے تیرا بھروسا ہی معین الدین معین الدین
تیرے لطف و کرامت کا تیرے جود و سخاوت کا
دو عالم مین پکارا ہی معین الدین معین الدین
رسول اللہ نے تجھکو کیا ہی ہند کا والی
تو اہلِ حقکا مولا ہی معین الدین معین الدین
ذرا چشمِ ترحم سے میری خواجہ ادہر دیکھو
حبیب عاجز تمہارا ہی معین الدین معین الدین
٩ ١٩٥

ہی دلربا آج میری بر مین کدہر مین جاؤن کہان مین ڈہونڈون
سما گیا ہی دل و جگر مین کدہر مین جاؤن کہان مین ڈہونڈون
وہ پاس میری مین پاس اوسکی نہین ہی دوری کسی طرح کی
ہی چشمِ تر مین میری نظر مین کدہر مین جاؤن کہان مین ڈہونڈون

وہ شکل آدم کی لیکے آیا خلیفہ اپنا اوسے بنایا
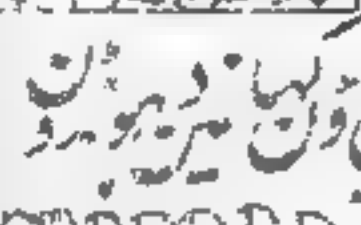
ظہور سب کا ملی ہے اس شہر مین کہ ہر مین جاؤن کہان مین ڈھونڈون

حکومت اپنی بتا رہا ہے خدا کی قدرت دکھا رہا ہے
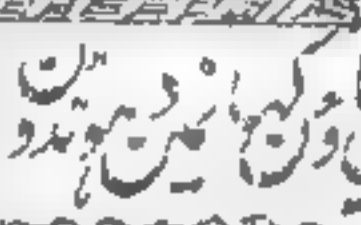
خود آپ آیا ہے اس نگر مین کہ ہر مین جاؤن کہان مین ڈھونڈون

وہی تو میرا ہے یار جانی وہی ہے میری ہے زندگانی

محیط ہے بلکہ خشک و تر مین کہ ہر مین جاؤن کہان مین ڈھونڈون
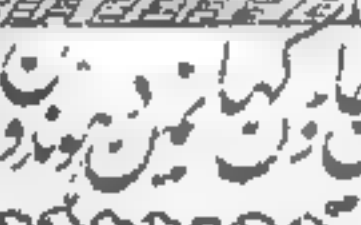
وہ دل مین میرے جو آسمایا نیا تماشا مجھے دکھایا

بسا ہوا ہے میری نظر مین کہ ہر مین جاؤن کہان مین ڈھونڈون

نقاب منہ سے اوٹھا اپنی غضب کے غمزے دکھا رہا ہے

وہ حکمران دل کا ہے نگر مین کہ ہر مین جاؤن کہان مین ڈھونڈون

کہو نہین کس کو کہ غیر حق ہے وہی ہے ہر سو یہ بات حق ہے

اوسیکا جلوہ ہے بحر و بر میں کیا ہے ہر جا وہاں کہاں نہیں ڈھونڈو
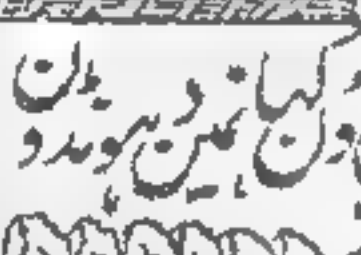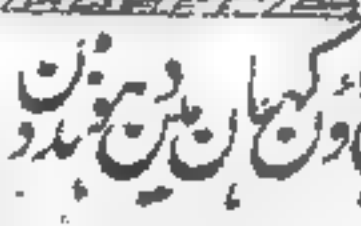
وہ غیبت ہو یت میں تھا جو مخفی حبیب اوسکا نہ کچھہ پتا تھا

۱۹۶ ۶

جو آج بیٹھا ہے میرے گھر میں کیا ہے ہر جا وہاں کہاں نہیں ڈھونڈو

خواجۂ خواجگان معین الدین
مرشدِ مرشدان معین الدین

قدوۂ عارفان معین الدین
کعبۂ عاشقان معین الدین

میری حاجت روائی جلد کرو
مالکِ انس و جان معین الدین

راہ سیدھی بتائے ہمکو
رہبرِ سالکان معین الدین

خالی مت پھیر اپنے در سے ہمیں
سرورِ دو جہان معین الدین

۱۹۷ ۵

رحم کر اس حبیب بندہ پر
شاہِ ہندوستان معین الدین

یا رب ہو میری جسم میں جان معین دین
دائم ہو میری ورد زبان معین دین

بیعت ہے یا جو چشتی طریقہ میں چشت کے
میں ہوں جناب خواجۂ اجمیر کا غلام
دل ہے غلام جو کہ محمد علی کا ہے

وہ ہے تمہارے حفظ و اماں میں معین دین
ہے جسم و جان میں دل کے مکان میں معین دین
حافظ ہیں سب کے دونوں جہاں میں معین دین

۱۹۶

ہر دم حسینؔ بندۂ مسکین کی ہے دعا
تشریف لائیں دل کے مکان میں معین دین

۷

ردیف واو

سلطان عاشقاں ہے حضرت امیر خسرو
خواجہ نظام دین کا معشوق دلنشیں ہے
ہم میں نظام بادی ہم میں غیاث پوری
مقصود ہوں تو مانگیں کچھ بھیک گھر سے دلوا

نسب علی سیر عارفاں ہے حضرت امیر خسرو
محبوب حق کی شان ہے حضرت امیر خسرو
کیا ہم پہ مہرباں ہے حضرت امیر خسرو
خالی مری دکان ہے حضرت امیر خسرو

۲۵۵ — ۸

بانشان انہین یار کا دلستانی دیکھو

خوبان یہ کبھی ستم کی کھایا تو کرو
اپنے دیوانوں کو کبھی جان ہنسایا تو کرو

غم ہجر انہین میری عمر کٹی آج تلک
قدر وصلِ صنم گاہ ستایا تو کرو

ہر برس عید مبارک ہے مین عیدِ عالم
اپنے جہیر مین تم مجھکو بلایا تو کرو

شاید آجاے خیال اس محبت کی پردلکو
دوستوں کو در میر اپنے لایا تو کرو

توسہ و امید ہے سایہ نین ہی سر دی خمیر
اپنے سرکار سے کچھ مجھکو دلایا تو کرو

یار اونکو بلا کر بٹھایا نزدیک
ہمکو بھی تکہا تم کبھو آیا تو کرو

مر گیا پر نہیں چھوٹی میری دلسی الفت
کوئی افسانہ میرا اوسکو سنایا تو کرو

۲۰۱ — ۵

کیا تعجب ہے بلا کو محبوب حبیب
چشم گریان سی ذرا خون بہایا تو کرو
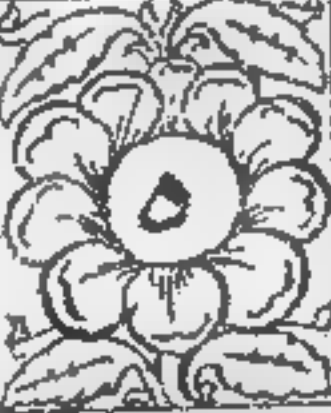
تجھے ای صوفی صافی فنا فی اللہ مبارک ہو

ظہور رمز اسرار بقا باللہ مبارک ہو

صلوٰۃ اللہ سلام اللہ علیک یا رسول اللہ

عزیزو اب تمہیں عشق رسول اللہ مبارک ہو

یہہ نکتہ مرشد کامل نے ہمکو خوب بتلایا

نفی جو ایک کیجے تو الا اللہ مبارک ہو

اچھو ہمتا کے کہنے پر تو زاہد کی نکو مانو

کہ تمنا عشق جانان کا عباد اللہ مبارک ہو

نصارا اور یہودی کو مبارک عیسی و موسیٰ

حبیب ہمکو محمد ابن عبد اللہ مبارک ہو

٢٠٢

نخل مہر پانی پر بار رہو
گلشن برگ و نوا گلزار ہو

غرق بحر رنج میں ہوں سربسر
یکنظر کیجے کہ بیڑا پار ہو

نزع میں اور گور میں اور حشر میں
اے معین الدین چشتی کے لئے
یا الٰھی قبر میں وقتِ سوال

عشقِ اہلِ بیت میرا یار ہو
میرا شہر چشت میں بازار ہو
پاس میری احمدِ مختار ہو

۲۰۳

ہاتھہ باندھی وہان کھڑا ہوں حبیب
خواجگانِ چشت کا دربار ہو

۷
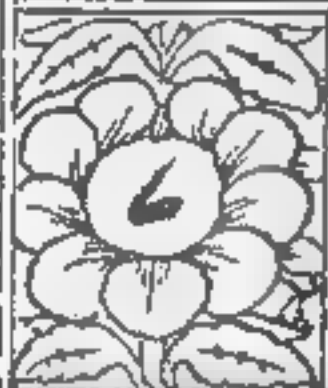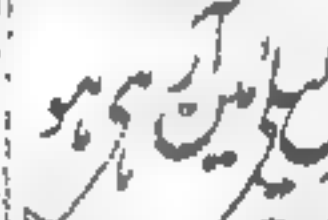
تم اپنی کاکل دکھائی جانان ہمین پریشان بنا رہے ہو
اُٹھائی رخسے نقاب مجنون لباسِ لیلیٰ مین آرہا ہو
تم آگے غیرون کی باڑ مین ہمکو تیغِ ابرو دکھا رہے ہو
اگر ہی ملنے کا قصد جانان تو پھر کہو کیون ستا رہے ہو
تمھاری تیغ نگہہ سے جانان ہوا ہی خود کشتہ ایک عالم
مجھے یہہ حیرت ہے پھر دوبارہ یہہ آنکھ کس سے لڑا رہے ہو
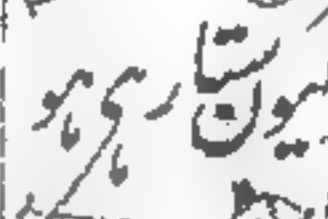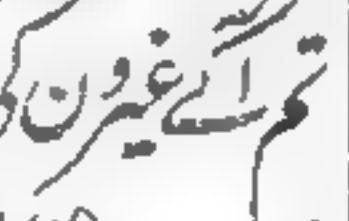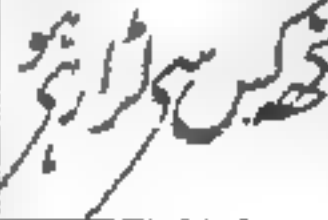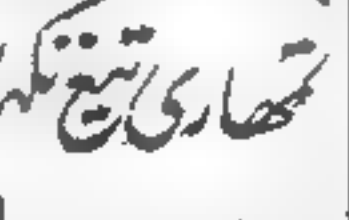
ہوا چلی عینیت کی ایسی غبارِ غیریت اوڑ گیا ہے
جہان کہتا ہے خانۂ حق یہ دل ہیں جبسے کہ آ رہے ہو
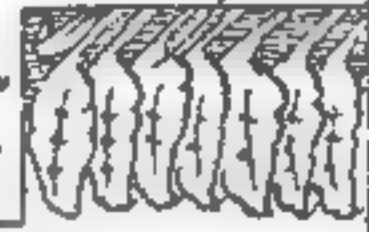
گرا ہی ہو خانہا دلکو اوڑا دی خاک عاشقونکی
ہم آپکے مکر جانتے ہین یہ باتین کس سے بنا رہے ہو

کمانِ ابرو نی تیرِ مژگان دکھاکے دلکو کیا نشانہ
گنہ یہ چلّہ نشین کا کیا ہے جو آپ ہنسکر رولا رہے ہو

دو دیکہ شیشہ ہے پارہ پارہ شرابِ حد تکی چل رہی ہے
حبیبِ میکش یہ ہے عنایت جو جامِ وصلت پلا رہے ہو

۱۶ ۲۰۴

صورت دکھا دو حبیبِ غریب کو
جو شمع مت جلاؤ حبیبِ غریب کو

خاکِ قدم کے شوقین آنکھیں ہین فرشِ راہ
سرمہ کی جا لگاؤ حبیبِ غریب کو

دیو و پری ہو حور و ملک یا کہ آدمی
جو چاہو تم بناؤ حبیبِ غریب کو

مکتب میں عشق کی اوسی بھیجا ہی باپ نی
اُستاد کچھ پڑھا و حبیب غریب کو

وصلی ہی وصل یار کی عین و شین و قاف
تم تک قلم لکھا و حبیب غریب کو

پروا نہیں ہی سارے جہاں سکو بھولیجی
خود تم نہ بھولیجا و حبیب غریب کو

سب کام میری بنکی بیکایک بگڑ گئی
بگڑا ہون اپنا و حبیب غریب کو

تم شاہ ہین فقیر میں ذرہ تم آفتاب
مت در بدر پھرا و حبیب غریب کو

فخر جہان سی نور نبی شاہ تو سہ سی
تم دیو اور دلا و حبیب غریب کو

وہ التجا جو تجھہ رحمت ہو موج زن
آتی نہیں سکھا و حبیب غریب کو

سالک میان بتا واقف و راہ کچھ نہیں ہو
تم رستہ بتا و حبیب غریب کو

ہون جان بلب کنارہ نکیجیگا دستگیر
سینہ سی اب لگا و حبیب غریب کو

ای مصر لطف در بدری سی نجات دو
اپنی ہی ربھا و حبیب غریب کو

تم ہو محیط قطرہ بی آبرو ہون ہیچ
ہرگز نہ آزما و حبیب غریب کو

دم کا ستاد لکی مغنی کا راگ ہو | قوال مست نچاو حبیب غریب کو

۲۰۵ | ۱۲
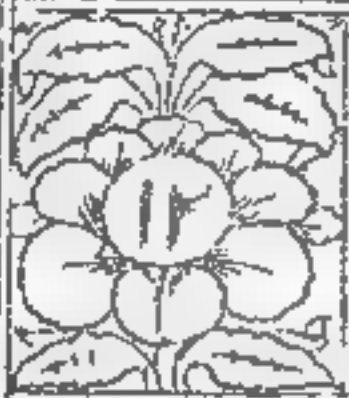
دیوانہ ہی حبیب لقائی حبیب کا
صورت ذرا دکھاو حبیب غریب کو

پردہ اٹھاو صورت دکھاو
دیوانہ اپنا مجھکو بناو

آنکھون مین آو دل مین سماو
تن کی نگر مین تشریف لاو

کب تک ہو نمین حیران پریشان
اس قید غم سے مجھکو چھڑاو

یہہ مدعا ہی یہہ التجا ہے
تم اپنا جلوہ مجھکو دکھاو

یا میرے حافظ یا میرے مولا
ترچھی نظر سے آنکھین لڑاو

مین ہون تمہارا مین ہون تمہارا
چاہو ہنساو چاہو رولاو

تا وجد و حالت ہو عاشقونکو
مجلس مین آو سبکو لٹاو

بوڑھا ہوا ہون و سیر مرا ہون
مت بھول جاو مت بھو بچ فی

یکدم میں ہوگا شورِ قیامت
پھانسیرہی مجمع سب عاشق بکا
پھر شورِ مجنون ہوگا دوبارا

مت مسکراؤ مت مسکراؤ
چاہو نچاؤ چاہو لٹاؤ
مجلس میں پیارے تشریف لاؤ

۲۰۶

عاجز حبیبِ خستہ کو اپنے
مت آزماؤ مت آزماؤ

۱۱

دکھلا میرے بر میں تو ھو ھو لاھو الاھو
تھی تیری کب سے جستجو ھو ھو لاھو الاھو
کوئی نہیں ہے تیری سوا لاموجود الا اللہ
تو ہی تو ہے تو ہی تو ھو ھو لاھو الاھو
پھیلا تعین جب وہ کیا وحدت اسکا نام ہوا
کردہ تجلّی بر خود اد ھو ھو لاھو الاھو

تو تو مین مین مت بولو تو مین کی سب باتین چھوڑو

غیر نجانو اپنے کو ھو ھو لاھو الاھو

جلوہ نمائی ہی اوسکی ساری خدائی ہی اوسکی

کون مسلمان کیسا ہندو ھو ھو لاھو الاھو

تو مجھمین ہون تجھمین یہہ نہین آتی بات سمجھہ مین

تجھمین ہون مجھمین ہی تو ھو ھو لاھو الاھو

کل کا وہی ہی رب باری اوسکا جلوہ سب مین ہی ساری

اوسکی سب مین ہی خوشبو ھو ھو لاھو الاھو

نبیکی مظہر ذات اتم ہی یعنی احمد شاہ امم

میم کا پردہ تھا بررو ھو ھو لاھو الاھو

سب سے جدا اور سب مین ہی آیا شکل عرب مین ہی

اوسکا احاطہ ہی ہر سو ہو ہو لا ہو الا ہو

بولا الست بربکم اوسی کب تھی ہم اور تم

آپ نے فرمایا قالوا ہو ہو لا ہو الا ہو

دہنے بائیں اوپر نیچے وہی حبیب آگے پیچھے

میری نظر میں ہی ہر سو ہو ہو لا ہو الا ہو

۲۰۷ ردیف ہاء ہوز ۱۲

کل میں وہی ہی جلوہ نما لا موجود الا اللہ

جھگڑا ہی پھر میں تو کا لا موجود الا اللہ

حکم الست جب آیا کسنے کہا یا قالوا بلیٰ

کسنے سجدہ کسکو کیا لا موجود الا اللہ

آپی مکین اور آپ مکان آپی زمین اور آسمان

کوئی نہین ہی غیر خدا لاموجود الا اللہ

پیش و پس اور فوق و تحت دہنی بائین زیر و زبر

کوئی نہین ہی اُسکے سوا لاموجود الا اللہ

خود ہی زلیخا خود یوسف حسن مین زایدما یوصف

خود ہی بندہ خود مولا لاموجود الا اللہ

آپی موسیٰ اور عیسےٰ آپی آدم اور حوّا

خود ہی خلیل اور خود سارا لاموجود الا اللہ

غار حرا مین آپی گیا آپی بیٹھا عرش پہ جا

آپی نبی اور آپی خدا لاموجود الا اللہ

شاہ ولایت کون ہی اسم نے سرایت سکو کیا

کس کا گدا کربل مین کہا لا موجود الا اللہ

چشتی ہی ہی قادر بھی وہ ہی حافظ اور ناصر

خود ہی معین دین ہوا لا موجود الا اللہ

خود ہندو اور خود مومن خود صوفی اور خود ہی رند

کون برا ہی کون بھلا لا موجود الا اللہ

جلوہ نما ہی ہر گل مین نغمہ سرا ہر بلبل مین

وہ ہی چمن مین ہی پھولا لا موجود الا اللہ

خود ہی مریض اور خود ہی طبیب خود ہی محب اور خود ہی حبیب

خود ہی قطرہ خود دریا لا موجود الا اللہ

وہ ہی الآن ہی اللہ اللہ	۲۰۸	واہ کیا شان ہی اللہ اللہ
عشق کی رہ مین قدم رکھا ہو		تو نگہبان ہے اللہ اللہ

تجھکو مین تیری ہی سے مانگتا ہون | یہ ہی ارمان ہے اللہ اللہ

پیرِ کامل سے محبت رکھنا | نورِ ایمان ہے اللہ اللہ

ذات مین ڈوب کے فانی ہونا | عینِ عرفان ہے اللہ اللہ

ناز و انداز مین محبوب میرا | فخرِ دوران ہے اللہ اللہ

بندہ اب خواجہ معین الدین کے | زیرِ دامان ہے اللہ اللہ

جان نکلے قدمِ جانان پہ | عینِ ارمان ہے اللہ اللہ

حاملِ بارِ امانت بیشک | ذاتِ انسان ہے اللہ اللہ

کچھ عجب طرح کی ہے پیر آج | فیض کی شان ہے اللہ اللہ

مجھے امت مین کیا احمد کی | کیا یہ احسان ہے اللہ اللہ

دو تو عالم مین ہمیشہ تیرا | نورِ تابان ہے اللہ اللہ

پیر و مرشد میرے فتّاح ہین حبیب

رہے ہے دلمین یا رب ہوای مدینہ — بجائے مدینہ برائے مدینہ

مجھے حق تعالی دکھائی مدینہ — مین ہون جان و دلسی فدائے مدینہ

نہین خوان نعمت سے محروم کوئی — دو عالم ہی ہر ذلہ ربای مدینہ

نبی پر شفاعت ہوئی آگئی وجب — محبت سی جو دیکھہ آئے مدینہ

خدایا بحق نبی اکرم — مجھے ہند غمسے چھوڑے آ مدینہ

بدر اوسکی غربت ہو چمکی ستارہ — رہ مصر جو دیکھہ سے آئے مدینہ

رہینگے سبھی امتی با خوشی — قیامت مین زیر لوای مدینہ

کلی سا کھلون کچھ چمن گگسا پھولون — جو آئی سحر مین ہوای مدینہ

نہین ماسوی مین سوی ہمنی دیکھا — تشرف مین ای دل سوائے مدینہ

مسیح اور آدم بلا سی نہ چھٹتے — نہ ہوتی اگر مبتلای مدینہ

نہ آئی دو سرا دو سرا میں
چلوں سر کے بل عشق احمد میں
میری چشم میں وہ سمای مدینہ
خدا جلد مجھکو دکھای مدینہ

۲۱۰
حبیب گنہگار دعا جو کہتین
عنایت ہو یارب ولای مدینہ
۹

میری مولا میرے سرور کمال الدین علامہ
میرے مرشد میرے رہبر کمال الدین علامہ
لڑکپن سے ضعیفی آپہی کی در پہ آئی ہے
نہ اب پھیرو نگے آ در در کمال الدین علامہ
پیاسا جام الفت کا میں بندہ ہو محبت کا
مجھے یک جام دو بھر کر کمال الدین علامہ
غرض ظل ہما سے ہے نہ مطلب چتر شاہی سے
ہو سایہ آپکا سر پر کمال الدین علامہ
غریق بحر آفت ہے میری آبرو رکھو
بحق حضرت حیدر کمال الدین علامہ
میرے اس سلسلہ کی آپ حافظ آپ ناصر ہو
رہے قایم یہ تا محشر کمال الدین علامہ
نظیر کیجے نگاہ لطف او رعین عنایت سے
اگر ناظر نہیں ہوں میں کیجیے کمال الدین علامہ

ذرا نظرِ عنایت سے میری طرف الٰہی دیکھو — پڑا ہوں آپکے در پر کمال الدین علاؔ

۲۱۱ — ۶

ستارہ مہر سا چمکے حلیب در بدر آپ
کرو گر ماہ رخ انور کمال الدین علاؔ

تم جو بت کہتے ہو لامکاں ہے یہ — میرے محبوب کا مکان ہے یہ

جلد سودا خرید لے آکر — حضرتِ عشق کی کان ہے یہ

جسکو سب ذوق و شوق کہتے ہیں — گنجِ الفت کا رازداں ہے یہ

پانوں رکھیو سنبھال کے اے دل — میرے دلبر کا آستان ہے یہ

زاہدا مینے پی شراب نہیں — نشۂ عشق کا نشان ہے یہ

فی الحقیقت ہے دفترِ عشاق — کون کہتا ہے داستان ہے یہ

کھینچئے شوق سے سلامِ ادب — شاہِ اجمیر کا مکان ہے یہ

لوگ جسکو حلیب کہتے ہیں

اے مظہر وحدت نور خدا حضرت شیخ کلیم اللہ

رہے خرم و شادان دل میرا حضرت شیخ کلیم اللہ

مرا خانۂ دل معمور کرو غم عشق سے تم مسرور کرو

رخ پاک سے پردہ کیجئے وا حضرت شیخ کلیم اللہ

میرے سر پہ ضعیفی آ پہنچی اب کس سے کہوں حالت دل کی

مرا کوئی نہین ترے در کے سوا حضرت شیخ کلیم اللہ

میرے مرشد میرے حضور کیجے مجہمین اپنا ظہور

کچھہ پرتو اپنا ڈالو ذرا حضرت شیخ کلیم اللہ

مین ہون ذرۂ خاک بسر بکھیر تو ہی مہر سپہر ضیا گستر

کروا بتو نگاہ مہر ذرا حضرت شیخ کلیم اللہ

نہین کل کسی پہلو مجکو ذرا ہی تمین غنچہ صفت بیکل شاہا

اب کس سی کہون مطلب لکا حضرت شیخ کلیم اللہ

سب پوری ہوئی حاجت اوسکی کچہ اور ہوئی حالت اوسکی

جو کہ دل سی پڑہا ہر صبح و مسا حضرت شیخ کلیم اللہ

کرو رحم کہ اب ہی رحم کی جا مین ہون دام بلا مین آکی پہنسا

تو حبیب جہان ہی راہنما حضرت شیخ کلیم اللہ ۲۱۳ - ۱۸

رخ حسنی خود برداشتہا نور محمد خواجہ
صورت پاک دکہا نور محمد خواجہ

خوابمین آکے ذرا نور محمد خواجہ
اپنے سینہ سی لگا نور محمد خواجہ

او فتادیم درین دایرہ مشکلہا
مشکل ما بکشا نور محمد خواجہ

کیجی واجلدی فخر زمان فخر الدین
ہمپہ اسرار خدا نور محمد خواجہ

بندۂ عاجز و مسکین کو زیارت کیلئے
تاج سرور مین ملا نور محمد خواجہ

کشتی دل میری عمان غم دی بیچ گھیر
پار جلدی سی لگا نور محمد خواجہ

لشکر رنج والم نی مجھی گھیرا انس
اس مصیبت سے چھوڑا نور محمد خواجہ

غیر کا دلمین نہ آوی میری کچھ بھی خیال
اپنا دیوانہ بنا نور محمدؐ خواجہ

کر تصدق سی سلیمان زمان حافظ کے
خاتمہ خیر میرا نور محمدؐ خواجہ

کوئی خالی نگیا تیرے در سے خالی مجھے
تیری سرکار سی یا نور محمد خواجہ

در عالی کی سوالی دونو جہان مین بیکس
کون حامی ہے میرا نور محمد خواجہ

پاتی ہیں آ کے بیمار شفا میری بھی
کیجئے دل کی دوا نور محمد خواجہ

حل مشکل کیلئی ایدل غمگین اتو
ورد رکھ صبح و مسا نور محمد خواجہ

کوئی صورت نہین بخشش کی ہماری لیکن
ہان بھروسا ہے تیرا نور محمد خواجہ

میرا رہبر میرا ہادی ہے میرا حامی تو
شافع روز جزا نور محمدؐ خواجہ

کل کا حاجت روا حق نی بنایا تجکو
میری حاجت ہو روا نور محمد خواجہ

دستگیری کی دبا گرنے ندو میرے تن مین
تھام لو بھر خدا نور محمد خواجہ
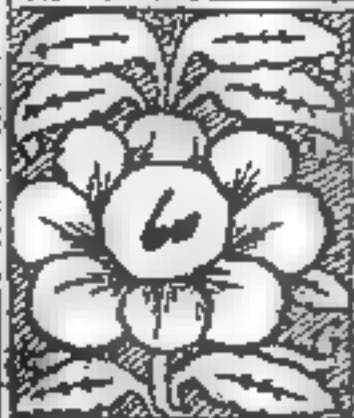
یک نظر دیکھو حبیب جگر افگار کو آ
چشم رحمت سی ذرا نور محمد خواجہ

خوش ہوا حق نے مصطفے کو دیکھ
ساری امت کے پیشوا کو دیکھ

لاکھ بسمل ہوئے ہزار شہید
میرے محبوب کی ادا کو دیکھ

میری کشتی کا ہی خدا حافظ
ہنس پڑا مینے ناخدا کو دیکھ

قول حق ہی قسم وجہ اللہ
ہر طرف جلوۂ خدا کو دیکھ

ہر تعین مین ہر تشخص مین
مظہر خاص کبریا کو دیکھ

تھا قدیم اب ظہور مین حادث
اپنی تقدیر نارسا کو دیکھ

رگ جانسی قریب ہی وہ حبیب
خالق الارض والسما کو دیکھ

آشفتہ دل جو تھا کسی زلف دوتا کے ساتھ
ٹھیرا ہے سامنا اوسی کالی بلا کے ساتھ

کیونکر دعا خدا سے نہ مانگین وصال کی
آخر ہمارے وصل کا دن ہی فنا کے ساتھ

لاکھون پہ ہم ہزار و گئے جان سے گذر
اچھا ٹھمک ٹھمک کے چلے تم ادا کے ساتھ

بلبل ہمین کیون نہ رشتۂ گل پیرہن سے ہو
اپنا کفن بھی قطع ہوا ہے قبا کے ساتھ

مین ہجر کا مریض عشق نہین مرض اور کچھہ
کرنا ہے علاج دعا اور دوا کے ساتھ

ہے خط دست یار مین لکھا یہ با حنا
مین بھی پھنسا ہوا ہون سر رنگ حنا کے ساتھ

کیا تردبان ہم حقیقت مجاز ہے
آخر کو ہو گئی مجھے الفت خدا کے ساتھ

۲۱۶

جو ہے غلام حضرت حافظ کا اے حبیب
بیشک ہے دوستی اوسے آل عبا کے ساتھ

۱۷

پردہ اٹھا پردہ اٹھا خواجہ سلیمان بادشاہ
صورت دکھا صورت دکھا خواجہ سلیمان بادشاہ

گو ہون بُرا یا ہون بھلا خواجہ سلیمان بادشاہ
پر ہون تیری در کا گدا خواجہ سلیمان بادشاہ

مشکلکشائی کیجئے حاجت روائی کیجئے
بہرِ خدا بہرِ خدا خواجہ سلیمان بادشاہ

کوئی نہین میرا یہان ہون خستگی سی نیم جان
ہو یک اشارتمین شفا خواجہ سلیمان بادشاہ

محبوب حقکے آپ ہو مطلوب حقکے آپ ہو
حقکو تیری بھائی ادا خواجہ سلیمان بادشاہ

دام بلا بالِ ہما سمجھے نہ وہ کیونکر بھلا
جسپر ہو سایہ آپکا خواجہ سلیمان بادشاہ

اے دستگیری کیجئے بیدست و پا ہون سربسر

اے دستِ تو دستِ خدا خواجہ سُلیمان بادشاہ

گُل ہر کلی کا ہے کھلا سو کھا چمن پھولا پھلا

نخلِ تمنا ہو ہرا خواجہ سُلیمان بادشاہ

اے گوہرِ بحرِ کرم صدقے دُرِ جان ہی ہین

ہے نقدِ دل تم پہ فدا خواجہ سلیمان بادشاہ

حاجت روا حاجت روا بہرِ خدا حاجت روا

بہرِ خدا حاجت روا خواجہ سُلیمان بادشاہ

پابندِ دامِ غم مین ہون جون صیدِ زخمی سربسر

اس دام سے کیجے رہا خواجہ سُلیمان بادشاہ

ہے خلعتِ عشرت قبا در کا تمھارے ہون گدا

پُر کیجئے دامن میرا خواجہ سلیمان بادشاہ

ای سرو باغ ہدی گل سی کھلے دل کی کلی
ہون مثل بلبل بینوا خواجہ سلیمان بادشاہ

یہ ہی ہی میر امدعا یہ ہی ہی میری التجا
تونسہ مین جلدی سے بلا خواجہ سلیمان بادشاہ

اب مانگتے بیٹھے ہین ہم تمسے ہی تمکو دمبدم
کچھ خیر ملجائے بھلا خواجہ سلیمان بادشاہ

مین عاشق دیوانہ ہون ای شمع پروانہ ہون
پردہ اٹھا صورت دکھا خواجہ سلیمان بادشاہ

مسکین حبیب خستہ پر بخشش ہو ہر پل نظر
ای واقف سر خدا خواجہ سلیمان بادشاہ ۲۱۷

تیرا کوچہ ہے عجائب خانہ | کوئی داتا ہے کوئی دیوانہ

جمع یکفرد ہو عشاق عرق — ہین نواسنج نولے جانہ

جسنے برباد کیا ہی کونین — عشقکی رہ مین وہ ہی مردانہ

صحو کی مے سے کوئی ہی سرشار — سکر مین بیٹھا کوئی دیوانہ

سکر اور صحو یہ دونون ہین حجاب — کر قبا پردہ کو ہو فرزانہ

قد قیامت ہی تو مکھڑا ہی غضب — کیون نہ دانا ہو یہان دیوانہ

یار کو دیکھکے چپکے چھوٹین — کیون نہ ششدر ہو یہان مردانہ

خاک کسیر ہی پتھر پارس — قطرہ اوس بحر کا ہی دُردانہ

شمع رو کا تیرے ای حافظ دین — شمع روشن ہی کہ ہی پروانہ

چاک کر پردہ کو پردے والے — کیونکہ در پردہ ہی صاحبخانہ

حال ستی کا میری پوچھو — خیر آباد کا ہون مستانہ

۲۱۹ ایک لیلی کا ہوا دیوانہ ۷

حسین پیاری مجھے دلادو نبی کا صدقہ علی کا صدقہ
کمند غم سے مجھے چھڑادو نبی کا صدقہ علی کا صدقہ

تڑپ رہا ہوں میں تونسی ذرا تو رخ سے اٹھا کے پردہ
جمال اپنا مجھے دکھادو نبی کا صدقہ علی کا صدقہ

بروز محشر میں روبرو آ کھڑوں گا تم سے یہ دست بستہ
کہ جام کوثر مجھے پلادو نبی کا صدقہ علی کا صدقہ

جو راہ بھولی اٹک رہے ہیں ہر ایک صحرا بھٹک رہے ہیں
انھیں یہ راستہ دکھادو نبی کا صدقہ علی کا صدقہ

تمہارے قدموں کی خاک تھوڑی اٹھا کے میرے حضور میرے
ہماری آنکھوں میں پھر لگادو نبی کا صدقہ علی کا صدقہ

تیرے کہاں کی در ہر کو جائیں مراد اپنی وہ کس سے پائیں

بچھڑ گئی ہیں انھیں ملادو نبی کا صدقہ علی کا صدقہ

حبیب جنکی امام کل کے ہی محمد علی ولی اب

حبیب عاجز کو کچھ دلادو نبی کا صدقہ علی کا صدقہ

۲۱۹

کیجئے لطف مجھپر خدارا خواجہ حافظ محمد علیشاہ

۹

میں ہوں بندہ کمینہ تمھارا خواجہ حافظ محمد علیشاہ

ذرا آنکر مجھکو سنبھالو میری سر سے بلاؤنکو ٹالو

رہے اوج پہ میرا ستارا خواجہ حافظ محمد علیشاہ

ہوتے حاضر وہاں ہیں حضرت اور روکر تے ہیں جسکی حاجت

وقت مشکل کے جسنے پکارا خواجہ حافظ محمد علیشاہ

دیکھ میں بشر حور و غلمان کہتے آئے ہیں ہو کے خندان

تیرے کبھا کی کیہ ہر کو جائین مراد اپنی وہ کس سے پائین
بچھڑ گئی ہین اونھین ملادو نبی کا صدقہ علی کا صدقہ
حبیب جنکی امام کل کے نبی محمد علی ولی اب
حبیب عاجز کو بچھڑے ملادو نبی کا صدقہ علی کا صدقہ

۲۱۹

کیجئے لطف مجھپر خدارا خواجہ حافظ محمد علیشاہ

۹

مین ہون بندہ کمینہ تمھارا خواجہ حافظ محمد علیشاہ
ذرا آنکے مجھکو سنبھالو میری سر سی بلاؤنکو ٹالو
رہے اوج پہ میرا ستارا خواجہ حافظ محمد علیشاہ
ہوتے حاضر وہانپر مین حضرت اور رد کرتی ہین ہیکی حاجت
وقت مشکل کہ جسنے پکارا خواجہ حافظ محمد علیشاہ
دیکھہ جن بشر حور و غلمان کہتے ہین آتے ہین ہو کی خندان

میری ماں باپ ہیں تجھ پہ قرباں لو اپنی زباں سے تم اتنا
یہہ حبیب کمیں ہی ہمارا خواجہ حافظ محمد علیشاہ

۲۲۰ ردیف یای تحتانی ۱۲

بڑا جاتا ہوں جسانِ علی ہی
نہایت عاج پریشانِ علی ہی

ہی اونکے مہر سے سینہ منور
وہ شمسِ مہرِ رخشانِ علی ہی

نہیں اکدل ہی سرگردانِ ابدال
ہماری جان قربانِ علی ہی

زمین ہی آسمان اللہ ری اونچ
زمین پر گرچہ ایوانِ علی ہی

نہیں دستِ عطا کوتاہ اونکا
عجب عظمت عجب شانِ علی ہی

ہمیں کیا آفتابِ حشر کا خوف
ہماری سر پہ دامانِ علی ہی

صِلہ پاویگا حضرت مصطفیٰ سے
جہان میں جو ثنا خوانِ علی ہی

یہاں سے نعمتیں بٹتی ہیں سبکو ‏— کشادہ حشر تک خوانِ علی ہے

جہاں میں اولیا افراد جو ہیں ‏— نجف میں دیکھو دربانِ علی ہے

کچھہ چشتی قادری اور سلاسل ‏— کچھہ سارا دیکھو فیضانِ علی ہے

۲۲۱

حبیبِ ناتواں ہے نام جسکا

نمک پروردہ خوانِ علی ہے

۶

دیکھکر دستِ کرم نام کرم بھول گئے ‏— تیری سرکار میں آ حشمتِ جم بھول گئے

قافلے انکے مدینہ میں ہزاروں پہنچے ‏— کیوں بلانے ہمیں شاہِ اُمم بھول گئے

ہمکو حافظ کی لگی کا وہ تصور ہے بندھا ‏— شوقِ جنت نہ رہا باغِ ارم بھول گئے

ہیں حبابِ رخ و کاکل میں کئی سرمست ‏— دیر کو چھوڑ دی راہِ حرم بھول گئے

جدِ اعلیٰ کو ملائک نے کیا ہے سجود ‏— آب و گل میں جو پھنسے ہم تو قدم بھول گئے

بے سبب رنج و ملال غمِ ہجراں ہے ہمیں ‏— نحن اقرب جو سنی ہجر کا غم بھول گئے

گلشن عالم وجد مین کبھی ہم گل تھے
اے کہ تر تمن کھیہ بھی پھل پاے کہ ہم بھول گئے

کوچہ یار مین آئے کچھہ اودہر ہو جلتے ہے
پانون رکھتے بھی نہ پائے کہ قدم بھول گئے

۲۲

وصل کہتی ہین سے آیا رسی ملتی ہی حبیب
ایسے بیہوش ہوئے آپکو ہم بھول گئے

۱۰

ہردم فراق یار کی طاقت کہان مجھے
اکدن تو شام وصل دکھا آسمان مجھے

کرتا ہی مجھکو قتل تو قاتل یہ سر ہے
پھر خدا نخواستہ تو پھر نہ سمجھان مجھے

مجنون ہو گیا کسی لیلی عذار کا
یہ اتمین کہہ رہا ہی یہ سارا جہان مجھے

جیسی کہین نشان کف پاے یار ہو
دفنائیو وہین پہ تم اے دوستان مجھے

اس ابر مین جھوری تیری برق و فرنگی
چمکی ہے شان برق کیا نیمجان مجھے

موسی تو تاب نور تجلی نہ لا سکا
دیکھون جمال یار رہے طاقت کہان مجھے

دل بیقرار ہی شب ہجر انمین اندنو
کیونکر بھلا نصیب ہو آرام جان مجھے

ڈوبا ہوا ہوں میں کسی یوسف کی چاہ میں
تم چاند ہو کھلا رخِ زردش کا ماجرا

قاتل تو قتل کیجیو تشنہ دہان مجھے
دکھلائی دے رہی ہے زمین آسمان مجھے

۲۲۳

حافظ میں ہیں خواجہ سلیمان جی حبیب
نورِ نظامِ دین ہے فخرِ جہان مجھے

۶

لٹک اوس فتنۂ محشر کی جسدم یاد آتی ہے
قیامت سی بپا کرتی ہوئی فریاد آتی ہے

بسر گلگشت کا کیون تجھکو ای حافظ نکہت
مری گلگشت کی کو تیری مدد آتی ہے
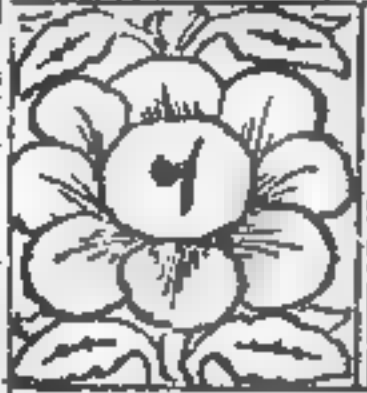
کلیجہ تھام لیتا ہوں نہ دو رشتو میں اپنا
صدا آنا قہ شیرین جو کی فرہاد آتی ہے

ادا سے چال جسدم وہ قیامت خیز چلتے ہیں
بلائے آسمانی بر سرِ شمشاد آتی ہے

ہلال عید ہو جاتا ہے ماہِ نو محرم کا
جو دل میں یادِ ابروئے جلاد آتی ہے
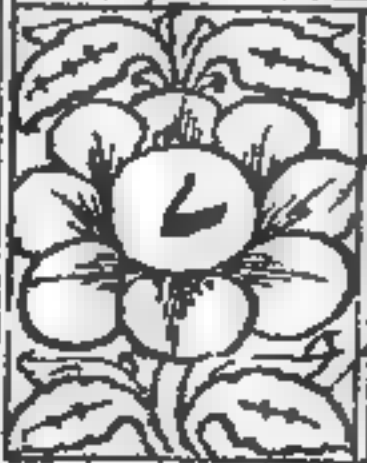
۲۲۴

حبیب اک دن چھوٹیگا سایۂ دامانِ احمد میں
جنابِ قدس سے مجھکو مبارکباد آتی ہے

۷

یار کے نام سے الفت ہے مجھے
اسلئے خلق پہ نصرت ہے مجھے

آملے مجھسے ہمدم جبدم
کیون جو حاصل ہوئی دولت ہے مجھے

یک نظر غیر گر انظر دن سے
یاد محبوب کی صورت ہے مجھے

ہون سگ کوی جناب حافظ
اسلئے خلق مین عزت ہے مجھے

یک زمانیکو کرون زیر و زبر
اسکے نام کی طاقت ہے مجھے

بھولکر پانون نہ جنت مین دہرون
کوچہ یار مین راحت ہے مجھے

۲۲۵ — عین اعیان مین عیان ہے وہ حبیب
پر نہین چشم بصارت ہے مجھے — ۱۴

در دلدار کی ایدل ہوس ہے
مجھے فردوس بھی کنج قفس ہے

دہی دم ہے دم غفلت سراسر
جو اوسکی یاد سے خالی نفس ہے

مزا تھا گلشن وحدت مین رہتے
جو اکثر تمین دیکھا خار وخس ہے

کہاں تک صدمۂ فرقت اوٹھاؤں
یہاں یکیک گھڑی یکیک برس ہے

ستم اچھا نہیں ہے بیکسوں پر
ہمارا بھی کوئی فریادرس ہے

گر انظر ونسی میری جملہ عالم
اوسکے دید کی ہر پل ہوس ہے

ہمیں ہے کاکل و رخسار جاناں
گل و سنبل نہیں ہے خار و خس ہے

سلیماں جنکی ہیں جامی و حافظ
ہما نزدیک اونکی یک مگس ہے

ہمیں ہیں کاردان ملک فن کے
چلو آگاہ ہو بانگ جرس ہے

ہوا اونکی سواری کیوں نہ ہووے
کہ خود بادِ صبا نام فرس ہے

میری انکھیں تیری دولت سیرا ہیں
میری مژگاں تیری شعلہ کی خس ہے

اندھیرا کوچہ گیسو میں وہ ہے
کہ سرگرداں شب دل کا عسس ہے

برنگِ گلستاں گل داغ دل ہیں
گل افشاں غنچۂ لب گل نفس ہے

مجھے کوچہ میں اپنے کر دی مدفون

حبیب اوس یار سی یہہ ملتمس ہا ہے

۳۶ ۷
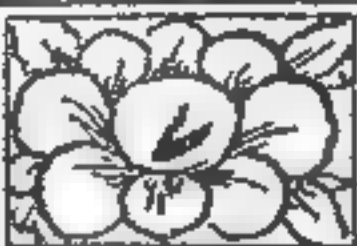
ہاں امیر المومنین عثمان ذی النورین ہے
مالک خلد برین عثمان ذی النورین ہے

سبز زانو تھی فرشتی دیکھکر جسکی حیا
وہ شہ دنیا و دین عثمان ذی النورین ہے

لیکے رضوہ سی نبی کی تیری رضوہ تک کی جا
سب زمین خلد برین عثمان ذی النورین ہے

سب جہان جاکر مدینی کی زمین اپنی جم
ذی سند بر حزین عثمان ذی النورین ہے

جو کلام حق کی پڑھتی ہیں ادا صل بحق
وہ شہید نازنین عثمان ذی النورین ہے

بعد صدیق و عمر کی مصطفیٰ کا جانشین
صاحب مسند نشین عثمان ذی النورین ہے

۲۲۷

نام ہی جسکا حبیب ناتوان خستہ جگر
آپکے در کا کمین عثمان ذی النورین ہا ہے

۸

تماشا ہی اگر ملجاے وہ دلدار گھر بیٹھے
عجب کیا ہے خدا دے دولت دیدار گھر بیٹھے

پلادے وہ مے الفت کہ جسکے نشۂ خوش سے
رہیں سرمست لاکھوں سیکڑوں سرشار گھر بیٹھے
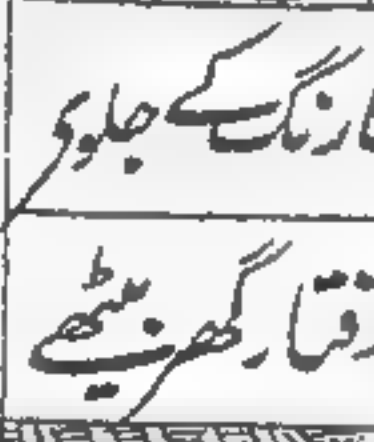
دکھائی کسکی نیرنگی نے رنگا رنگ کے جلوے
گئی تاب و توان اور طاقتِ رفتار گھر بیٹھے

برابر ماجرا ہے نظم و نسقِ حسن کا اونکے
بہت سے ہو گئے باہر بہت سے یار گھر بیٹھے

بجھے گر تشنگیٔ وصل اب خضر ملجائے
ہو جلدی قطرہ زن اب چشمِ دریا بار گھر بیٹھے
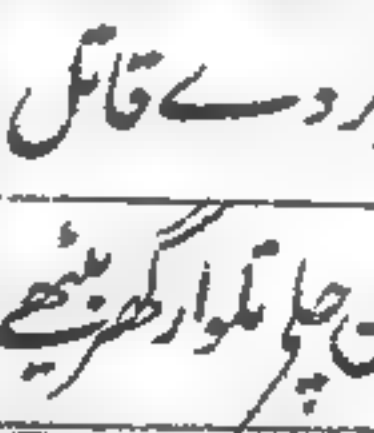
ہلال آسا ذرا چمکے جو تیغ ابروے قاتل
جہان کی اونگلیاں اوٹھیں چلی تلوار گھر بیٹھے

قبا کر خرقۂ زاہد صومعہ سے ہو تو دامن چین

کہ چھپے جاتے ہین یان جبہ و دستار گھر بیٹھے

جو ہی وابستہ دامان حافظ ای حبیب اوسکو

تعجب کیا ملے گر دولت دیدار گھر بیٹھے

رہو مشغول ہر دم ذکر حق مین گر تو شاغل ہے

اگر یکدم بغیر از یاد کے گذرے تو غافل ہے
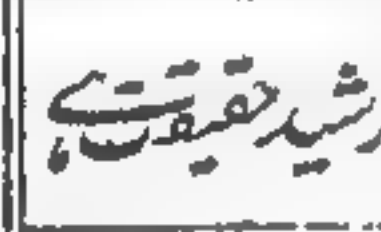
ہر اک ذرہ مین تابان نور خورشید حقیقت ہے
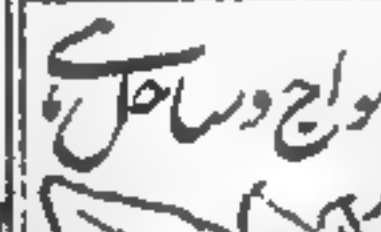
ہر اک قطرہ مین دیکھو بحر ہی امواج و ساحل ہے

ہزارون جب کے مجنون ہین گڑ روں اوسکی دیکھی

چلے آتا ہی تو سے یہ کس لیلے کا محمل ہے
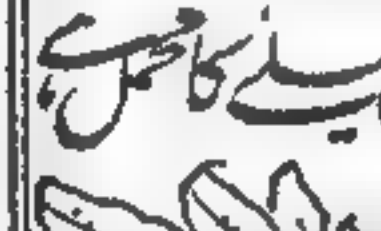
ہو نظری اتحادی انعکاسی اور صیادی
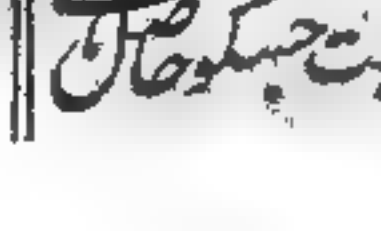
وہی ہے صوفی صافی یہ نسبت جسکو حاصل ہے

مگر انکار باطل سے کہ ہے اسمین ظہور حق
جو غیر حق نہین کوئی کہان پھر حق و باطل ہے

وصال اوسکو ہے ہر دم اور حضوری جسکو ہے ہیم
وہی ہے اکمل کمل وہ عارف اور واصل ہے

عزیزو خواہش مولا مین چھوڑا جسنے دنیا کو
بڑا وہ صاحب ہمت ہے جانو اور عاقل ہے

ارادت جسکی کامل ہے مرید وہی وہ شامل ہے
محبت جسکو حاصل ہے وہی بیعت مین داخل ہے

فنا فی الشیخ کا رتبہ ملا ہے شیخ سے جسکو
کسیکی اوسکو کیا پروا کہ جسکا شیخ کامل ہے

حبیب جسنے اپنے یار کو اپنے مین پہچانا

۲۹ ۱۱ وہی ہی صاحب نعمت وہی قابل ہی فاضل ہی

تم ہو شیخ الامم حسن بصری
کیجے مجھپر کرم حسن بصری

ہر گھڑی تمسے اپنا حال تباہ
عرض کرتی ہین ہم حسن بصری

کوئی مشکل جو ہمپر آتی ہے
کہتے ہین وے میدم حسن بصری

آپکے ہوتے کس عرض کرین
اپنا رنج والم حسن بصری

جسقدر سلسلہ ہین اون سبمین
ہی تمہارا قدم حسن بصری

آپکا آفتاب مہر ہی بس
کیا کرین جام جم حسن بصری

کوچہ ہی آپکا کہ جنت ہے
یا کہ باغ ارم حسن بصری

کوئی آنکھومین میری بوی لگا
تیری خاک قدم حسن بصری

کیجیے دور بطفیل کریم
میرا درد والم حسن بصری

یا محمد علی زبان پر ہو
نکلے جب میرا دم حسن بصری

۲۳۰ — ۷

دمبدم یہہ حبیب بیچارہ
بھرتا ہی تیرا دم حسن بصری

رخ دلدار نظر آتا ہے — ہر طرف یار نظر آتا ہے
غیریت اوٹھگئی اغیار کہان — عین دلدار نظر آتا ہے
جلوہ اوس یار کا دیکھو تو بنا — دنمین سو بار نظر آتا ہے
تھامتا ہون نہین تھمتا ہی یہ دل — جب طرحدار نظر آتا ہے
جس بیابان مین وہ گلرو آیا — خار گلزار نظر آتا ہے
ہو کہ مجنون ہی رخ لیلی کا — ہمکو ہشیار نظر آتا ہے

۲۳۱ — ۱۳

اپنے محبوب کی انکھونکا حبیب
مجھکو بیمار نظر آتا ہے

علی تو مولا ہی مومنونکا علی وسیلہ ہی بیکسونکا

یقین سمجھو جدا نہین ہی علی نبی سے علی نبی سے

نبی سے اونکو جدا انجا تو ہمارے کہنے کو خوب مانو

ہی سب پہ ظاہر انہین ہی علی نبی سی علی نبی سی

علی کی الفت ہی نورِ ایمان عداوت اونکی ہی آفت جان

کہ فرق اسمین ذرا نہین ہی علی نبی سی علی نبی سی

ہین جسم واحد سی دو نو پیدا ہین نور واحد سی دو ہویدا

یہہ دو سمجھنے کی جا نہین ہی علی نبی سی علی نبی سی

۲۳۳

جانشینِ مصطفیٰ خواجہ سید الدین ہے
نائب شہ گلستاں خواجہ سید الدین ہے

عین چشم اولیا خواجہ سید الدین ہے
درد دلِ اہلِ حسد خواجہ سید الدین ہے

عین حق ان کو کہوں ہے عین حق بیت طہر
حرز چشم مصطفیٰ خواجہ سید الدین ہے

ہم کو [illegible] کا ملوں کا نقص [illegible]
کاملوں کا پیشوا خواجہ سید الدین ہے

تمھارا ہون تمھارا ہون تمھارا ہون تمھارا ہون
برا ہون یا کہ ہون بہتر سدیدالدین مرعشی

میرے لئے سلسلہ کے آپ حافظ آپ ناصر ہو
رہے جاری یہ تا محشر سدیدالدین مرعشی

۲۳۴

حبیب خستہ تن کو دیکھئے چشم ترحم سے
پڑا ہے آپکے در پر سدیدالدین مرعشی

۶

جب کوئی خورشید نظر آیا مجھے
بے تکلف تو نظر آیا مجھے

طور کے مانند کوہ و دشت مین
شعلہ زن ہر سو نظر آیا مجھے

جب کھلی شان تولوا اینما
شش جہت مین تو نظر آیا مجھے

دیکھ لی آیت ہوالاول کی جب
کل مین وہی ہو نظر آیا مجھے

نحن اقرب کی تجلی جب ہوئی
یار در پہلو نظر آیا مجھے

۲۳۵

جب حبیب آئینہ مین دیکھا غور کر
جلوہ فرما تو نظر آیا مجھے

۱۲

میرے اوپر عنایت ہے ابو اسحاق چشتی کی
میرے سینہ مین صورت ہے ابو اسحاق چشتی کی

مرید اس خاندان کے سب چلی جائینگے جنت مین
عجائب ہے کرامت ہے ابو اسحاق چشتی کی

ابو احمد سے لے تا خواجہ حافظ تلک دیکھو
ملی سبکو خلافت ہے ابو اسحاق چشتی کی

جو آیا اس طریقہ مین بنا چشتی بہشتی وہ
ملی اوسکو حمایت ہے ابو اسحاق چشتی کی

اوسیکے واسطے ہی سب حکومت دین و دنیا کی
ولایت ہے ریاست ہے ابو اسحاق چشتی کی
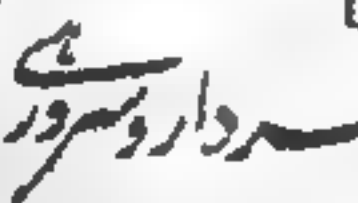
تمامی خواجگان چشت کا سردار و سرور ہے

عزیز و بادشاہت سب ہے ابو اسحاق چشتی کی

نظامی صابری فخری سلیمانی جہاں تک ہیں

یہ ساری فیض و برکت ہے ابو اسحاق چشتی کی
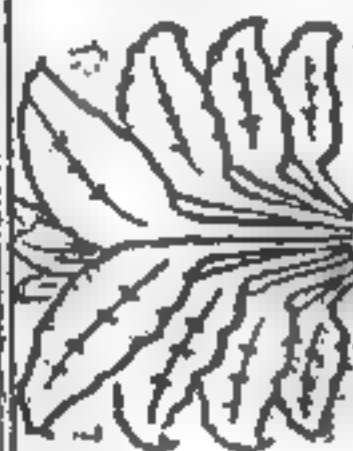
ابی احمد ہیں اور خواجہ محمد یوسف و مودود

انھیں میں سب امانت ہے ابو اسحاق چشتی کی

جہانمیں اس طریقہ سے جو ہیں غوث و قطب ہا

چلی آتی وہ نعمت ہے ابو اسحاق چشتی کی

بلاد شام میں عکہ کہ جسکا نام اطہر ہے

وہاں کیا پاک تربت ہے ابو اسحاق چشتی کی

جسے ہے عشق خواجہ کا جو ہی ہے صاحب نسبت

ہوئی حاصل جو نسبت ہے ابو اسحاق چشتی کی

حبیب خستہ دل کو دین و دنیا مین نہین کچھ غم
وساطت سے ہے حمایت ہا ہی ابو اسحاق چشتی کی

۲۳۶

حافظِ ہر دو جہان مرشد دوران مدد ہے
فخرِ خوبان ہے کہ دنورِ سلیمان مدد ہے

راہ بھولا پھرتا ہون بھٹکتا ہون
خضرِ خوبان ہے دپیرِ مریدان مدد ہے

ہوکر دیوانہ تیرا کوہ و بیابان میں پھرا
تنِ عریان ہے دخارِ مغیلان مدد ہے

چشت کے درگا گدا ہون شہِ جان جانان
ہمہ تن بے سر و سامان ہون سامان مدد ہے

جان بھی جان کے انجان ہوئی میری جان
رحم کر بہرِ خدا مجھپہ میری جان مدد ہے

اب برا وقت ہے مشکل کا میری تشا
نورِ سبحان ہے دشاہدِ یزدان مدد ہے

رحم ہو حالِ خستہ پہ بقولِ بیدار
فخرِ دین فخرِ جہان شہ پاکان مدد ہے

ہون زلیخا سا جھنکاتی ہے تیری چاہ
ماہِ کنعان مددی یوسف دوران مدد ہے

حالِ ایندہ و ماضی حبیب حیران

۷ — تم پہ سب جالی ہے اے خواجہ پیا یمان دے — ۲۳۷

لمعان نور ذات زمان و زمین مین ہے — زاہد تو کسلئے چھپا جہان و جبین مین ہے

دریا مین وہ قطرہ مین اوسکا وہ دشت مین — دیوار و در مین وہی ہے مکان و مکین مین ہے

احمد مین ہے علی مین حسین و حسن مین وہ — حافظ مین فخر دین مین سلیمان سعید مین ہے

اجمیر کی سو نہین ہمنے کہین سنا — تاثیر کچھ عجیب جو اوس سرزمین مین ہے

دیر و حرم مین شیخ و برہمن گئے تو کیا — سب کچھ ہمین مین ہے جی سب کچھ ہمین مین ہے

زاہد دکھا کے ہاتھ دعا مانگتا ہے کیا — جو آسمان پر وہی تو زمین مین ہے

۹ — ذرے مین اے حبیب نمایان ہے آفتاب — ۲۳۸

پر دیدہ منحصر نظر یار بین مین ہے

میرے دل کی ارمان میری التجا ہے ابو احمد ابن فخر سانغہ سے

میرے دل کا مطلب بر آمد عا ہے ابو احمد ابن فخر سانغہ سے

عجب کیا ہی پھولا میرا غنچہ دل نہ ہو سکی باغ پیر میرے مایل

کہ ہر نخل امید پھولا پھلا ہی ابو احمد ابن فرسنافہ سے

جو چشتی ہو نازان تو نازکی جا ہی اگر فخر ہو فخر ہونیکا بجا ہی

یہہ سبکو خلافت کا خرقہ ملا ہی ابو احمد ابن فرسنافہ سے

کوئی اوٹھتا ہی کوئی رو رہا ہی کوئی بیخود نہ ہو خود نما جیسا ہی

غنا کا ہر اک سمت شور و نوا ہی ابو احمد ابن فرسنافہ سے

ہی خواجہ محمد کو اونسی خلافت محمد علی تک ملی سبکو نعمت

میرے پیر و مرشد نے سب کچھہ لیا ہی ابو احمد ابن فرسنافہ سے

ہر اک انس و جن بادشہ و اولیا سب جو ہی کیا عین مطلوب و مطلب

طرف چشتی کی عرض کرتا کھڑا ہی ابو احمد ابن فرسنافہ سے

کرو دور مشکل کی جنکے درپہ جھکتے ہین دیدہ پہ ماہی بدر سے

یہہ فیضانِ حق کیسا جاری ہوا ہے ابو احمد ابن فی سنا فتہ ہے

کسیکو تو شاہی کسیکو گدائی میسر کسیکو ہوئی حق نمائی

حقیقت میں مطلوب عالم ملا ہے ابو احمد ابن فی سنا فتہ ہے

کرو جلد روشن چراغ مطالب ہو سرسبز و شاداب باغ مآرب

حبیب دنی کی ہر دم دعا ہے ابو احمد ابن فی سنا فتہ ہے

۲۴۹

یاد کرتا ہوں تجھے یا اوٹھے اور بیٹھے

ہاتھ اوس یار کے دامن کو نہ پہنچا ہیہات

جز زلیخا نہ خریدار ہوا یوسف کا

وجد کرتے ہوا جمیر میں ہر شام و سحر
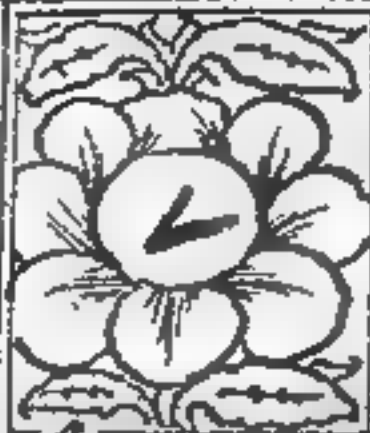
مست ہیں ہم نگہہ یار دو رندہ جہانے

طاق طاق ابرو ٹکیا طاق سر ہر حاجت

ورد ہے حیدر کرار اوٹھے اور بیٹھے

خواہش وصل میں ہے یار اوٹھے اور بیٹھے

یوں تو لاکھوں ہی خریدار اوٹھے اور بیٹھے

سیکڑوں محرم اسرار اوٹھے اور بیٹھے

سیکڑوں خانہ خمار اوٹھے اور بیٹھے

کس طرح تیر گرفتار اوٹھے اور بیٹھے

اس طبیب دل خستہ کو نہ تسکین ہوگی
جبتلک دیکھے نہ دیدار اُٹھی اور بیٹھی

جلوۂ یار نمودار ہر اک شان مین ہے
صوفی رند مین کافر مین مسلمان مین ہے

اتحادی اکھی ہین سمجھ کی نسبت
جا مین جان کا اور جان جہان جان مین ہے

پیر ارشاد نے جو کچھ مجھے کی ہے تعلیم
للہ الحمد شب و روز وہی دھیان مین ہے

مطلقاً فرق احد مین نہ احمد مین ہے
برزخ میم فقط دیکھئے دریا مین ہے

جلوہ اوس مہر منور کا یہ انوار عجیب
خضر مین نوح مین حافظ مین سلیمان مین ہے

وصل حق تو ہے دریا یہ نہین ہے موقوف
پیر کامل کی نظر فیض کے یک آن مین ہے

یون تو ہین سب اوسکے مظاہر پہ طبیب شیدا
مظہر خاص خدا حضرت تنہا مین ہے

قبلۂ اہل صفا خواجہ محمد چشتی
کعبۂ شاہ و گدا خواجہ محمد چشتی

بادشاہ دوسرا خواجہ محمد چشتی
حامیِ روزِ جزا خواجہ محمد چشتی

تو سخی ابن سخی اور کریم ابن کریم
میں ہوں محتاج ترا خواجہ محمد چشتی

عارفِ واصلِ حق بین ہے تو ای حق آگاہ
راہِ حق پر مجھے لا خواجہ محمد چشتی

عاجز و خستہ و بیچارہ گنہگار ہوں میں
کون ہے آپ سوا خواجہ محمد چشتی

اس گنہگار کو ملجا ہے برائے مدفن
چشت میں تھوڑی سی جا خواجہ محمد چشتی

ناصرالدین ابو احمد کا تو ہے شہزادہ
خلفِ شیرِ خدا خواجہ محمد چشتی

نام نامی ہے تمہارا مجھے اسمِ اعظم
دافعِ رنج و بلا خواجہ محمد چشتی

مشکل آسان ہوئی دم میں ہوا مطلب حاصل
با وضو جس نے پڑھا خواجہ محمد چشتی

سب حمیدہ ہوئے اوصافِ ذمیمہ دل کے
تونے جب دیکھ لیا خواجہ محمد چشتی

راہ تکتا ہوا بیٹھا ہے ترے در پہ حبیب
ٹک ادھر دیکھ ذرا خواجہ محمد چشتی

٢٤٢ ٥
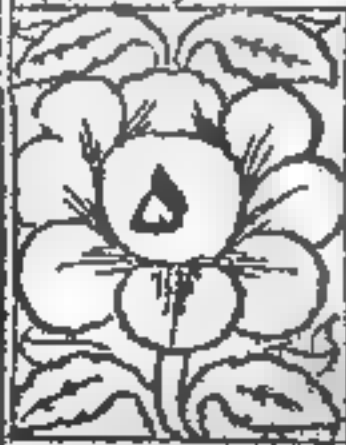
مجھے یار سے اپنے یاری لگی
رقیبوں کے دل میں کٹاری لگی

حقیقت میری گل میں ہے جلوہ گر
مجھے اپنی صورت پیاری لگی

ابھی ہنستے ہنستے کدھر کو گئے
مجھے آپ کی انتظاری لگی

تیری چشم کا جو کہ بیمار ہے
اُسے روز و شب آہ و زاری لگی

۲۴۳

حبیب اب جو ملنا ہو ملیو شتاب
دل زار کو بیقراری لگی

۶

شتاب آ کہ دل زار انتظار میں ہے
نہ تاب گریہ در چشم اشکبار میں ہے

میں تیری ابھی تک ناصح
جو لطف چنگ و رباب و دہل میں ستار میں ہے

حسن میں
ہمارا اسکی وفا دی تو کوئی یار میں ہے

وصلت کا
ابھی تلک کہ میری آنکھ اسکی خمار میں ہے

کرشمہ لاکھوں تجھے ناز و ادا کر دیا
ہر ایک دل تیری زلفوں کی تار تار میں ہے

ہزاروں حشم کی بہار سیکڑوں سنبل
حبیب بندۂ عاجز تو کس شمار میں ہے
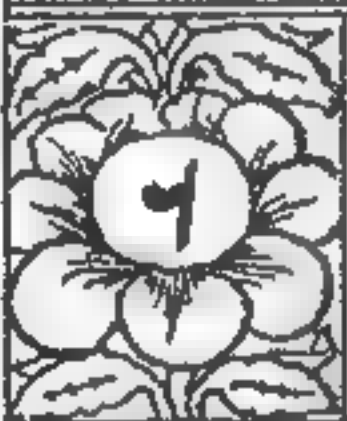
کس سے کہوں مطلب لکا ناصر دین یوسف چشتی
اب سوا کون میرا ناصر دین یوسف چشتی

مانگتے ہیں کوئی تخت و تاج کوئی کریں ہیں اسم ذات
آپکے در پر شاہ و گدا ناصر دین یوسف چشتی

دفع ہوں اوسکے درد و الم عیش و خوشی ہووے ہمدم
اب جسنے وسیلہ تیرا لیا ناصر دین یوسف چشتی

مجھکو نہووے ناچاری دور ہو میری بیماری
بخشئے صحت اور شفا ناصر دین یوسف چشتی

میری رکھو شرم وہاں نبی علی کے رحمت جہاں

جسدم ہو گا روز جزا ناصر دین یوسف چشتی

لطف و کرم سے میری چشم عنایت کی ہو نظر

میں ہوں دیوانہ تیرا ناصر دین یوسف چشتی

بندۂ عاجز خستہ حبیبی ہی تیری در کا غریب

چشت مبارک اسکو دکھا نا ناصر دین یوسف چشتی

۲۴۵ بیت

ساقیا دمی پلا تا سر دل ہو غیر سے
گر ملے کعبہ میں پھر کام کیا ہے دیر سے

ہم ہیں بلبل تیری گلرخسار کے اے گلعذار
کیا غرض باغ ارم اور بوستاں کی سیر سے

طالب دنیا نہیں ہوں طالب عقبیٰ نہیں
طالب مولیٰ ہوں مطلب ہے بشر خیر سے

ہم محبت کے ہیں بندے حسن کے ہیں خانہ زاد
ہمکو کیا مطلب کسی کی دوستی و بیر سے

٩ — ۲۴۶

سر میں ہو گلشن احمد کا پھر حبیب
طائر دل کو ہے سیر کام ہر دم طیر سے

خوش ہے دعا میں تیری ہیں اب ہاتف مجھے
کہتے ہیں معرفت کے گہر کی صدف مجھے

ارمان ہے دلکا یہی ہی اپنا مدعا
دیجو کفن کی جای ردای نجف مجھے

یہہ عرض دوستوں سی ہی بعد قضا ضرور
دفنائیو نجف میں کہیں یکطرف مجھے

قانون وعظ یہہ ہی کہ واعظ ہو دم بخود
بہتر ہی ساز وعظ سی آواز دف مجھے

آنکھوں میں جا سمای لگا دن بصد بشر
ملتی ہے بوتراب کی گر خاک کف مجھے

پڑھتا ہوں گلستاں میں ابجد ہزار بار
مکتب میں عشق کی جو ملا یکطرف مجھے

ایدل خدا کریم ہی ہی کیا عجب کہ دے
فرزند سے ہی مرید کوئی خلف مجھے

جب چشم بند کی تو وہ ہی اپنی روبرو
کھولی جو آنکھ دکھنے لگا ہر طرف مجھے

۲۴۷ — ۸

عرفان ہو گیا ہی حبیب اپنی ذات کا
صد شکر ملگیا ہی در من عرف مجھے

علی اور فاطمہ کے تم ہو پوتی
نبی کے جانشین مودود چشتی
تمہارے فیض سے الحمد للہ
بھری ہے گود زمین مودود چشتی
مدد کیجے خدا کے واسطے اب
بہت ہوں دل حزین مودود چشتی
قیامت میں ہماری شرم رکھنا
نہوں رسوا کہیں مودود چشتی
ہم عاصی کمترین بندوں کو خواجہ
ملے خلد برین مودود چشتی
ابو یوسف کے صاحبزادے ہو آپ
خلیفہ جانشین مودود چشتی

تمہارے نام پر صدقے ہیں دل سے
حبیب کمترین مودود چشتی

۲۴۹ ۶

ذرا اپنی صورت دکھا دو مجھے
سراسیمہ اپنا بنا دو مجھے
لگا آتش عشق ای خانہ سوز
محبت میں اپنی جلا دو مجھے
میں سوتا پڑا خواب غفلت میں ہوں
ذرا خضر فرخ جگا دو مجھے

یہی مدعا ہے یہی آرزو
کہ سینے سے اپنے لگا دو مجھے
پھروں مست میخانۂ عشق میں
شراب محبت پلا دو مجھے

۲۴۹

بھٹکتا پھرے کب تلک یہ حبیب
ذرا راہ سیدھی دکھا دو مجھے

۶

تمہارے عشق کا دلبر وہ زخم کاری ہے
لبوں پہ جان ہے آنکھوں کو انتظاری ہے
ستاؤ اتنا نہ عاشق کو اپنے جانِ جاناں
تمہارے عشق میں دن رات آہ و زاری ہے
ہمارے گھر میں جو تشریف لائے حضرت عشق
نقیہ جسم ہے اور دل کو بیقراری ہے
ہزار طور سے وہ یار جلوہ افگن ہے
اگر نہ دیکھیں تو تقصیر یہ ہماری ہے
تڑپ کے قیس نے اور کوہکن نے دیدی جان
تری گلی میں صبح آج اپنی باری ہے

۲۵۰

پلا دیا تھا جو ساقی نے ایک جام شراب
حبیب آنکھوں میں اپنی وہ نشہ طاری ہے

۷

ہمارے یارکا جو آستاں ہے
وہی فردوس ہے باغ جناں ہے

پتا اوسکا نکچھہ اوسکا ٹھکانا
مکاں اوسکا نہو جیو لامکاں ہے

نبی فرمادے ہیں ما عرفناک
حقیقت اوسکی جانو لابیاں ہے

ادا کس منہہ سی ہو نعت محمد
کہ روح القدس جسکا دا رباں ہے

ہے باطن میں خدا ظاہر میں بندہ
سخن یہہ ہادی شیخ زماں ہے

تکر عابد عباد الکا تو تکیہ
عباد تکہہ تیری مرکی کماں ہے

۲۵۱ — حبیب اپنا تم حافظ دو جہاں ہیں
سلیمان زمان فخر جہاں ہے — ۱۲

بادشاہ عارفاں ہے خواجہ عثمان ہرونی
فیضبخش کاملاں ہے خواجہ عثمان ہرونی

اونکی خادم تھیں ماننہ گل پھولیں دلا
قاسم باغ جناں ہے خواجہ عثمان ہرونی

نائب ملک نبی اور راحت جان علی
مقتدائے عارفاں ہے خواجہ عثمان ہرونی

ہو فنا ہستی میں اپنی ہے عبد سے معبود ذات
بے نشان عین نشان ہے خواجہ عثمان ہارونی

مصدرِ اوصافِ باری مظہرِ جملہ صفات
رہنما گمرہان ہے خواجہ عثمان ہارونی

نار کو گلشن کیا یا نار کو نبی کر دیا
سرورِ گل انس و جان ہے خواجہ عثمان ہارونی

ہو گئی خود انسانِ کامل عین بینائی سے دیکھ
سجدہ گاہِ عاشقان ہے خواجہ عثمان ہارونی

حضرتِ خواجہ معین الحق معین الدین کا
پیر و مرشد بیکسان ہے خواجہ عثمان ہارونی

رحم کر مجھ پر طفیلِ خواجہ حاجی شریف
اندنوں فیضِ جہان ہے خواجہ عثمان ہارونی

درد و غم ایسے چھڑا دو کر سکو دینی عطا
پیر کیا بار گران سے خواجہ عثمان ہارونی

گرم ہو بازار اور جوشِ خریداران ہو پھیر
سرورِ میری آدکان ہے خواجہ عثمان ہارونی

۲۵۲

بندۂ عاصی حبیب کمترین ہے حال پر
شکر حق کیا مہربان ہے خواجہ عثمان ہارونی

۳

ہمارے گھر میں دیوسر کی آمد آمد ہے
عزیز و سبطِ پیمبر کی آمد آمد ہے

خوشی سے باغِ جہاں میں ہے نغمہ زن بلبل
کہ آج وصل گلِ خوشتر کی آمد آمد ہے
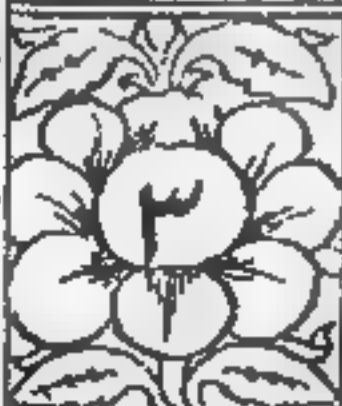
یہی ہے وقت تجھے دلسے پڑھ تو نادِ علی
حبیب مالکِ قنبر کی آمد آمد ہے

کہتا ہے تمہیں کوئی کہ اچھا نہیں کرتے
جو ظلم و ستم کرتی ہو بیجا نہیں کرتے

زخمی مجھے ابرو کیا اور یہ بولا
یہ زخم وہ ہے جسکو سلایا نہیں کرتے

تم عقدہ کشا ہو مجھے فرمائیے صاحب
کس واسطے مطلب میرا پورا نہیں کرتے

ہے صاحبِ بخشش کی یہ عادت میرے آقا
بندہ کے گنہ کرنے پہ پروا نہیں کرتے

ہم ذرہ ہیں اور آپ ہیں خورشید کرامت
کیوں ہم پہ نظر مہر کی ڈالا نہیں کرتے

جو آپ نے فرقت میں لگائی ہے یہ آتش
اسطرح کوئی آگ لگایا نہیں کر...

جو جور و جفا نے ہی جان کیا ہے
بندے پہ تو اتنی کبھی...

کیوں اے حبیب دل سے جفا ہے...

٢٥٢ جو ہاتھ پکڑتی ہین وہ چھوڑا نہین کرتی ١٣

مین دلکی درد سے مضطر ہون یا علی مدد
پریشان خاطر ابتر ہون یا علی مدد

تو ہی ہے میرا سلیمان مجھے نہین کچھ غم
اگرچہ مور سے کمتر ہون یا علی مدد

زبان حق خلایق سے ہے تو سپر افگن
بسانِ تیغ نگون سر ہون یا علی مدد

نکیون نہ فخر مجھے خسروانِ عالم پر
گدائے سبطِ پیمبر ہون یا علی مدد

لحد مین آکے نکیرین جب کرینگے سوال
کہونگا عاشقِ حیدر ہون یا علی مدد

جہان بدل ہے نالون سے جان بلب ہمہ دم
مثالِ صاعقہ مضطر ہون یا علی مدد

تمہارے در کی گدا کو ہے فخر سلطانی
غلام حضرتِ قنبر ہون یا علی مدد

ابھی خاک نشین آپکے مین در کا ہون
برا ہون یا کہ مین بہتر ہون یا علی مدد

مجھے دستگیر کرو نہ پڑو
وہ بیسیری ہے کہ بیسیر ہون یا علی مدد

اے کعبۂ مقصود
پڑا مین آپکے در پر ہون یا علی مدد

اگرچہ نامہ سیہ ہون و مین لیس و نہا
تمھارے مہر کی ذرہ فقیر ہون یا علی مددے

نہین مثل خضر کے آبحیات کا تشنہ
مین تشنہ لب کوثر ہون یا علی مددے

٢٥٥

ہزار جان سین ای حبیب سرور نجف
فدای باقر و جعفر ہون یا علی مددے

١١

واعظا پند زبانی اور ہے
عاشقون کی خونفشانی اور ہے

ظاہر اور درزبانی ہو نہو
اپنے دل کی پاسبانی اور ہے

قید مین الفاظ کی ہم ہین پھنسے
لیک باطن مین معانی اور ہے

گو ضعیفی مین بھی ہون عاشق مزاج
عالم وقت جوانی اور ہے

مست ہے قلبی دستری مین گو ئی
ہان ولا ذکر لسانی اور ہے

زاہد خلوت نشین کی طرز اور
عشقبازون کی نشانی اور ہے

عاشقون کے لب پہ ارنی کا سوال
شاہدون کی لن ترانی اور ہے

گرچہ ہی ہر مدرسہ مین بحث علم
کاشف سعر نہانی اور ہے
قیس اور فرہاد کے تھی جدی
عشق کی اپنے کہانی اور ہے
شاہ خیر آباد کے ابرو ہی اور
ہان حسام اصفہانی اور ہے

۲۵۶ — ۶

پیر گرچہ سبکے اچھے ہین حبیب
اپنا دہ ہندوستانی اور ہے

اوصاف کیا بیان ہو پیران پیر کے
ہم سر بسر غلام ہین اُس دستگیر کے
گر خواہش وصال الٰہی ہو زاہدا
بس جا کے بیٹھ جائیو در پر فقیر کے
جب تجھسی راہ عشق کی منزل نہ طی ہوئی
جا سر کو بل نجف کو تو حضرت امیر کے
دلمین ہی شوق آنکھ سی ہی اشک پر رواں
ای عشق یہہ نشان ہین تیری سفیر کے
ہر روز و شب ہی نالہ و فریاد و نغیاث
چھٹکے یہ یا نیہ چھوٹ گئی ہم صفیر کے

کیا مرتبہ ہی فقر کا کونین مین حبیب

جسے ولاے علی نہین ہی وہ شام غفلت کی خواب مین ہے

ہر ایک مہر سپہر وحدت محبت بوتراب مین ہے

پیا ہی جسنے شراب وحدت نہین ہی سر مین خمار کثرت

جو سینہ بریان ہو دیدہ گریان کب اوسکو لذت کباب مین ہی

مٹا دیا جسنے اپنی ہستی بکیدن ہوا اوسکو مدام مستی

ہی دور مین اوسکا کاسہ سر نشہ دو چشم پر آب مین ہی

تلاش کرتا ہی اوسکی ہر سو یہہ کہہ بھٹکتا ہی کسلئے تو

قریب شہ رگ سے ہی وہ خوش دیہ آیا اُم الکتاب مین ہی

کوئی ہی حیران کوئی پریشان کوئی ہی مانند ابر گریان

جسے کیا اوسنے اپنا عاشق عجب وہ حال خراب مین ہی

اٹھادی پردہ کو ماومن کرکہ چاک ہو دامن تعیّن

ہی بیحجاب اوسکی ذات بیچون خودی سی خود تو حجابمین ہے

ستار و ڈہولک کوئی بجایا کوئی مغنّی سلب نکلے گایا

کسی نے ہ ہ مین دِ کو پایا کوئی تو چنگ و ربابمین ہے

ہزار تیر نگہ کے کشتہ ہین تیغ ابرو کی لاکھ بسمل

جناب مولانا فخر دین کی حبیب تو کس حسابمین ہی ۲۵۹

۱۵

میرے آنکھومین صورت ہی معین الدین چشتی کی

میرے دلمین محبّت ہی معین الدّین چشتی کی

خدا کی جو اطاعت ہی اطاعت سے پیمبر کی

وہی بیشک اطاعت سے معین الدین چشتی کی

رسول اللہ نے اونکو بنایا ہند کا سلطان

عزیزو یہ ولایت ہے معین الدین چشتی کی

جناب قطب دین سے خواجہ حافظ تربت دیکھو

ملی سبکو خلافت ہے معین الدین چشتی کی

کوئی اجمیر میں جاکر تو دیکھو کس تجمل سے

حکومت کرتی تربت ہے معین الدین چشتی کی

قیامت تک کہ جتنے ہیں مرید اس گھرانے کے

اونھوں پر کیا عنایت ہے معین الدین چشتی کی

فرید الدین نظام الدین نصیر الدین فخر الدین

ملی ان سبکو دولت ہے معین الدین چشتی کی

گنہگاروں کو اپنے سلسلے کے بخشواتے ہیں

یہ عادت ہے یہ خصلت ہے معین الدین چشتی کی

سبھی جن و بشر یہان تابع فرمان ہین اونکے

دو عالم مین حکومت ہے معین الدین چشتی کی

مریدون کو جو اپنے پیر سے فیضان ہوتا ہے

چلی آتی وہ نعمت ہے معین الدین چشتی کی

ولایت دیتے ہین غوث و قطب کرتے ہین یکدم مین

عجایب یہہ سخاوت ہے معین الدین چشتی کی

اثر ہو دیو شیطان کا نہین ممکن مریدون پر

یہہ دہشت ہے یہ ہیبت ہے معین الدین چشتی کی

ملے ہے بانجھ کو بچہ تو اندھے کے تئین انکھین

یہہ عادت رکھتی تربت ہے معین الدین چشتی کی

مریدین اس گھرانے کے ذلیل و خوار کیونکر ہون

خدا کے پاس عزت ہے معین الدین چشتی کی

حبیب اتنا نہ رکھ تو خوف روز حشر کا دل میں
ترے اوپر عنایت ہے معین الدین چشتی کی

(۵) (۲۶)

جبتلک جسم میں عاشق ترے کچھ جان رہے
پر تصور تجھے معشوق کا ہر آن رہے

اسطرح جائے کہ دنیا نہ وہاں دیکھے
پہنچے منزل کو مگر راہ سے انجان رہے

ابر ہو یار ہو اور خانہ خمار بھی ہو
روز و شب وصل کا اپنے یہی سامان رہے

مرتے دم سامنے حافظ کی ہو تصویر نمود
اور زبان پر تو میری خواجہ کا بیان رہے

اسقدر محو فنا ہو تو حبیب مشتاق
کہ فنا ہونیکا ہرگز نہ تجھے دہیان رہے

(۸) (۲۶۰)

یہ شیخ ہر دو عالم ایمان ہے تو تو ہے
اور ساری عاشقوں کی بھی جان ہے تو تو ہے

تیرے سوا نہیں ہے عقل و حواس تجھ میں
ادراک ہے تو تو ہے عرفان ہے تو تو ہے

بیٹھے ہیں رہ پہ تیری پر پاس کچھ نہیں ہے
ہاں ہم سے مفلسوں کا سامان ہے تو تو ہے

تیرے سوا نہیں ہے ان بیکسوں کا عاشق
بس آرزو ہے تیری ارمان ہے تو تو ہے

تجھ گل کی بھائی نہیں باغ جہاں میں
مجھ کو گلاب و خوشبو ریحان ہے تو تو ہے

کرتا ہوں بات جب سے تجھ سے کئے ہیں قول و فا
دل میں خیال تیرا اور دھیان ہے تو تو ہے

مشکلات کی ہو تو ہی مجھ بے نصیب کی بس
کرنے کو میری مشکل آسان ہے تو تو ہے

۲۶۱

بھاتی نہیں ہے شاہی بس ہے تیری گدائی
بیشک حبیب اپنا سلطان ہے تو تو ہے

۱۲

ہماری التجا ہے خواجہ قطب الدین کاکی سے
اور اپنا مدعا ہے خواجہ قطب الدین کاکی سے
ہمارے پیر و مرشد نے وہاں پہلے ریاضت کی
ملا جو راستہ ہے خواجہ قطب الدین کاکی سے

نہین ممکن رسائی پاس حق کے بیو سیلہ کے

خدا ہمکو ملا ہے خواجہ قطب الدین کاکی سے

فرید الدین بدر الدین حمید الدین شمس الدین

انھین کیا کیا ملا ہے خواجہ قطب الدین کاکی سے

برنگ مردم دیدہ ہوا منظور آنکھون مین

نصائح جو کیا ہے خواجہ قطب الدین کاکی سے

کوئی مشکل جو آتی ہی تو اونکا نام پڑھتا ہون

دلا دفع بلا ہے خواجہ قطب الدین کاکی سے

تمامی چشتیہ ہند و دکن کے وجد کرتے ہین

ملا ذوق غنا ہے خواجہ قطب الدین کاکی سے

عجب اکسیر ہے یہانکے فقیر دن کی توجہ مین

ملی کیا کیمیا ہے خواجہ قطب الدین کاکی سے

انھیں کے ماہ انور کا ہی جلوہ دونوں عالم میں
کہ دہلی پر ضیا ہے خواجہ قطب الدین کاکی سے

انھیں کی فیض و برکت سے انھیں کی یہہ سخاوت ہے
کہ جمع اولیا ہے خواجہ قطب الدین کاکی سے

کہا کرتے ہیں اہل حق جو حضرت ولی کا یہہ چمکا
یہ بزم اصفیا ہے خواجہ قطب الدین کاکی سے

حبیب کمترین کو غیر کا محتاج مت کیجے
ہماری التجا ہے خواجہ قطب الدین کاکی سے

۲۶۲

حلال مشکلات توئی ہی توئی توئی	۵	مقبول کائنات توئی ہی توئی توئی
جرم و خطا میری نکیوں چشم پوش ہو		فضل و کرم کی ذات توئی ہی توئی توئی

اب اندنون مین سخت پریشان ہون دلے
کب غیر سے خدا نکرے التجا کرون

ہان باعث نجات توئی ہی توئی توئی
جسپر مری برات توئی ہی توئی توئی

۲۶۳

ہر جا توئی ہی حافظ و ناصر حبیب کا
ہر دم ہمارے ساتھ توئی ہی توئی توئی

۱۰
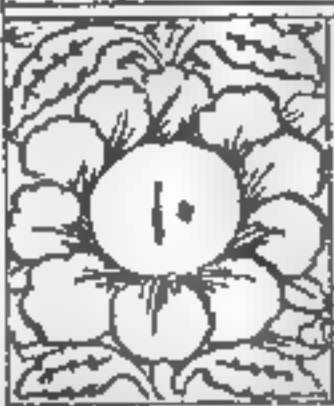
سر یر آرائے عرفان تاج بخش علم ربانی
نظام الدین و الملت شہ محبوب یزدانی

جناب قدس سے آتری ہے رحمت آنکی روضہ پر
یہان کروبیان کرتے ہین باہم نور افشانی

ہمین جو مشکلین پڑتی ہین تم سے عرض کرتی ہین
ہماری مشکلِ مشکل کی ہووے جلد آسانی

سگ درگاہ والا ہون نہین پھرتا ہون مین در در

امیدِ زلّہ خواری مین کیا کرتا ہون دربانی

تمھارے نورِ عارض کا تصور دل مین رہتا ہے

دلِ بیتاب مین اپنے ہی اک خورشیدِ پنہانی

زلیخا سا تمھارے چاہ مین ہم کنوین جھانکے ہین

جمالِ باکمال اپنا دکھا ای یوسفِ ثانی

تمھارے اوس جگہہ پر لب ہلین یہان کام بن آئے

تمھاری مہرِ رحمت کی ادھر ہو نور افشانی

گدائی اپنے در کی ہے بہتر بادشاہی سے

خدا نے کُل مشائخ کی عطا کی تمکو سلطانی

دمِ مشکل ہے ہر دم ناک مین دم مخزن سے آیا

کشاکش ہر نفس سے ہے کیجئے اب مشکل آسانی

حبیب خستہ خاطر خواجہ حافظ کا طالب ہے

۲۶۴ الٰہی اوسکے باعث دور ہو میری پریشانی

۵

ہمیشہ ظلم و ستم بپا کیجے | پر کسی طور سے مِلا کیجے

اے مسیحا مرے برای خدا | اپنے بیمار کی دوا کیجے

قصہ پرداز و داستان گو سے | میرے قصہ کو تم سنا کیجے

غم فرقت سے زیر سنگ ہوں میں | کچھ تو ملنے کا راستا کیجے

۲۶۵ ایکاہی حبیب ای محبوب
گو وفا کیجے یا جفا کیجے ۶

دو عالم میں سب میری عزت رہے | محمد علی کی عنایت سے ہے

نہوگا کسیکا کوئی روز حشر | وہاں فخر دین کی حمایت رہے

خدایا بحق سلیمان ولی | مرے سلسلہ کی حفاظت رہے

میرے آل و اولاد پر یا نبی
سدا چشتیون کی برکت رہے

میرے سر پہ محشر میں ای کردگار
کہ داماں خاتون جنت رہے

۲۶۶ — ۸

جنھوں نے کہ کی مجھسے بیعت حبیب
اونھیں حق کی دایم محبت رہے

جو کوئی مل کے آیا شیخ علم الدین چشتی سے
ملا حق حق کو پایا شیخ علم الدین چشتی سے

میرے قاصد تیرے صدقے براہ لطف شاہانہ
بیاں کر حال میرا شیخ علم الدین چشتی سے

ہوئی ہی اب قرضداری ہمیں ازبس ہی ناچاری
ذرا بولو کوئی جا شیخ علم الدین چشتی سے

وہی ہے عاشق صادق وہی ہی عارف کامل

رکھا جسنے تولا شیخ علم الدین چشتی سے

مدینہ مین دکن مین ہند مین پنجاب مین پھیلا

ولایت کا پکارا شیخ علم الدین چشتی سے

کہا کرتے ہین عاصی اس نظامیہ طریقہ کے

ہی جنّت مین اجارا شیخ علم الدین چشتی سے

نہ مطلب اُسکو حاصل ہو نہ کامل اور واصل ہو

کیا جسنے کنارا شیخ علم الدین چشتی سے

حبیب اپنی دعا ہی خواجگان چشت کی نعمت

۲۶۷ ملے مجھکو خدایا شیخ علم الدین چشتی سے

۵

پاک کر دلکو اتقا کر کے | دیکھ ائینہ کو صفا کر کے

دامن وحدت کا بعد مدت کے | ہاتھ آیا خدا خدا کر کے

آئے دل مین کیجے اپنا مکان
جائے مت ہمین خفا کر کے

ای مسیحا کرو مجھے زندہ
مرض عشق کی دوا کر کے

۲۶۸

کی وہ محبوب نے وفا نہ حبیب
مین نے سمجھا تھا آشنا کر کے

۱۱

کوئی جا کے کھو احوال میرا محمود راجن چشتی سے
ہی مطلب دل کا دل میرا محمود راجن چشتی سے

جسنے دلسی یاد کیا اور نام مبارک اونکا پڑھا
بر آویگا مقصد اوسکا محمود راجن چشتی سے

کی جسنے تجبہ مجھسی دلایا جسنے حسد کی ڈالی بنا
مین عرض کرونگا تمامی جا محمود راجن چشتی سے

سب مشکلین آسان اوسکے ہوئی اور حاصل ارمان اوسکو ہوئے

جو دل سے اپنے عرض کیا محمود راجن چشتی سے

پیران پٹن جو جا پہنچا اور قبر مطہر کو دیکھا

خالی نہ پھرا کچھ لے آیا محمود راجن چشتی سے

سب فخری نوری سلیمانی کیا کرتی ہین اونکی دربانی

یہہ رتبہ عالی اونکو ملا محمود راجن چشتی سے

ہے راضی جس سے علم الدین اور حضرت خواجہ نصیر الدین

ہان روشن اوسکا چراغ ہوا محمود راجن چشتی سے

سب مشکلین اوسکی ہون دم مین حل کوئی کام مین اوسکے نہ آوے خلل

جو کہ مانگے اٹھا کے ہاتھہ دعا محمود راجن چشتی سے

نہین کھلتا ہی کچھہ بھی راز دلا کہ یہہ سودا جنونکا کیسا ہوا

یہ مرض کی عجب نہین ہووے شفا محمود راجن چشتی سے

میری کشتی ہی بحر ضلالت مین موج الم سی آفت مین

نہین کوئی میرا کہی جا کر دلا محمود راجن چشتی سے

ہی وہ دام بلا مین سخت پھنسا ہی تجمین رہتا ہی صبح مسا

۲۶۹ کہو کوئی پیام حبیب کا جا محمود راجن چشتی سے

۱۲

طبیعت پینچ جو یون کھا گئی ہی

یہ کسکی زلف کی یاد آگئی ہی

تمھاری زلف زنجیر آگئی ہے

گھٹا سو رہ جلکے اوپر چھا گئی ہے

تیری تصویر منھہ بتلا گئی ہی

مجھے حیرت زدہ بنوا گئی ہی

حقیقت مین ہی وہ انسان کامل

حقیقت جسنے اپنی پا گئی ہی

نہ دیکھین صورت اغیار ہرگز

یہہ اپنے بات دلمین آگئی ہی

انا لیلے کہون مجنون سا حق ہے

انانیت اوسیکی چھا گئی ہی

دوئی کا توڑا ہی دو تیغ زنا

کہ وحدت ملک بینی پا گئی ہی

نشانیں بی نشان کے ہم جو تھے گم
اوسیکی شان ہم مین آگئی ہی

تصور مین ہمارے گلبدن کے
کلی سے گل بدن پچ کھا گئی ہی

نکیون پھولے ہمارا غنچہ دل
وہ گل رخسار کی یاد آگئی ہی

ہمارا طور دل جلکر ہوا خاک
تجلی کسنے یہہ دکھلا گئی ہی

۲۷

حبیب عرفان ہی جسکو خدا کا
اوسیکو اپنی صورت بھا گئی ہی

۱۰

دلا بس حقکو الفت ہی جمال الدین حسن کی
عجب صورت وسیرت ہی جمال الدین حسن کی

ہوئی جو اولیا غوث وقطب ابدال اس گھر مین
یہ سب جود وسخاوت ہی جمال الدین حسن کی

نکیون ہو نار دوزخ گلفشان گلنار سا گل گل

بلا شک ملک جنت ہی جمال الدین حسن کی

نہال فیض پھولا ہی کھلا ہی گلشن اہدے
خضر شاخ ہدایت سے ہے جمال الدین حسن کی

دلا ہے گرمی بازار محشر سرد سرتا سر
جہان پر عین رحمت ہی جمال الدین حسن کی

نصیر الدین چراغ دہلوی کے خانوادین
دلا شمع ولایت ہی جمال الدین حسن کی

سلیمانی و فخری ہین اسی خورشید کی ذرہ
عجایب مہر و برکت ہی جمال الدین حسن کی

عموماً دکھنی و گجراتی ہندی خاص پنجابی
یہہ سب کے دل مین الفت ہی جمال الدین حسن کی

اگرچہ ہون ضلالت میں و لیکن کیا مجھے پروا
مریدون کو ہدایت ہی جمال الدین حسن کی

بحمد اللہ حبیب خستہ جان کے حال پہ ہردم
عنایت ہی شفقت ہی جمال الدین حسن کی

۲۷۱

۱۰

تو بحر وحدت میں غوطہ زن ہو کہ در یکتا وہی ہی ہے
کہاں کی موج اور کہاں کا قطرہ کہ عین دریا وہی ہی ہے
لباس ہستی کو چاک کردے ہر ایک رشتا وہی ہی ہے
اوٹھا حجاب صفات ناداں کہاں کا پردا وہی ہی ہے
وہی ہے اول وہی ہے آخر وہی ہے ظاہر وہی ہے باطن
بشکل آدم جو سب ملک سے کرایا سجدہ وہی وہی ہے
زلیخا کو باولی بنایا کنوئیں وہ یوسف کو خود جھنکایا

لباس لیلیٰ پہن کر مجنون جو منھہ دکھایا وہی وہی ہے

وہی تو عثمان ہرونی ہی وہی تو خواجہ معین دین ہے

وہی تو دہلی کا قطب یکتا فرید مولیٰ وہی وہی ہے

وہی محمد علی ولی ہی وہی سلیمان تونسوی ہے

وہی تھی نور محمدی ہی فخر پیارا وہی وہی ہے

جدا نہین ہی وہ مجھسے یکپل تماشا دیکھی ہی پتلیونکا

وہی ہی منظور عین ناظر کہ چشم بینا وہی وہی ہے

سمجھ نہ غیر خدا کسیکو اٹھا دی دلسے دوئیکا پردہ

جہات ستہ مین دیکھہ دو بین کہ عین یکتا وہی وہی ہے

وہی ہی تار اور وہی ہی زخمہ وہی ہی ستار وہی ہی دلکش

نوای مطرب مین طرز نو سی ترانہ آرا وہی وہی ہے

جو ہمنی اوس بت سی کی تھی لعنت تو پائی لاکھ طرح جلکی لت

حبیب عاشق کو دو جہا نمین کیا جو رسوا وہی ہی ہے

الٰہی بحرمت شیخ المشائخ مظہر اللہ الصمد شیخ محمدؒ رضی اللہ تعالے عنہ - در حبیب الاولیا است کہ نام شریف آنحضرت شیخ محمدؒ است وکنیت ابی الحسن ولقب شمس الحق والدین ابن شیخ حسن محمد چشتی - وآنحضرت تا دوازدہ سال در مقام قطبیت بودند بعد ازان بمقام محبوبیت رسیدند و تولد گرامی آنحضرت در سال نہصد و پنجاہ و شش ہجری بودہ - چنانچہ از لفظ شیخ ولی مفہوم میشود - وفات آنحضرت وقت چاشت روز یکشنبہ تاریخ بست ونہم ماہ ربیع الاول ۱۰۴۰ھ وعمر شریفش ہشتاد وچہار سال

از انجملہ ارشاد پنجاہ و ہشت سال - و قبر شریف در پورۂ شاہپور
احمد آباد گجرات در پہلوے پدر خود شرق رویہ واقع ہست

۲۶۲ مطلع ۱۱

مظہر ذات خدا شیخ محمد چشتی
مطلع مہر صفا شیخ محمد چشتی

ملک و جن و بشر آپکی ہیں تابع حکم
حاکم حکم قضا شیخ محمد چشتی

مستفیض آپکے دروازہ سے ہیں خاص و عوام
مرجع شاہ و گدا شیخ محمد چشتی

ہو نہیں کیجرو مجھی دکھلائیگا سیدھی راہ
ہادی راہ ہدیٰ شیخ محمد چشتی

نزع میں گور میں محشر میں مری امداد
کون ہے آپ سوا شیخ محمد چشتی

شب وحشت کے اندھیری نے ڈرائی ہے مین
شمع رخسار دکھا شیخ محمد چشتی

گوشۂ چشم کا مشتاق ہے یہ سر گشتہ
یک نظر کیجئیگا شیخ محمد چشتی

جہان بلب ہے میری کشتی اب ساحل تک پہنچے
آپ ہو ناخدا شیخ محمد چشتی

دم میں شکل مری جل ہتی ہے ہر دم لیدل
جسکو گھر کی کہتا ہوں یا شیخ محمد چشتی

گوہر آبرد اور ٹو کو جان ایمان
آپکے نذر کیا شیخ محمد چشتی

۲۷۳
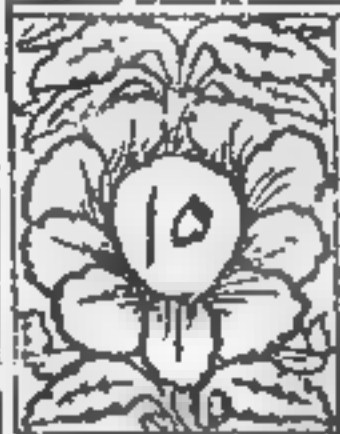
کیوں نہ محبوب ہو ہیں دل و جان جیب
خاص محبوب خدا شیخ محمد چشتی

۱۵

پردہ جب حسن اٹھایا یار نے
مجکو دیوانہ بنایا یار نے

کر پریشان مشک کاکل سربسر
ہمکو سرگشتہ پھرایا یار نے

کیا کہوں نیرنگیاں اسکی دلا
رنگ بیرنگی دکھایا یار نے

بنکے صیاد ازل دانہ صفت
دام میں اپنے پھنسایا یار نے

ہر تعین میں تشخص کا لباس
پہنکے خود آپ آیا یار نے

سربسر سارے ملائک سے بہم
ہمکو کیا سجدہ کرایا یار نے

عین ہر دم ہو کے ہر پل آنکھ میں
پتلیونکو کیا دکھایا یار نے

صورت آدم میں ہو کر جلوہ گر
اپنی خود صورت چھپایا یار نے

اہل دنیا کے کچھ کاروبار سے
مجھکو بے پروا بنایا یار نے

غیر ہر پل چشم دل سے ہی پرے
آپ جب نظرین لڑایا یار نے

ہو گئی سب سے فراموشی مجھے
کچھ سبق ایسا پڑھایا یار نے

آپ اپنے دیکھنے کیواسطے
مجھکو آئینہ بنایا یار نے

اب تلک عشاق ہیں مست الست
کچھ نوا ایسی سنایا یار نے

آئے ہیں اعیان ثابت سے یہاں
ناچ کیا ہمکو نچایا یار نے

غیر نظر ونمین نہین آتا حبیب
جیمین کچھ ایسا سمایا یار نے

ہدیا شیخ مولانا کلیم اللہ جہان آبادی

بھروسا ہے مجھے تیرا کلیم اللہ جہان آبادی

مجھے رنج و الم گھیرا کلیم اللہ جہان بادی

بھیکاری ہون تیرے در کا کلیم اللہ جہان بادی

دل نا دیدہ ہے مشتاق تیرے روے انور کا

جمال اپنا ذرا دکھلا کلیم اللہ جہان بادی

محبت دلمین آنکھو مین تصور ہے تیرا ہر پل

میرے سر مین ہوا سودا کلیم اللہ جہان بادی

تمھین محبوب رب کے ہو تمھین مطلوب حق کے ہو

شرف مین کون ہی تم سا کلیم اللہ جہان بادی

ذرا شیخ المشائخ شیخ یحییٰ کے لئے دیکھو

عجائب حال ہے میرا کلیم اللہ جہان بادی

یکایک آگئی ہے نا دمیری اب تباھی مین

اے اب یاری کیجے گا کلیم اللہ جہان بادی

دکنمین ہند مین پنجاب مین پورب مین تو سب مین
تمھارا فیض ہے پھیلا کلیم اللہ جہان بادی

ولایت مین کرامت مین شفقت مین سخاوت مین
نہین تمسا ہوا پیدا کلیم اللہ جہان بادی

عنایت کوئی لقمہ کیجئے کشکول سے اپنے
گدا ہون آپکا شاہا کلیم اللہ جہان بادی

ہر اک مظہر مین ہے ظاہر تمھارا چہرۂ انور
کدہر شیرین کہان لیلے کلیم اللہ جہان بادی

مجھے ملجاے صدقہ خواجہ فخر الدین چشتی کا
ہو فخر عالم عقبے کلیم اللہ جہان بادی

حبیب بندۂ مسکین کو دیکھو ترحم سے

۲۷۵ مدد یا شیخ مولانا کلیم اللہ جہان آبادی

صلِّ علی النبی یہ صلوٰۃ و سلام ہے
قوسین جسکی ابرو ہے ادنیٰ مقام ہے

حاجی بنا ہوں دیکھیے بیت الحرام ہے
کہتے ہیں لا مکان جو اپنا مقام ہے

حصے کہونگا حشر میں بھیجا ہوں بھیجیے
کچھ خواجگان چشت سے بندوں کو کام ہے

محبوب ہیں خدا کے جو خواجہ نظام دین
دین نبی کا انہوں نے دیا انتظام ہے

عشاق دین دار کو عشق اللہ بابا
میر لطیف سی ہندوؤں کو رام رام ہے

کہتے ہیں ملک کہ چلو مصطفیٰ کے پاس
یہ باب جبرئیل یہ باب السلام ہے

۲۷۶
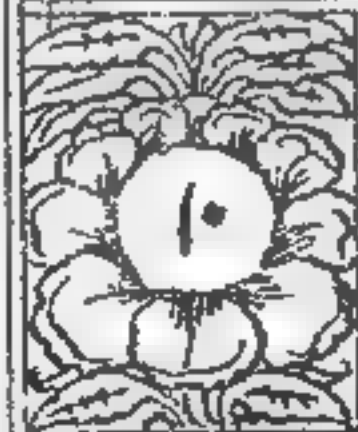
منکر نکیر دیکھ کے کہتے ہیں حبیب کو
یہ تو حسین ابن علی کا غلام ہے

۱۰

جانشین مصطفیٰ شاہ کلیم اللہ ولی
نائب مشکلکشا شاہ کلیم اللہ ولی

گر برا ہون یا بھلا شاہ کلیم اللہ ولی / پر گدا ہون آپکا شاہ کلیم اللہ ولی

حاجتین کیجے روا اس بندہ ناچیز کے / آپ ہو مشکلکشا شاہ کلیم اللہ ولی

ضعف سے دم ناک مین ہے آ گئی گو زندگی / ہے یہ دلسی التجا شاہ کلیم اللہ ولی

رنج مین غم مین الم مین بیکسی کے حال مین / ہے تمہارا آسرا شاہ کلیم اللہ ولی

گو مین باغ دہر مین ہون خار سا خوار و ذلیل / ہون نہین لیکن آپکا شاہ کلیم اللہ ولی

یہان میرا کوئی نہین کوئی نہین کوئی نہین / آپکے در کے سوا شاہ کلیم اللہ ولی

آئیے جلدی بچا لیجے مصیبت سے مجھے / ہون گرفتار بلا شاہ کلیم اللہ ولی

دستگیری کیجئے اس بے سر و سامان کی / آپ ہو دست خدا شاہ کلیم اللہ ولی

۲۴۷۷

چشم رحمت سے جلیب بے سر و سامان پر / کیجئے عین عطا شاہ کلیم اللہ ولی

۱۰

کعبہ و دیر و کلیسا تو ہے / بت تو ہی اور بت آرا تو ہے

ہے تجلی جلالی کا ظہور
غیر جو آپ کو سمجھا تو ہے

شش جہت میں ہے عیان تیرا نور
تو ہی آئینہ و مینا تو ہے

کون عارف ہے یہ بتلا دیجے
آپ خود آپ کو جانا تو ہے

ہر تعین میں نئی شان بنا
قیس و فرہاد و زلیخا تو ہے

تو ہی ہے کوئی نہیں تیرا شریک
غیب سے یہاں یہ جو آیا تو ہے

ذات مطلق ہے تیری بے اطلاق
قید مطلق سے مبرا تو ہے

کسکو دکھلانے مظاہر میں ظہور
عین ناسوت میں آیا تو ہے

عین رب شکل عرب میں ہے نہان
عین اعیان میں جو آیا تو ہے
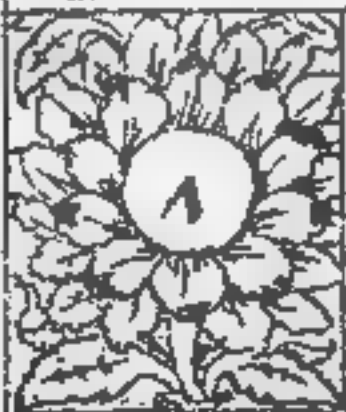
تو ہی محبوب ہے اور تو ہی حبیب
کہے وامق کہے عذرا تو ہے

انت المرشد انت الہادی نظام دین اورنگ آبادی

انت القلبی انت فوادی نظام دین اورنگ آبادی

چھانکی بلا کو کیجی دور میرے مرشد میرے حضور

ہندو دکن کے آبادی نظام دین اورنگ آبادی

نفس شیطان دشمن ہی دین کا میری رہزن ہے

کیجے عدو کی بربادی نظام دین اورنگ آبادی

کوئی نہیں ہے دادرس آپ سوائے میرا بس

سن لو میری فریادی نظام دین اورنگ آبادی

با ایمان دنیا سے گزروں جسٹ کی تابتکی رہوں

اوس دن میری ہی شادی نظام دین اورنگ آبادی

جلدی سیدھی راہ بتاؤ راہ ہدایت پر لاؤ

میرے رہبر میرے ہادی نظام دین اورنگ آبادی

کوئی نہین سنتا میری نا تو خبر لیتا میری
یہہ نگری ہی بیدادی نظام دین اورنگ آبادی
اپنے حبیب کو راہ بتاؤ عاشق اپنا اسکو بناؤ
وہی غلام خیر آبادی نظام دین اورنگ آبادی

۲۷۹

دنیا مین کون مرتبہ دان فقیر ہی
جو لامکان ہی وہ مکان فقیر ہی
ہی متصف صفات خدا سے وہ ذات پاک
واللہ کچھہ عجیب ہی شان فقیر ہی

۲۸۰

کشکول مین ہین انکی عجب تنگ کی فرہی
بھر پور نعمتون سی یہہ خوان فقیر ہی

۲۸۱

معین الدین شاہ اولیا ہی
معین الدین قطب اصفیا ہی
معین الدین سبط مصطفےٰ ہی
معین الدین رمز کبریا ہی
ضعیفی ناتوانی عاجزی مین
معین الدین پیرونکا عصا ہی

لکھا تھا بعدِ رحلت سبز خط سے
معین الدین محبوبِ خدا ہی

ولد سرائی ہوتا ہی برحق
معین الدین ابنِ مرتضیٰ ہی

محی الدین سی پوچھو انکی تعریف
معین الدین آیاتِ خدا ہی

ہوئی ہی دین کو اُس سے روشنائی
معین الدین نورِ کبریا ہے

جہانمین ہی جہانبانی اوسکی
معین الدین جہانکا بادشاہ ہے

اگرچہ ہوں ضلالتمین ولیکن
معین الدین میرا رہنما ہی

نکیوں حاجت روا ہو ایکدم مین
معین الدین میرا حاجت روا ہے

بنی جس سے وہ جا اجمیر دیکھے
معین الدین کیا دولہ بنا ہی

تمامی ادا کیا حقسے الحق
معین الدین کو حقنے چن لیا ہے

نکیجے غیر کا اپنے کو محتاج
ہماری آپ سے یہہ التجا ہی

پکارو درد و غم میں دردمند
معین الدین دردونکی دوا ہے

نہوں کسطرح ایدل مشکلین حل — معین الدین میرا مشکلکشا ہے

ہر اک حاجت روائی کی ہو یہین — معین الدین کے در پر کھڑا ہے

مریدونکو سب اپنے سلسلے کے — معین الدین ہر دم دیکھتا ہے

بوقتِ نزع و گرمی قیامت — معین الدین تیرا آسرا ہے

قطب اور غوث تم کہتے ہو جسکو — معین الدین کے در کا مانگتا ہے

ہر اک سے سن رہا ہوں میدنی میں — معین الدین چشتی کہہ رہا ہے

۲۸۱

حبیب بینوا ہے نام جسکا
معین الدین کے در کا گدا ہے

۵

جسے یار کی در پہ عزت ملی — اوسے دین و دنیا کی دولت ملی

تو کر زاہدا باغ جنت میں سیر — ہمین کوی جانا نمین راحت ملی

نکیون یار در ہو نہالِ کرامت — کرم سے وہ گل کے کرامت ملی

قبا ہو گئی خلعتِ جاہ و حشمت	گدائی کی جبہ سے خلعت ملی

٢٦٢

دلا جسکو حافظ کی ہی ای حبیب
اوسے گھر مین بیٹھے ولایت ملی

١٤

مطلعِ نورِ خدا خواجہ سلیمان چشتی	مقطعِ عز و علا خواجہ سلیمان چشتی
فخرِ دین شاہِ صفا خواجہ سلیمان چشتی	ہی نظامِ دوسرا خواجہ سلیمان چشتی
ای شہنشاہِ ہدیٰ خواجہ سلیمان چشتی	تخت آرای دلا خواجہ سلیمان چشتی
دفترِ علمِ خدا خواجہ سلیمان چشتی	فردِ دیوانِ قضا خواجہ سلیمان چشتی
مظہرِ دستِ خدا خواجہ سلیمان چشتی	مرکزِ عینِ رضا خواجہ سلیمان چشتی
وہ سلیمانِ زمانہ ہی کہ دو عالم مین ہے	فیض پاتی ہی سدا خواجہ سلیمان چشتی
عرش سی فرش تلک ماہی سی لیکر تا ماہ	کرتی ہین تیری ثنا خواجہ سلیمان چشتی
یکنظر چشم سا گردش مین ہین ہمین لیکن	چشمِ رحمت بکشا خواجہ سلیمان چشتی

قطعہ

حافظ مصحف توحید شہ خیر آباد
ہیں وہ محبوب خدا خواجہ سلیمان چشتی

اپنے یاروں میں جو رتبہ ہے سیر حافظ کو دیا
وہ کسی کو نہ دیا خواجہ سلیمان چشتی

گوہر بحر صفا خواجہ باران کرم
رہبر راہ خدا خواجہ سلیمان چشتی

شوق سے پھولے گل ہوتے ہیں جس رنگ کلی
جبکہ کہتے ہیں تمہیں یا خواجہ سلیمان چشتی

جان بلب ہیں تمہیں بالا دل جاں بخش مسیح
زہر دہر مائل ہے دوا خواجہ سلیمان چشتی

۲۸۳

کوئی ماسن نہیں ملتا ہے زمانہ میں حبیب
دریا قدس کے ہو خواجہ سلیمان چشتی

۵

قربان ہے قیا تیرے حسن و جمال کے
جام وصال دے مجھے خم سے نکال کے
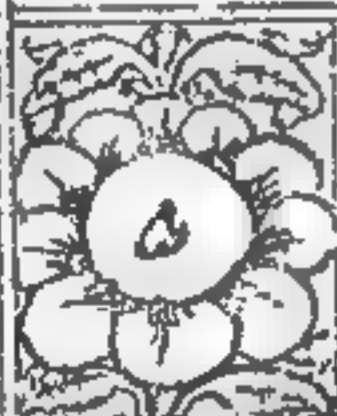
ناصح نصیحتوں سے تیری فائدہ ہے کیا
ہم معتقد نہیں ہیں تیرے قیل و قال کے

جب سے نہیں وہ ماہ دو ہفتہ ہمارے پاس
ہر روز نہ کہا میں ہیں ہجر و وصال کے

ہے قال سے مقام پہ ہی اپنا اسلی
شگفتہ دل سے ہم ہیں ہادی اہل حال کے

۲۸۴ — ۷

پامال مالک ہے مآل اے حبیب مال
جو ہیں مآل میں نہیں شگفتہ مال کے

سرمایۂ عرفان ہے خواجہ سلیمان تونسوی
پیرایۂ ایمان ہے خواجۂ سلیمان تونسوی
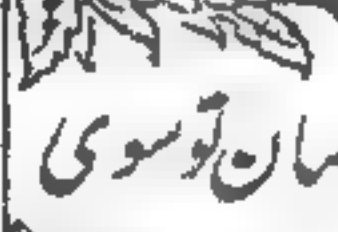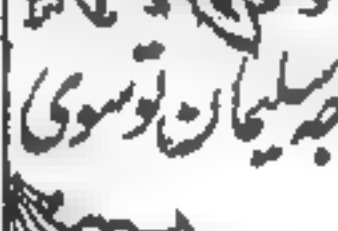
دین کی ہدایت اوس سے ہے دنیا کی عزت اُسی سے ہے
دُنیا و دین کی جان ہے خواجہ سلیمان تونسوی

مطلوب ہر شاہ و گدا دنیا و دین کا بادشاہ
کیا خسروِ ذیشان ہے خواجہ سلیمان تونسوی
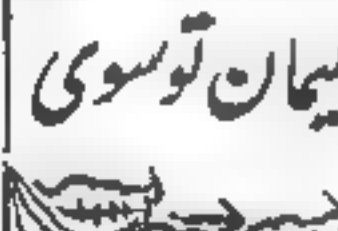
ہر بسیر و سامان کا بیشک سر و سامان ہے
ہر درد کی درمان ہے خواجہ سلیمان تونسوی
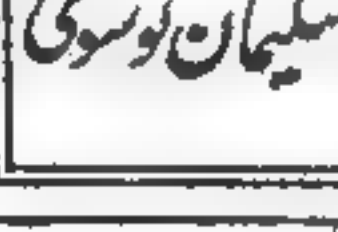
جن و بشر حور و ملک سب تابعِ فرمان ہین

سلطانِ انس و جان ہی خواجہ سلیمان تونسوی

نورِ خدا ظلِ خدا دستِ خدا از درِ خدا

شانِ خدا ہر آن سے ہے خواجہ سلیمان تونسوی

کیا غم حبیبِ کمترین حافظ ہی تیرا فخر دین

اور شافعِ عصیان ہی خواجہ سلیمان تونسوی

۲۸۵

۵

روی جاناں وہی صبحِ سعادت اور ہی
شامِ گیسو وہی اور شامِ غریبی اور ہی

زاہدا کب زہد پر موقوف ہی وصلِ خدا
زہد اپنا اور ہی حق کی عنایت اور ہے

جسمِ عریان مین ہوئے ہین قید کیا صوفی جو ل
ان کا ہر اخلاق مین دیکھو تو عزت اور ہے

دربدر کیونکر ہوئے دربدر کو گردش دلا
ماہِ کامل اور ہی مہرِ ولایت اور ہے

حبِّ حافظ اور ہی حسنِ ادای حبیبِ بینوا

۲۸۶ حُبِ مولیٰ اور ہی اور حُبِ دولت اور ہے ۸

کُھلی جب مجھ پہ معنی اِنّما کی
جدہر دیکھا ادہر صورت خدا کی

ہماری نیستی ہی عینِ ہستی
ہوئی فانی بنی صورت بقا کی

تجلّیِ جلالی کا اثر ہے
دگر نہ اصل کب ہی ماسوا کی

فرشتوں نے کیا ہی جسکو سجدہ
عجب پتلا ہی یہہ انسان خاکی

ہی الفقر اذاتم ہو اللہ
فقیری بادشاہت ہی گدا کی

لگاؤں سرمہ آسا چشمِ جان میں
ملے گر خاکِ پا آلِ عبا کی

عدو کا شق ہوا سینہ سراسر
ہوئی تائید جب پیر مرتضیٰ کی

۲۸۷ دکھا ہر تن میں جلوہ پنجتن کا
حبیبا چشمِ دل جب مین بنی کی ۸

قبلۂ اہلِ صفا خواجہ محمد علی
کعبۂ اہلِ فنا خواجہ محمد علی

چشم کا بیمار ہوں طالبِ دیدار ہوں
شکل تو اپنی دکھا خواجہ محمد علی

شافعِ روزِ جزا کا شفیع سرِ خدا
دافعِ رنج و بلا خواجہ محمد علی

چشتیہ کے دربار کا فخر کی سرکار کا
کچھ ہو تصدق عطا خواجہ محمد علی

قاضیِ حاجات ہے رافعِ درجات ہے
نام مبارک ترا خواجہ محمد علی

آنکھ میں تصویر ہے پاؤں میں زنجیر ہے
ذکر ہی عشاق کا خواجہ محمد علی

حافظِ ہر دوسرا نائبِ شمس کلکشا
ہادیِ راہِ ہدیٰ خواجہ محمد علی

۲۸۸

عاجز و مسکین حبیب در پہ پڑا ہوں غریب
چشمِ عنایت ہو ذرا خواجہ محمد علی

واہ کیا شان ہے شانِ چشتی
رشکِ فردوس مکانِ چشتی

جس جہاں عشق ہے اور سوز و گداز
ہے خریدار دکانِ چشتی

سیکڑوں مست ہیں لاکھوں سرشار
خانہ می ہے مکانِ چشتی

تیر مقصد لب معشوق نے — کیونکہ سیفی ہے زبان چشتی

آگے سوداگر و سودا لے لو — ہر شہر مین ہی دکان چشتی

فخر دین چلہ نشین تیر افگن — ہی کماندار جوان چشتی

حال مستی کا میری خالی ہی — کیونکہ ہون بادہ کشان چشتی

بی نشان تک کی نشان جٹی ہی — عین مقصد ہی نشان چشتی

غیر دانندۂ اسرار نہان — کون ہی مرتبہ دان چشتی

بی بیان ذات ہی مجموع صفات — ہوسکے کس سے بیان چشتی

تیغ زن کیون نہ سپر افگن ہون — چڑھی رہتی ہی کمان چشتی

ٹکٹکی پیر و جوان کی ہی بندھی — کون آتا ہی جوان چشتی

ہر دم دیدہ نی در پردہ کہا — نظر آتا ہے جوان چشتی

۱۰ — ہی سگ نعمت خوان چشتی — ۲۸۹

میرے پیر خواجہ محمد علی — ہون دستگیر خواجہ محمد علی

نہین میری نالہ مین کچھہ اب اثر — دی تاثیر خواجہ محمد علی

تیرے سامنی جو کوئی آگیا — ہی نخچیر خواجہ محمد علی

مژہ کا تیری دلمین عشاق کے — لگا تیر خواجہ محمد علی

پدر ہی میرا اور نہ مادر میری — نہ ہمشیر خواجہ محمدؐ علی

تمھارے محبت کی ہان پانون مین — ہی زنجیر خواجہ محمد علی

انھین بخشوانا جو آکر پلائی — مجھے شیر خواجہ محمد علی

میری نفس دشمن کا سر کاٹنے — دی شمشیر خواجہ محمد علی

مریدونکی تیرے بروز جزا — ہی توقیر خواجہ محمد علی

سیہ ہو گیا اب تو قلب جلیب

۲۹۰ — دے تنویر خواجہ محمدؐ علی — ۵

سید الاولیا خبر لو میری
خواجۂ خواجگان معین الدین
ہوں پریشاں اندنوں میں بہت
تم بلاشک علی کے پوتے ہو

ہند کے بادشا خبر لو میری
نایب مصطفےٰ خبر لو میری
زود بہر خدا خبر لو میری
میری مشکلکشا خبر لو میری

۲۹۱ — بینوائی سے ہی حبیب حزین
سازِ ہے بینوا خبر لو میری — ۵

ترحم کرو مجھپہ کامل ولی
کرو اب عنایت سے تازہ چمن
کسے اب تمنا ہے باغ ارم کی
نقاب اپنے منھ سے اٹھاتے نہیں

بحق محمد محمدؐ ولی
میرے دل کی کمہلا گئی ہے کلی
مجھے رشک جنت ہے تیری گلی
کہ عشاق کو پڑ گئی تلملی

٢٩٢ — ٥

کرو شاد اپنی حبیب حزین کو
نہایت ہی دکھ دیوے ہے بیکلی

ای خالق زمان و زمین و فلک مجھی
ٹھیری ہی زندگی تیری دیدار پر مری
اوس بی لباس کے ہین عجب خوش لباسیان
کیسا یہ جزنی بار امانت اٹھالیا

دکھلا دی شش جہت مین تو اپنی جھلک مجھے
اے شمع طور جلد دکھا جا جھلک مجھے
پوشاک کھینچ کب دکھایا بھڑک مجھے
ہو سر بجیب کہنے لگے سب ملک مجھے

٢٩٣ — ٦

ایسا دماغ مین تو بس آج جا حبیب
ہر جا پہ بو یار کی آوے مہک مجھے

بابا شرف الدین چشتی اب خدا کے واسطے
حل میری مشکل کرو مشکل کشا کے واسطے
خواجگان چشت کے بندہ کو کچھ ملجاے بھیک

در پہ حاضر آپکے ہے التجا کے واسطے

ہو معین الدین چشتی کی اعانت دمبدم

خواجہ عثمان ہرونی اہل عطا کے واسطے

مرکز پرکار گردش ہون مدد کیجے میری

خواجہ قطب الدین قطب الاولیا کے واسطے

اس گدا پر یکنظر ہووے نگاہ عین لطف

شہ نظام الدین محبوب خدا کے واسطے

کچھ حبیب بینوا کو ہو عنایت ساز و برگ

ہاتھ پھیلایا ہے گل سا التجا کیواسطے

۲۹۴

آنکھ مین نیند بھری رہتی ہے

ہر نفس دیکے مرقع مین دلا

جیسا شیشے مین پری رہتی ہے

اوسکی تصویر دھری رہتی ہے

۷

بیخبر کی جسے ہتی ہی خبر
خود اوسے بیخبری رہتی ہی

دل سوز انکو جلاتے ہر دم
ہو بھبوکا وہ پری رہتی ہے

مردم دیدہ لڑاتے انکھین
عین دیدہ مین لڑی رہتی ہے

جب تجلی کا برستا ہی مینھہ
کشت امید ہری رہتی ہے

۲۹۵

رویا اسطرح تیری غم مین حبیب
جسطرح مینھہ کی جھڑی رہتی ہے

میری التجا ہی محمد علی سے
محمد علی خاص حقکی ولی سے

رموز محمد علیمین نہان مین
نہین بوئی گل کو جدائی کلی سے

ہون بیکل سیر دلکو پڑی نہین گل
نہایت گذرتی ہی اب بیکلی سی

میری گل کی بو مجھمین ایسی سمائی
نہ مطلب ہے گل سی نہ رغبت کلی سی

ہر اک فعل کا حق ہی فاعل حقیقی
تو فاعل سمجھ غیر کو جاہلی سی

صفات خدا ذات مے کب جدا ہین
تو سمجھا ہی غیر اسکو جاہلی ہیے

خدا سے خدا کو طلب کر تو ہر دم
یہہ کامل نے نکتہ کہا کاملی ہے

۲۹۶

حبیب کہین مانگ لی دین و دنیا
نبی سی سخی سے علی سے ولی ہی

۶

قادر کے خاندان مین کسطور کی جھلک ہے
خواجہ کے خاندان مین کس وضع کی چمک ہے
بغداد مین وہی ہین اجمیر مین وہی ہین
روضہ پہ اونکے ساجد دل سے ہر اک ملک ہے
از ماہ تا بماہی حق نے دی اونکو شاہی
نقارہ اونکا بجتا از ارض تا فلک ہے
تھانہ نہ مہ قدبان تھانہ نہ چرخ مہ کو

گردش مین کنگے دایم سر گشتہ خود فلک ہے

جو ہے غلام خواجہ وہ ہے ہمارا آقا

حبِّ جنابِ خواجہ ایمان کی مہک ہے

محبوب کبریا کے ہین وہ حبیب الحق

اسمین نہ کچھہ تردد اس مین نہ ہمکو شک ہے

قضاے عرشِ اعظم وسعت میدان حافظ ہے

فلک کا دور سب گوے خمِ چوگانِ حافظ ہے

قمر سایہ مین جسکے اقتباسِ نور کرتا ہے

وہ شمسِ عالم آرا عارضِ تابانِ حافظ ہے

حبابِ آسمان جسمین نہین تھمتا تلاطم سے

وہ بحرِ بیکرانہ قلزمِ عرفانِ حافظ ہے

حرم مین دیر مین رہتا ہی چرچا اُسکی خوبی کا
قیامت تک جہان مین مظہر فیضانِ حافظ ہی

نہین کچھ ہمکو خوفِ آفتاب حشر اے زاہد
کہ سر پر ابر رحمت سایۂ دامانِ حافظ ہی

گلستانِ ارم مین جائے یا باغ جنت مین
میرے سر مین ہوا ے روضۂ رضوانِ حافظ ہی

نہین کچھ غم مجھے گھیرا ہے جو شامِ ضلالت نے
کہ تا صبحِ قیامت وا درِ ایوانِ حافظ ہے

زبان پر نغمۂ داؤد ہے یہان نامِ حافظ سے
نواے بلبلِ شیراز مین الحانِ حافظ ہی

گدا اے شاہ خیر آباد ہو جا بادشاہی کر

۲۹۸ ۶ **حبیب** با تو اتو بندۂ فرمان حافظ ہے

شرع میں اور گو میں یار میری پاس ہے — میں ہوں غنی جہاں کب مجھے افلاس ہے

یار نہیں جسکی پاس کیوں نہیں ہر دم اداس — جیسے مجھے کیا کیا خیال لا رہا خناس ہے

غیر نہ اوسکا شریک جان ہے الا شریک — دلمیں ہے غیر کا پڑ گیا وسواس ہے

خواجہ محمد علی اور سلیمان ولی — ایک ہے خضر ہی دوسرا الیاس ہے

پاس ہی ہر ایک کے دور کسی سے نہیں — موتی ہیں جیسے آبی پھولمیں جیسے باس ہے

۲۹۹ ۹ جس سے جسکی **حبیب** اپنے کو جانا ہے غیر
تاسو وہ ہر گز نہیں جان کہ نسناس ہے

مہر جلال خواجہ محمد علی ولی — ماہ جمال خواجہ محمد علی ولی

تم با خبر ہو کیوں نہیں لیتی میری خبر — میرا یہ حال خواجہ محمد علی ولی

یا شیخ تیری حسن سے تشبیہ کیسکو دوں — کسکی مجال خواجہ محمد علی ولی

آتش آفتاب حسن کی تابان ہی جھلکت
بدر کمال خواجہ محمدؐ علی ولی

فی الواقعی تو آل محمدؐ کے باغ کا
بر نونہال خواجہ محمدؐ علی ولی

ورد زبان ہے خواجہ سلیمان تونسوی
دن مین خیال خواجہ محمد علی ولی

آسان ہین مشکلین میری دیک آپکی
مجھکو محال خواجہ محمدؐ علی ولی

کشتی ہماری اندو نوح فنا مین آگئی
جلدی نکال خواجہ محمدؐ علی ولی

تیرا غلام عاجز و مسکین حبیب ہے
اوسکو سنبہال خواجہ محمدؐ علی ولی

دردی کو شفا دینا یہہ کام تمہارا ہے
مردی کو جلا دینا یہہ کام تمہارا ہے

یا شیخ میری کشتی اب آگئی طوفان مین
ڈوبونکو ترا دینا یہہ کام تمہارا ہے

ایک بس کہون جاکے مین حال دل ہجران
بچہڑونسی ملا دینا یہہ کام تمہارا ہے

ای خضر میری رہبر گمکردہ رہ ہون مین
اب راہ بتا دینا یہہ کام تمہارا ہے

گر سنگ ہو سنگین دل اپنی طپین سے ہو بسمل — زاہد کو لٹا دینا یہہ کام تمھارا ہے

بگڑی ہوئی سی موت کو اس بندۂ عاجز کی — یکدم مین بنا دینا یہہ کام تمھارا ہے

ابرو کے اشارے سے کشتہ کیا عالم کو — ٹھوکر سے اٹھا دینا یہہ کام تمھارا ہے

عاشق کو دم مردن اور قبر مین نکیرین مین — صورت کو دکھا دینا یہہ کام تمھارا ہے

۱۰۳

اب بر تجلی سے اپنے تو جا ہی گناہوں کا — محشر مین بچا لینا یہہ کام تمھارا ہے

۱۲

پھر خدا کے ولی کا صندل ہے — جانشین نبی کا صندل ہے

بے وضو نام لی نہین سکتا — آج اُس متقی کا صندل ہے

آل ہین صاحب کرامت ہین — یہہ بھی گویا نبی کا صندل ہے

ہی جو معشوق کے سنگار کا دن — عاشقو نکی خوشی کا صندل ہے

یہان ملک مین یہان ہمسر ہین — کہئے ایسا کسی کا صندل ہے

عارف و حافظِ کلام اللہ
ہان محمد علی کا صندل ہے

خوانِ نعمت کا جسکی ہی نزول
کس کریم و سخی کا صندل ہے

آشنا ساتھ ہین نہین اغیار
یہہ بزادستی کا صندل ہے

ہادی کاملان دین جو تھا
اُس دلیل قوی کا صندل ہے

مبتدی جسکا عقل اول ہی
آج اُس منتہی کا صندل ہے

غیر حق کوئی کچھہ نہین کہتا
واہ کس راستی کا صندل ہے

وجد مین ای حبیب ہین ہین بھی
عالم بیخودی کا صندل ہے
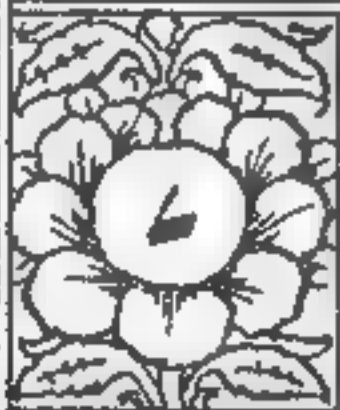
کاشف اسرار خفی و جلی
قدوۂ دین خواجہ محمد علی

تیری عنایت سے ہو نہین باغباغ
گل سی بکیو نکر کھلے دل کی کلی

آج ملا آن کے وہ گلعذار
جسکی تھی فرقت مین سدا بیکلی

خواہش جنت نہیں دل میں مرے
اڑ گئے کثرت کے تمامی نقوش
دام محبت میں پھنسا جب سے دل

گلشن فردوس ہی تیری گلی
گلشن وحدت کی ہوا جب چلی
بات کسیکی نہیں لگتی بھلی

۲۳

وصل محبوب ہوا ہی حبیب
سر سے بلا ہجر کی کیسے ٹلی

۲۲

آج محبوب خدا کا عرس ہی
عاشقوں کے مقتدی کا عرس ہی
جسکو جو کچھ مانگنا ہو مانگ لو
ہوتے ہیں دارین کے مطلب حصول
سید والا ہمم عالی نسب
جسکے حافظ ہیں محمد اور علی

جانشین مصطفیٰ کا عرس ہے
عارفوں کے پیشوا کا عرس ہے
پاک کے مقصد نما کا عرس ہے
آج اس حاجت روا کا عرس ہے
خسرو ملک ہدا کا عرس ہے
اس صفات مرتضیٰ کا عرس ہے

قدسیونکو وجد ہے حورونکو حال | واصلِ ذاتِ خدا کا عرس ہے

آشنا کہتے ہین بیڑا پار ہے | آج اپنے ناخدا کا عرس ہے

آب ہو گوہر نہین آب آبرو | آج اُس بحرِ صفا کا عرس ہے

شمعِ ایمن ہے کہ یون روشن ہو خلق | موسیِ جلوہ نما کا عرس ہے

حافظِ دنیا و دین قطبِ زمین | شرحِ شانِ لافتیٰ کا عرس ہے

مورچل زلفِ زلیخا کا بنے | یوسفِ گلگون قبا کا عرس ہے

جسکے قسمت ہو یہ جلوہ دیکھ لے | کاشفِ سترِ خدا کا عرس ہے

منزلِ مقصود کو پہنچینگے ہم | آج اپنے رہنما کا عرس ہے

پیشوائی کو چلے شاہ و گدا | سب جہان کے پیشوا کا عرس ہے

خلق مصروفِ تلاوت ہے تمام | دخترِ شیرِ خدا کا عرس ہے

خاندانِ چشت کے روشن چراغ | نورِ چشمِ مرتضیٰ کا عرس ہے

اسجگہہ میلا ہی خاص و عام کا
عارف باللہ خادم جسکے مین
آج اپنا شہر خیر آباد ہی
بے تکلف سب ہین اور عرسی پرے

وارث شاہ و گدا کا عرس ہے
آج ایسے با خدا کا عرس ہے
اسجگہہ اُس با صفا کا عرس ہے
کیونکہ اُس اہل رضا کا عرس ہے

۳۰۴

وجد مین کیونکر نہ آجاؤن حبیب
شاہد رنگین ادا کا عرس ہے

۹

ہی فریاد میری محمد علی سے
بُرا ہون تمھارا بھلا ہون تمھارا
میری التجا دم بدم ہر زمان ہے
کلی دلکی کملائی پڑتی نہین کل
ملے بوریا بے ریا تیرے گھر

محمد علی خاص حق کے ولی ہے
کسے کیا ہماری تمہی در بھلی ہے
نبی کے وصی ہے خدا کے ولی ہے
نہایت گذرتی ہی اب بیکلی ہے
ہمین کام کیا مسند مخملی سے

نہو نرغ پھولی نہ تمین سمائے
تو لیلے ہی ہم پیرے مجنون ہین
ہو ستر نبیون کا گردن پہ خون

نکلجائی گرکوئی اُسکی گلی سے
خرد مند کو فایدہ عاقلی سے
اگر ایکدم ہوون غافلی سے
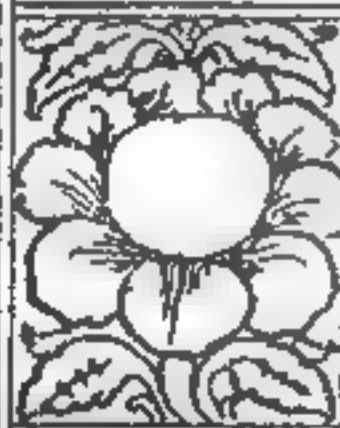
رہ دوست جستی سی چل ای حبیب
بھلا یار کیونکر ملے کاہلی سے
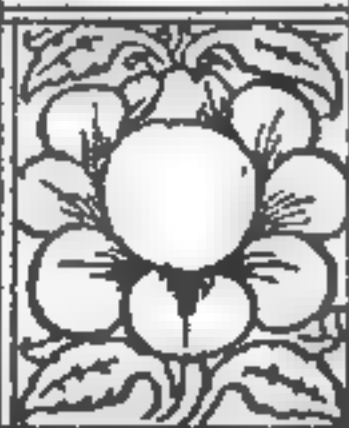
سُلیمان زمان کے جانشین کا آج صندل ہے
جہان گلزار ہے سُلطان دین کا آج صندل ہے
یقیناً حافظِ علم یقین کا آج صندل ہے
مہ برجِ رضا مہرِ مبین کا آج صندل ہے
بھلا کیونکر نہ لادین کاسۂ مہتاب مین صندل
کہ اُس نجمِ حقیقت شمسِ دین کا آج صندل ہے

طریقہ ہے نظامیہ نسب بھی ہے نظامیہ
ظہورِ دودۂ قطبِ زمین کا آج صندل ہے
بنادین صاحبِ تمکین بنادین صاحبِ تلوین
دُرِ دریاے ربُّ العالمین کا آج صندل ہے
چلو لگا سر کے بل ہیں بھی حبیب آسنِ عم اقدس ہیں
جنابِ پاک قطب العاشقین کا آج صندل ہے

دلا رکھ محبت محمد علی سے
ہو آتش جہنم کی اوسپر حرام
جو کچھ مانگنا ہو تو بس مانگ ایدل
جو عاشق ہوا پیر و مرشد کا اپنے
سمائی ہے جسمیں وہ گلرو کی بو

دلا رکھ تو خواجہ سلیمان ولی سے
عقیدت سے نکلے جو اٹکی گلی سے
علی سے نبی سے نبی سے علی سے
ادسے کام کیا ہے بری اور بھلی سے
غرض پھول سے ہے نہ اسکو کلی سے

عنایت یہ ہی شیخ کی فیض حق کا
نہ روحی نہ قلبی نہ سرّی جلی ہے

خدایا بحقِ محمدؐ علیؑ سے
محبت ہو مجھکو محمد علی سے

۳۰۷ ستا دیگا جو کوئی مجھکو طلب سے
کہونگا مین حافظ محمد علی سے ۱۷

تصدق یار کے اوپر میری اب جان و ایمان ہے
میری اِک جان کیا ہی لاکھ جان سُہر سی قربان ہے

فراق یار کی تعریف مجھسی کوئی مت پوچھو
شبِ دیجور دیکھ ہی ہی یہی شامِ غریبان ہے

شبِ معراج مین صلِّ علیٰ ہر اِک ملک بولے
عرب مین رب کا جلوہ ہی بظاہر شکل انسان ہے

لباسِ مختلف مین اُنکے کیا کیا حکومت کی

وہی خود فخرِ دین نورِ محمد شہ سلیمان ہے

تجھے تو سب طرح عابد عبادت کا بھروسا ہے

مجھے کیا خوف محشر کا مرا حافظ نگہبان ہے

نہ پوچھو کوئی مجھسے کوچۂ دلدار کی باتین

اسی کا نام جنت ہے یہی تو باغ رضوان ہے

حبیبا دل کو اپنے تو سمجھ لے خاص بیت اللہ

یہی کعبہ یہی قبلہ یہی خود عرشِ رحمان ہے

۲۰۸

محمد علیشاہ چشتی نظامی

ہو دونوں جہان میں نیکنامی

ترے سلسلے مین ہے جسکو غلامی

دو عالم مین پایا وہی نیکنامی

کرو وجد و حالت مین ماری جو شیکے

کرو گر عنایت ہے وہ ہمکلامی

مین ہون تشنہ دید سیراب کیجے

ستاتی ہے از بس مجھے تشنہ کامی

پریشان خاطر ہون آ اندنون مین — میرے سلسلے کی کرو تم نظامی

ہو شاہ و گدا جمع خدمتمین تیری — ادب سے کھڑے ہین برا اسلامی

تصدق ہے تیرے غلامان حافظ — رہین شاد و خرم ہمیشہ تمامی

کبھی ہے مرے دلمین تصویر تیری — جو ورد زبان ہے ترا نام نامی

تو ابرو کی تلوار کا وار مار — پہ چلے سر پہ دشمن کے ضرب حسامی

بجاتے ہین ڈنکا ولایت کا تیری — بخاری و بلخی و رومی و شامی

ہو نام اپنا دفتر مین عشاق کے — نہ باقی رہے ہے جمیع الفتن خامی

مین کوتاہ بین ہون بے خوف کیا ہے — بڑی ہے تمھاری جناب گرامی

مزا زندگی کا تو یاد دینگے ہم — اگر ہووے مقبول اپنی غلامی

ہے رفتار لیلے کا دیوانہ مجنون — مرے دلکو بھائی تری خوش خرامی

مدد سیدی مرشدی مالکی — مرے دیکھو دشمن ہوئے ہین تمامی

ہی جن بشر تابع و زیر فرمان | غلام و کنیزک ہین تیرے تمامی

حبیب کمین پر کرم کیجئے گا
محمد علیشاہ چشتی نظامی

محبت ہے خواجہ محمد علی کی | مودت ہی خواجہ محمد علی کی
بڑے نیک قسمت ہی جسکو عزیزو | ارادت ہی خواجہ محمد علی کی
جسے دیتے ہین اُس سے لیتی نہین | یہہ عادت ہی خواجہ محمد علی کی
کیا دشمنون کو میرے پایمال | وہ غیرت ہی خواجہ محمد علی کی
نہ عارف نہ کامل ہون لیکن مجھے | نیابت ہی خواجہ محمد علی کی
جگر شیر کا دیکھکر آب ہو | وہ ہیبت ہی خواجہ محمد علی کی
دیا اتنا رتبہ جو مجھہ بینوا کو | سخاوت ہی خواجہ محمد علی کی
دلاتا قیامت جری سلسلے کو | حمایت ہی خواجہ محمد علی کی

خصوصاً مری آل و اولاد پر ۔۔۔ حفاظت ہی خواجہ محمد علی کی

سنو حیدر آباد میں دکن کے ۔۔۔ ریاست ہی خواجہ محمد علی کی

عنایات حق سے مری پاس یارو ۔۔۔ امانت ہی خواجہ محمد علی کی

مریدوں سے انکے ہی شیطان لرزاں ۔۔۔ وہ دہشت ہی خواجہ محمد علی کی

مطوف ہیں نشان جن و ملایک ۔۔۔ وہ تربت ہی خواجہ محمد علی کی

مرے گھر میں جو دیکھتے ہو عزیزو ۔۔۔ برکت ہی خواجہ محمد علی کی

اگر چاہیں ذرے کو خورشید کر دیں ۔۔۔ یہہ طاقت ہی خواجہ محمد علی کی

مریدوں کو انکے نہیں خوف محشر ۔۔۔ یہہ عزت ہی خواجہ محمد علی کی

جو ہیں شاہ انکے فقیران ادنی ۔۔۔ کرامت ہی خواجہ محمد علی کی

مری پاس سب کچھ جو تم دیکھتے ہو ۔۔۔ یہہ دولت ہی خواجہ محمد علی کی

جو ہی متصف وصف سے انکی انکو ۔۔۔ خلافت ہی خواجہ محمد علی کی

سکیما کی قند سی ہند و دکن مین | ولایت ہی خواجہ محمد علی کی

مریدونپہ غرض او رجب جہان تک | اطاعت ہی خواجہ محمد علی کی

ولایت کرامت سخاوت مین ید ال | وراثت ہی خواجہ محمد علی کی

میری سینہ مین دل مین بخت جگر مین | کہ صورت ہی خواجہ محمد علی کی

خلافت کے لایق نہین مجکو لیکن | وکالت ہے خواجہ محمد علی کی

بفضل الٰہی مریدونپہ ہر دم | اعانت ہی خواجہ محمد علی کی

دلا مجھپہ مادر پدر سے زیادہ | شفقت ہی خواجہ محمد علی کی

۳۱۰
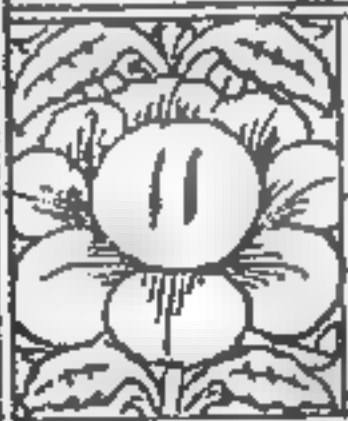
حبیب کہین تجھپہ روز ازل سی
عنایت ہے خواجہ محمد علی کی

۱۱

میرا یار ہر دم میری روبرو ہے | جدا گل سے ایدل کہین رنگ و بو ہے

کہا جسنے خوش ہو کی معراج کی شب | یہ معشوق میرا میر ہو بہو ہے

وہ ہی پاس ہے میرے ان پاس اوسکے
طلب جسکی زاہد تجھی کو سبکو ہے

کہا کرتی ہی موج دریا سے ہر دم
جو تو ہے سو میں جو میں ہے سو تو

ہی الفقر فخری حدیث محمد
کہ ہے بادشاہت کی اب آرزو ہے

تصور جما محو ناقوس کا ایسا
جسے ڈھونڈتا تھا وہی روبرو ہے

عجب کیا ہی مستی میں کہدوں انا الحق
پیا دست ساقی سے میں نے سبو ہے

میرے پیر حافظ محمد علی ہیں
تو لے نام انکا اگر باوضو ہے

وہ ابرو ہے قاتل ہی اللہ اکبر
تہہ تیغ ہر دم ہر اک کا گلو ہے

جو ظاہر میں بندہ ہے باطن میں ہو لے
عجائب یہ انسان کی نیکخو ہے

۳۱۱ — ۱۱
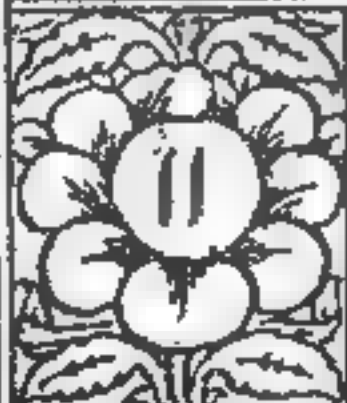
حبیب اپنا گل رو جو آیا چمن میں
گل و غنچہ مشغول ہا و ہو ہے

ہی یہہ قندیل حق کے دلی کی
خواجہ حافظ محمد علی کی

جلوہ افروز ہی آیت النّور | روشنائی ہی ابن علی کی
مست پیر و جوان ہون کیونکر | اسمین تاثیر ہے بیخودی کی
دلکی قندیل مین ہی حقیقت | روشنائی ہے ہند الولی کی
شمع افروز عالم ہی قندیل | اوس کریم و رحیم و سخی کی
بزم آرائے عرفان ہی قندیل | شہ سلیمان کے پیارے وصی کی
دست بستہ ملایک ہین ہمراہ | اور جلو مین ہی صف متقی کی
خواب مین جسکی نکلی ہی قندیل | یاد آٹھون پہر ہے اوسکی
کیون نہ خورشید غرق عرق ہو | ہی یہہ قندیل کس منتہی کی
ہو حضرت مین حافظ کے دایم | دیکھہ قندیل جب خوشی کی

آپ کے عشق مین جان نکلے
یہہ دعا ہی حبیب علی کی

کہتے ہیں دوست مجھکو حبیب الحبیب ہے / دربار حافظی کا یہہ ادنی غریب ہے

لاکھونکو مرض عشق ہوا جسکو دیکھکر / الحق ہمارے درد کا وہ ہی طبیب ہے

مجنونکا کوہکن کا سنا سب نے داستان / یارو ہمارے عشق کا قصہ عجیب ہے

جو خواجگان چشت کے در کا مرید ہے / اسکو یقین جانو بڑا خوش نصیب ہے
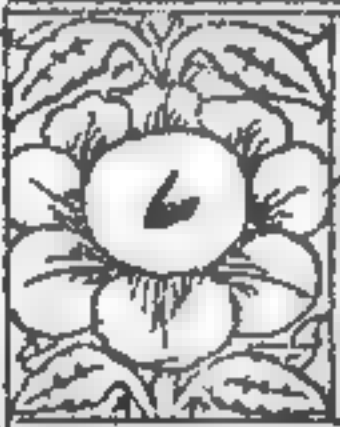
رحم و کرم کا آپ سے امیدوار ہے / در پر کھڑا جو بندۂ عاجز حبیب ہے
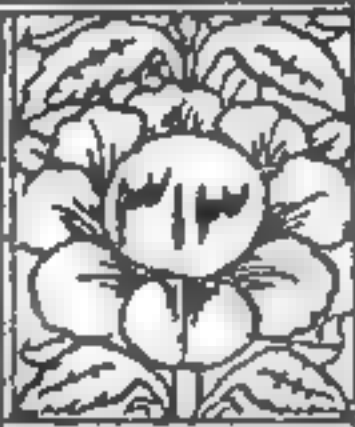
یہہ کیا شان عالی محمد علی ہے / دو عالم کا والی محمد علی ہے

میری آنکھ سے ایک پل کب جدا ہے / جو شکل مثالی محمد علی ہے

مجھے دیکھہ کہتے ہیں عاشق ہے حبی / یہہ شکل خیالی محمد علی ہے

حصول مقاصد ہوئے پیر سے جسکے / یہہ اسم جمالی محمد علی ہے

ہوئی جس سے کعبہ میں سرزد کرامت / وہ قطب شمالی محمد علی ہے

عدو کا جگر چاک ہو جاے دم مین | وہ شان جلالی محمد علی ہی

چمک جاے اختر حبیب کبین کا
وہ بدر کمالی محمد علی ہے

۴۱۹ | ۱۱
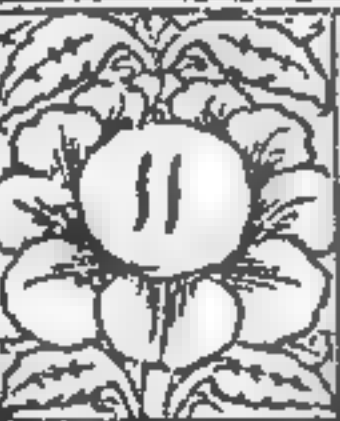
میری جان حافظ محمد علی ہی | اور ایمان حافظ محمد علی ہے
ادا کس زبان سے کرون شکر ایدل | جو احسان حافظ محمد علی ہی
صفات محمد علی کا ہی مظہر | عجب شان حافظ محمد علی ہے
تجلی سے منہہ پھیرے برق لمعان | وہ لمعان حافظ محمد علی ہے
قیامت تلک سلسلے کا ہمارے | نگہبان حافظ محمد علی ہی
میرے حال پر تم نظر کر کے دیکھو | یہہ فیضان حافظ محمد علی ہے
تلاؤ عقیدت جو بی شرع ہو وے | یہہ فرمان حافظ محمد علی ہی
ہی ظاہر مین بندہ حقیقت مین ہو وے | وہ انسان حافظ محمد علی ہے

طبیب ہوائی دل دردمندان
کہ درمان حافظ محمد علی ہے

ہے فخر جہان اور نور محمد
سلیمان حافظ محمد علی ہے

۱۵ — ۱۵

حبیب علی خلق کہتی ہے جسکو
وہ دربان حافظ محمد علی ہے

شفیع روز جزا ہین محمد عربی
رسول ہر دو سرا ہین محمد عربی

ہوا ہے اونکی بدولت ظہور کثرت کا
ظہور خاص خدا ہین محمد عربی

لحد مین ہنستی ہوئی مین کہونگا وقت سوال
میرے رسول خدا ہین محمد عربی

تمہارے نام مبارک پہ اصفیائے کرام
نذر جان کی کرکے فدا ہین محمد عربی

تمام اولیا کل انبیا بلا تشبیہ
تمہارے در کے گدا ہین محمد عربی

تمہارے نور سے پیدا ہا ہی کل عالم
چراغ نور ضیا ہین محمد عربی

تمہارے خوان سخاوت سے روز و شب ہر دم
تمام زلہ ربا ہین محمد عربی

دو جہان مین شمس ضحی و بدر دجی
چراغ نور ہدی ہین محمد عربی

تمھارے امتی ہو لینگے پلصراط کو دھم
ہمارے راہنما ہین محمد عربی

عزیز و سنت پیغمبر کو جانو فرض
نہین خدا سے جدا ہین محمد عربی

گدا ہین آپکے در کے تمام شاہ و وزیر
کہ خسرو دوسرا ہین محمد عربی

مریض عشقکو کیا احتیاج دارو کی
کہ ہر مرض کی دوا ہین محمد عربی

خدا نہین ہو ولیکن تمھین خدا کے سوا
جو کچھ کہون تو بجا ہین محمد عربی

٢٦

حبیب دین نکر خوف روز محشر کا
شفیع روز جزا ہین محمد عربی

٥

نشہ عجیب ہے ساقی تیری شرابکی ہے
پیالہ ہاتھ مین سینہ مین لی کبابکی ہے

صفا کو نہین ذات سے علیمحمد کی
حضور دریا ہین میری مثل حبابکی ہے

ہر اک مرید مین مرشد کی شان ہے موجود
ہر ایک ذرہ مین تاثیر آفتاب کی ہے

تو آپ اپنی کو بس گل سمجھ لے اے بلبل
کہ دیکھہ آ مین موجود بو گل ایکی ہی

۳۱۷

حبیب خاکی سی ست نور کو فضیلت دو
ہماری خاک کف پا بوتراب کی ہی

۹

حقسے ملی ہی تمکو شاہی نظام دین محبوب الٰہی
کرتے ہو سب کی پشت پناہی نظام دین محبوب الٰہی

حقکو تمنے راضی کیا سب کچھ تمکو حق نے دیا
آپ ہو مجمع لطف الٰہی نظام دین محبوب الٰہی

آپ ہو محبوب یزدان اور آپ ہو معشوق سبحان
سارے ولی دیتے ہین گواہی نظام دین محبوب الٰہی

حال ہم اپنا کیا بولین عرض کی حاجت کیا ہی تمھین
سبکی ہی تمکو آگاہی نظام دین محبوب الٰہی

غوث و قطب کا تو ہی امام ہند و دکن ہیں تیرے غلام
شاہ و وزیر اور جملہ سپاہی نظام دین محبوب الٰہی

کفر کی ظلمت نے درجہ کی ہے آپنے سب پر روشن ہے
ماہ سے لیکے تا ماہی نظام دین محبوب الٰہی

آپ ہو مہر چرخ عرفان آپ ہو صبح عین صفا
دور ہو میرے دل کی سیاہی نظام دین محبوب الٰہی

سبھی حافظی فخری سلیمانی تیرے در کی ذکر تے ہیں ربانی
تیرے در سے ملی ہے حشمت و جاہی نظام دین محبوب الٰہی

یہ حبیب کمین کو کر دو مقبول طفیل علی جناب بتول
تیرے فضل و کرم ہیں لاتناہی نظام دین محبوب الٰہی ۳۱۸

تیرے در کے سوا یا حافظ چشتی	۱۴	نہیں کوئی میرا یا حافظ چشتی

ہون سب سے برا یا حافظ چشتی
پر ہون مین تیرا یا حافظ چشتی

ستارِ عیوبِ گنہگاران
دربار تیرا یا حافظ چشتی

آفاتِ سماوی سے ہمکو
تو جلد بچا یا حافظ چشتی

کشتی ہی ہماری طوفان مین
تو پار لگا یا حافظ چشتی

تو شاہِ ولایت کا پوتا
مین تیرا گدا یا حافظ چشتی

تیرے در پہ ضعیفی آپہنچی
کہان جاؤن بھلا یا حافظ چشتی

کر عفو برائے فخر الدین
میری جرم وخطا یا حافظ چشتی

گر سارا زمانہ مجھسے پھرے
تو مت ہو خفا یا حافظ چشتی

دیدار کا تیرے طالب ہون
صورت تو دکھا یا حافظ چشتی

مین کس سے کہون بیماری دلکی
میری کیجے دوا یا حافظ چشتی

سب رنج ومصیبت دور ہوئی
جو دلسے پڑا یا حافظ چشتی

ہوئی مشکل اسکی سب آسان | جو ورد رکھا یا حافظ چشتی

۳۱۹ — گر رسم طبیب خستہ پر — ۱۰
از بہر خدا یا حافظ چشتی

یہہ ہماری التجا ہی خواجہ اقبال سے | بلکہ اپنا مدعا ہی خواجہ اقبال سے

جو غیاث پور مین حاضر ہو بوالغیاث | اوسکا مطلب ہو گیا ہی خواجہ اقبال سے

جلد سلطان المشایخ سے سفارش کیجئے | روز و شب میری دعا ہی خواجہ اقبال سے

عرض محبوب الٰہی سے ہماری کر تے ہین | رہتا ہمکو ملا ہی خواجہ اقبال سے

رحمۃ للعالمین کے نام پر کچہہ دیجئے | یہہ بھکاری مانگتا ہی خواجہ اقبال سے

حضرت خواجہ نظام الدین کے دربار کا | ہمکو کچہہ صدقہ ملا ہی خواجہ اقبال سے

زندگی مین اور بعد فنا پائین شیخ | اسقدر راضی خدا ہی خواجہ اقبال سے

خادم محبوب رب العالمین ہے اسلئے | ملتجی شاہ و گدا ہی خواجہ اقبال سے

دم میں مشکل حل ہوئی حسرت ادا کی ہو گئی
عرض ہم نے جو کیا ہے خواجہ اقبال سے

۳۲۰
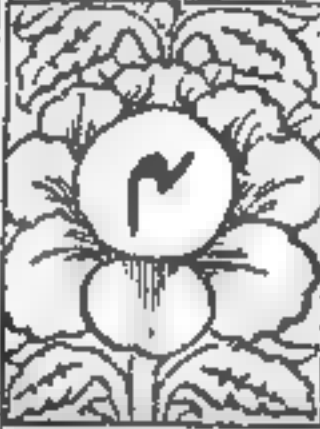
ای حبیب آپنے کیا ہے جسنے اپنا حال عرض
اوسکو سب کچھ مل گیا ہے خواجہ اقبال سے

۴

سدا حضوری ہو بہر وقت دید بازی رہے
الٰہی یار کی ہمیں ہمیشہ سرفرازی رہے

مجاز سے جو حقیقت کی راہ ملتی ہو
ہمارا عشق بھی یا رب کبھی مجازی رہے

پلاتا جا مجھے بھر بھر کے جام ای ساقی
بلا سے سامنے بیٹھا اگر نمازی رہے

۳۲۱

جناب حضرت حافظ سے عرض کر تو حبیب
غریب ہوں مرے اوپر کرم نوازی رہے

۱۳

نظام الدین محبوب الٰہی
تمہیں حق سے ملی ہے بادشاہی

ہو مجھ پہ رحم سلطان المشائخ
نکل جاوے مرے دل کی سیاہی

کوئی تم سا ہوا ہرگز نہ ہوگا
جناب خضر دیتے ہیں گواہی

ہوئی اس سلسلہ میں جسکی بیعت — ملی محبوب کی پشت و پناہی

ستاتے ہیں مجھے جو لوگ ناحق — میں تم سے چاہتا ہوں دادخواہی

سر اسکے در پہ گنجشکر سے — ملی ہے آپکو دہلی کی شاہی

بلاشک رحمۃ للعالمین ہو — ہے روشن مہر سے لیکے تا ماہی

نظام الدین میری کشتی سنبھالو — میں ڈرتا ہوں نہ آجاوے تباہی

ملک فقرا سا کینو کے تم ہو — نکیوں ہم پائیں والا دستگاہی

نکالو مجھ سے سلطان المشائخ — میری دلمیں بھری ہے حب جاہی

محمد اللہ نظامی خاندان کے — غلاموں کو ہے دوزخ سی مناہی

جہاں میں جو دلی دیکھو تو جانو — میرے سرکار کا ہے یہ سپاہی

۳۲۲

حبیب کمترین پر رحم کیجے
نظام الدین محبوب الٰہی

۱۰
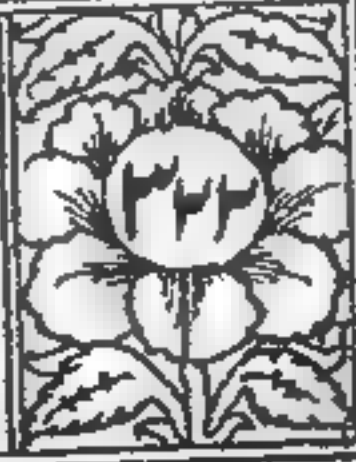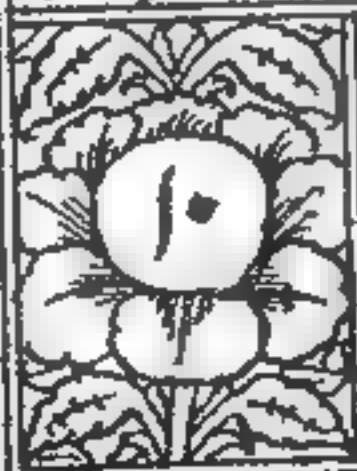
بندہ نوازی ہی فخرِ دین کی
اور سرفرازی ہی فخرِ دین کی

محبوبِ حق ہین اِس مرتبہ پر
عاشق نوازی ہی فخرِ دین کی

ہو فرشِ مجلس یک چشم ردین
دیدہ یازی ہی فخرِ دین کی

بیچار گون کے وہ چارہ گر ہین
بخیہ کارسازی ہی فخرِ دین کی

ہے غریبون خستگون پر
غربا نوازی ہی فخرِ دین کی

جب مسکرا دین لاکھون لٹادین
کیا پاکبازی ہی فخرِ دین کی

جتنے تھے بیدل ابلہ ہین
وہ دلنوازی ہی فخرِ دین کی

عشاق سارے ہین سر ٹیکتے
کیا بینیازی ہی فخرِ دین کی

اِس سلسلے کے کُل خادمون مین
سوز و گدازی ہی فخرِ دین کی

عاجز حبیب جنت کے اوپر
عاجز نوازی ہے فخرِ دین کی

۳۲۳

۶
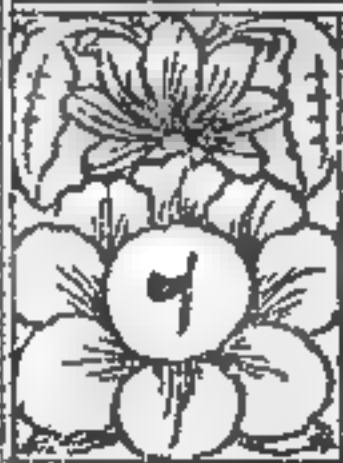
نہ تنہا فقط اک مری جان ہے
ہزاروں ہی جان تجھ پہ قربان ہے

نبی کا نواسا ہی پوتا علی کا
تو سلطان ہی ابن سلطان ہے

دیا ہی تجھے حق نے ایسی حکومت
دو عالم ترے زیر فرمان ہے

کنیزک ہیں حور میں تو غلمان غلام
ترے حکم میں جن و انسان ہے

یہہ کہنے ہیں انسان جن و ملک
محمد علی فخر دوران ہے

۲۲۴
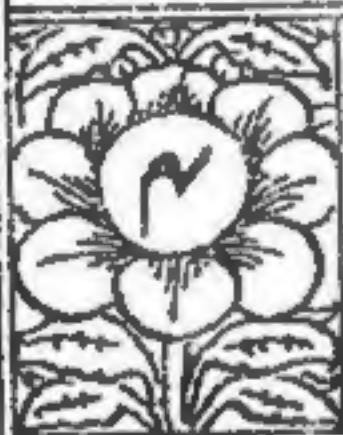
مگر خوف محشر حبیب کمین تو
مدد پر تیری شہ سلیمان ہے

۴

محمد محمد محمد علی
نبی کے تو ہے آخدا کے ولی

علی کے ہیں تو خدا کے ولی
میرے پیر حافظ محمد علی

بغیر از عنایات مرشد کے کیا ہے
کئے گرچہ ستری و قلبی جلی

کرم کی نظر ہو ذرا اسکے اوپر

۳۲۵ سگِ در ہی تیرا حبیبِ علی ۶
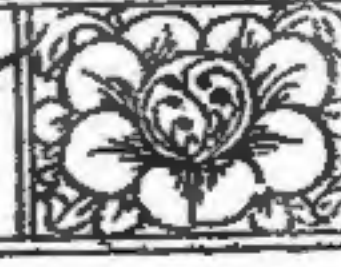
محمد کا سایہ محمد علی ہے
وہ خاتون جنت کا پوتا ہی بیشک
سُنو حافظی جسکا ہی دین و ملت
سُنو حافظی ہی میرا دین و ملت
کسیکو نہیں ہی ذرا خوف حقکا
تو پڑھتا رہو باوضو صدقِ دل سے
تو محبوبِ حق ہی تو معشوقِ رب

علی کا وصی ہی خدا کا ولی ہے
مجھے رشکِ فردوس اسکی گلی ہے
نہ وہ شافعی ہی نہ وہ حنبلی ہے
کوئی حافظی ہی کوئی حنبلی ہے
یہہ کیسی ہوا اندنوں میں چلی ہے
تیری حل مشکل کو نادِ علی ہی
تیرا نام حافظ محمد علی ہی

۳۲۶ رہے ہمیشہ دایم تمھاری عنایت
حبیبِ علی کی دعا دلی ہی ۵

ایدل اپنے کسکی ہجر مین ابیکلی جو ہے
کھہ سکتا ہی یہہ تلملی جو ہے

کہتا ہون مجھکو ہی محمد مین چھوڑ کر | رشک بہشت آپکی دیکھو گلی جو ہی

حاجت نہین ہے عرض کی اون سے پادشاہ سے | سب کچھ عیان ہی مری مراد دلی جو ہی

وہ پیر دستگیر ہی دونو جہان کا | سلطان ہند خواجہ ہند الولی جو ہی

حافظ کی شان اور محمد کا جانشین | حضرت علی کا پوتا محمد علی جو ہی

آل نبی ہی لخت جگر ہی بتول کا | محبوب حق ہی واقف اسرار جلی جو ہی

بخشش کا حال اونکی وہ ان جانتا ہی خوب | جسکے تئین یہ در سے تو نعمت ملی جو ہی

حافظ ہی وہ تمام مریدونکا اے حبیب

مرشد ہی میرا اور خدا کا ولی جو ہی